بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Islamabad, the 7th July, 1985.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building) Islamabad, at 9.30 a.m. Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QURAN)

يَاۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا
اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ
فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ
اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

(ترجمہ) لوگو! زندگی کے سفر میں تمہاری راہنمائی کے لئے دو چیزیں موجود ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب جو حق و باطل اور صحیح و غلط کے لئے آخری اور قطعی حجت ہے۔ دوسرا ہم نے بشریت کے لباس میں اپنا وہ نور بھیجا ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر تمہیں صحیح راستہ دکھائے گا۔ اب جو لوگ اللہ کو اپنا لاشریک حاکم و مالک مان کر اس نور کے سہارے دنیا کا سفر طے کریں گے انہیں اللہ اپنی رحمت کے سائبان میں لے لیگا اور زندگی کی راہوں کے پیچ و خم میں اپنی رضا و رحمت کے سیدھے راستے پر چلائے گا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وقفہ سوالات!

قاضی حسین احمد: پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! پریس کے لوگوں نے یہ شکایت کی ہے کہ سینٹ میں پریس کے لئے کوئی مناسب انتظامات نہیں ہیں اور ان کے لئے نہ کوئی ٹائپ رائٹر ہے اور نہ ہی کوئی ٹائپسٹ ہے اور یہاں ان کے لئے کوئی الگ جگہ بھی نہیں ہے اور انہیں یہ ساری سہولتیں حاصل کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں جانا پڑتا ہے جہاں راستے میں سیکورٹی والوں کی رکاوٹیں بھی ہیں۔ اس لئے میری یہ گذارش ہے کہ ان کے لئے کوئی مناسب انتظام کیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹائپنگ کے انتظامات کے متعلق کل بھی ممبر صاحبان نے ذکر کیا تھا۔ اس کا تو ہم نے انتظام کر دیا ہے۔ اور میں نے سیکرٹری صاحب کو کہا تھا کہ آپ صاحبان کو مطلع بھی کر دیں کہ وہ سہولتیں کہاں میسر ہیں۔ ہم نے ایک سٹینوگرافر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ اور ایک ٹائپ رائٹر آپ کی ڈسپوزل پر رکھا ہے۔ جہاں تک پریس کا تعلق ہے۔ پہلی دفعہ میں یہ سن رہا ہوں۔ اگر ان کو مشکلات ہیں تو مجھے افسوس ہے کیونکہ جگہ اتنی تنگ ہے اور جب تک کہ سینٹ کا باقاعدہ اپنا انتظام نہیں ہو جاتا اس میں گذارا کرنا پڑے گا۔ بہر حال جو ہو سکتا ہے۔ ان کی تکالیف کو جائز طور پر رفع کرنے کے لئے میں خود ہی دیکھ لوں گا۔ اور وہ انشاء اللہ کریں گے۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Mr. Chairman, Sir, I have moved a Motion to adjourn the House to discuss a serious situation arising out of the flowing and wastages in terms of energy conservations of around 250 tones of liquified. . . . . .

جناب چیئرمین: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کل بھی یہ عرض کیا تھا کہ ممبر صاحبان اگر قواعد و ضوابط کا مطالعہ کریں تو میرے خیال میں ہم اپنا ٹائم بہتر طور پر یوٹیلائز کر سکیں گے۔ آپ کو علم ہے کہ پہلا کلام قرآن پاک کی تلاوت کے بعد سوالات کا ہے۔ سوالات ہو جائیں اس کے بعد اگر تحاریک استحقاقات ہیں تو ان کو لیا

جائے گا۔ اور اس کے بعد تحاریک التوا لیا جائے گا۔ اسی ترتیب سے کارروائی کی جائے گی۔ اس میں میرے خیال میں تحمل سے کام لینا چاہیئے اور یہ سب چیزیں اپنے وقت پر ہی رولز اور قوانین کے مطابق ہوں گی۔ جناب عبدالرحیم میر داد خیل صاحب!

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

LABOUR LEADER SENT ABROAD ON STUDY TOURS

48. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state the total number of labour leaders sent abroad on study tours during the period from 1977 to 1984 alongwith their names, province-wise?

Mr. Hanif Tayyab: The Government of Pakistan has not sponsored or sent any labour leader on study tour abroad during the period 1977 to 1984.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: کیا حکومت مستقبل قریب میں مزدور راہنماؤں کو دورے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب حنیف طیب: فنڈز کی کمی کی وجہ سے حکومت اپنے خرچ پر ایسا کوئی پروگرام نہیں رکھتی۔ البتہ جب انٹرنیشنل لیبر فیڈریشن یا انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن اپنے سیمینارز اور سیمپوزیمز میں کسی ورکر کو مدعو کرتی ہے تو حکومت اس میں شرکت کی اجازت دے دیتی ہے اس لئے کہ اس کا سارا خرچ وہی فیڈریشن یا آرگنائزیشن برداشت کرتی ہے۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: سر! اگر یہ ممکن ہوا تو کوئی صوبہ وار کوٹہ سسٹم ہوگا؟

جناب حنیف طیب: اس میں کوٹہ سسٹم نہیں ہے لیکن بہرحال پسماندہ صوبوں کی نمائندگی کا ضرور خیال رکھا جائے گا۔

جناب عبدالرحیم میر داد خیل: کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مائننگ کے شعبے کے لئے ترجیحی بنیاد پر کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ یہاں تربیت کے لئے بھیجا جائے؟

جناب چیئرمین: مائننگ کے متعلق میرا خیال ہے کہ آپ کا ایک اور سوال بھی آرہا ہے۔ تو یہ آپ اس وقت پوچھ لیں۔

قاضی عبداللطیف: کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ مزدوری اور محنت کے لئے باہر جو لوگ جاتے ہیں ان میں صوبہ وار تناسب کیا ہوتا ہے؟

جناب حنیف طیب: جناب اس کے لئے ایک الگ سوال موجود ہے۔ جب اس کی باری آئے گی۔ تو اس وقت یہ پوچھ لیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۴۹۔

LIVING CONDITIONS OF COAL MINE LABOURERS

49. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether more than 70% labourers of coal mines are living in one room houses without usual amenities like bath room, toilet, kitchen, water tap etc.; and

(b) whether the Government is considering to provide the said facilities to them, if so, by when?

Mr. Hanif Tayyab: (a) Mining is a Provincial subject. According to the information furnished by the Provincial Governments, majority of mine workers live in one room quarters.

The bachelors, amongst them, live in barracks and 4 to 6 persons share a room. Facilities of bathing and cooking are provided to them at a little distance from the barracks. They, however, go into the fields/open spaces for easing themselves.

So far as accommodation for the workers with families is concerned, amenities for bath, kitchen, toilet and water reservoir are provided to all the workers within their quarters.

Water is supplied to them through tankers.

(b) The Provincial Government of Baluchistan, having largest concentration of coal mine workers, have already provided 259 quarters and 16 barracks for married and bachelor workers, respectively, at various locations. They propose to construct additional 122 quarters and 4 barracks during 1985-86.

In Punjab, residential facilities have been provided for 180 mine workers by 8 mining firms. While 25 barracks and 12 new housing units are to be constructed during 1985-86.

Similarly, the Government of Sind is also considering to provide facilities in question. The Provincial Government has been requested to send details, which are as yet awaited.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا محترم وزیر صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ ۴ سے ۶ افراد تک مل کر ایک کمرے میں رہتے ہیں۔ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ کتنے مربع فٹ میں یہ کوارٹر تعمیر کیا گیا ہے؟

جناب حنیف طیب: جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ آپ کی سہولت کے لئے صوبائی حکومت سے یہ ساری تفاصیل حاصل کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں۔ آئندہ مزید آپ کے اس سوال کے لئے صوبائی حکومت سے تفصیل حاصل کر کے آپ کو فراہم کر دی جائے گی اور صوبائی حکومتوں کو یہ بھی لکھ دیا جائے گا کہ اس ایوان کا اگر کوئی رکن براہ راست بھی کسی قسم کی کوئی معلومات طلب کرے تو اس کا یہ استحقاق ہے اس کو یہ ملنی چاہیئے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جناب آپ نے یہ کہا کہ کان کنوں کی بہتات ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب حنیف طیب: سب سے زیادہ بلوچستان ہی میں کانیں ہیں اس لئے وہاں کان کنوں کی بہتات ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا آپ ان کو ایسی مناسب سہولیتں فراہم نہیں کرتے جن کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ کام پر نہیں جاتے؟

جناب حنیف طیب: وہ اس وقت کام کر رہے ہیں اور جس قدر وہاں مزدوروں کی ضرورت ہے۔ وہ کام کر رہے ہیں۔ بلوچستان میں یا اور کسی جگہ ایسی کوئی صورتحال نہیں ہے کہ کانیں محض اس لئے بند پڑی ہوں کہ وہاں کان کن موجود نہ ہوں۔

Sardar Khizar Hayat Khan: What are the legal provisions for providing such facilities? Is there any law?

جناب چیئرمین: فرماتے ہیں کہ قانونی شکل کیا ہے۔ یعنی کس قانون کے تحت ان کو کیا سہولتیں مہیا کرنی چاہیئں جو ہو رہی ہیں؟

جناب حنیف طیب: اصل میں کسٹومری پریکٹس ہی ہے کہ کول مائننگ کی جو انڈسٹری ہے۔ اس کا جو اونر ہے وہ سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ اگر آپ سپیفیکلی (specifically) بتا دیں کہ کسی کول مائنر نے سہولتیں فراہم نہیں کی ہیں تو اسے ہم صوبائی حکومت کے ذریعے سے ڈیل کریں گے۔

جناب چیئرمین: اس میں دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بہت سی ایسی کانیں ہیں جو صوبائی حکومتوں کے تحت ہیں۔ لیکن کچھ ایسی بھی کانیں ہیں جنہیں ڈائریکٹ فیڈرل گورنمنٹ چلا رہی ہے۔ ڈائریکٹ اوپریٹ کر رہی ہے۔ اور سینٹ کا اور ان سوالات کا تعلق بھی چونکہ فیڈرل گورنمنٹ سے ہے اگر وہ سہولتیں جو فیڈرل گورنمنٹ کارکنوں کو کانوں میں فراہم کر رہی ہے ان کی تفصیل آپ کے پاس ہے تو میرے خیال میں ہاؤس زیادہ سیٹسفائی (satisfy) ہو جائے گا۔

جناب حنیف طیب : اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے۔

سید عباس شاہ : کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ ایسی سہولتیں صوبہ سرحد میں موجود ہیں؟

جناب حنیف طیب : میں نے ساری تفصیلات ابھی پڑھ کر سنائی ہیں اور جو صوبہ وار تفاصیل ہیں۔ وہ بھی میں نے آپ کو پڑھ کر سنا دی ہیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۵۰ =

PAKISTANIS WORKING ABROAD

50. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel**: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) the number of Pakistanis working abroad from 1980 to 1984, year-wise; and

(b) the total number of such workers from the Baluchistan province?

Mr. Hanif Tayyab: (a) The number of Pakistanis who emigrated for employment abroad from 1980 to 1984, year-wise, is as under:—

1980	129847
1981	168403
1982	142945
1983	128206
1984	100407
Total ..	669808

(b) The total number of such workers from the Province of Baluchistan was 5257.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم بتا سکیں گے کہ جن علاقوں سے محنت کش بھیجے گئے ہیں۔ ان کی ضلع وار تعداد کیا ہے؟

جناب چیئرمین: ضلع وار کے لئے تو میرے خیال میں فریش نوٹس دینا پڑے گا۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا اس سلسلے میں کیا یہ بتایا جا سکے گا کہ بلوچستان کے کوٹے کے ساتھ دوسرے صوبوں کا تناسب کیا ہے؟

رائے منصب علی خان: دوسرے صوبوں کی نسبتاً زیادہ تعداد ہے اور صوبہ بلوچستان کی نسبتاً کم ہے۔ کل تعداد چھ لاکھ انہتر ہزار آٹھ سو آٹھ ہے، جو ۱۹۸۴ء تک باہر گئے ہیں۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! صوبہ وار تفصیل مطلوب تھی۔

جناب چیئرمین: آپ کے پاس اگر نہیں ہے اور فریش نوٹ چاہیئے تو آپ فرما دیجئے۔

رائے منصب علی خان: جی یہ سال وار پوچھی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: اس لئے فریش نوٹس دے دیں تو پھر یہ جواب آئے گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میرا سوال یہ ہے کہ یہ حکومت خود بھیجتی ہے یا پرائیویٹ طور پہ بھیجے کر اپنی فہرست میں شامل کر لیتی ہے؟

رائے منصب علی خان: اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک تو او ای سی گورنمنٹ کا ادارہ ہے جس کے ذریعے آدمی باہر بھیجے جاتے ہیں اور دوسرے پرائیویٹ پروموٹرز کے ذریعے آدمی باہر بھیجے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۵۱۔

OFFICERS SENT ABROAD BELONGING TO BALUCHISTAN

51. ***Mr. Muhammad Ibrahim Reki Baluch**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) as to whether any quota has been earmarked for Officers in BPS 20 to 22 domiciled in Baluchistan for training abroad; and

(b) the number and names of Officers in BPS 20 to 22, belonging to Baluchistan who were sent abroad for training during the last 4 years?

Dr. Mahbubul Haq: (Answered by Mr. Saleem Saifullah Khan): (a) No.

(b) The domicile status of candidates approved for foreign training is not maintained. This information is being collected.

جناب محمد ابراہیم رکی بلوچ: جناب والا! یہ امر زیادہ وضاحت طلب ہے کہ بیرون ملک بھیجا جاتا ہے۔ لیکن ریکارڈ نہیں رکھا جاتا کیا سیکورٹی انتظامات نہیں کئے جاتے؟ جہاں سے وہ لوگ آتے ہیں اس لئے اس ایوان کو اس طرح ٹال دینا مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب فرما دیں گے لیکن میرے خیال میں ٹالنے کا تو کوئی سوال نہیں اٹھتا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سکونت اور سب کچھ درج ہوتا ہے۔ لیکن وہ ایک جگہ کیا ٹیل ہوتا ہے۔ جو ریکارڈ گورنمنٹ کو یا وزیر محترم کو اویل ایبل ہے وہ اسی کا ذکر کر رہے ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا! میں معزز رکن کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ٹالنے کی کوئی بات نہیں اس میں جیسے آپ نے فرمایا کہ مختلف اداروں کے پاس یہ معلومات ہوتی ہیں۔ ان کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ چند دن قبل ہی ہمیں یہ سوال موصول ہوا۔ اور چند دنوں میں سب ڈیپارٹمنٹس سے اکٹھی کر کے یہ معلومات پیش کرنا ناممکن ہے میں عرض کر چکا ہوں کہ جب یہ موصول ہو جائیں گی۔ جو بہت جلدی ہو جائیں گی۔ تو انشاءاللہ ایوان کے سامنے پیش کر دی جائیں گی۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ سوال نہیں ہے یہ پالیسی کے اسپیکٹ میں آتا ہے

[Mr. Chairman]

You can bring a resolution on the subject.

Mr Ahmed Mian Soomro: But, Sir, I think it is very important because all the provinces should get a share in sending their people. So, I would like to know why do the Government not consider this matter.

جناب سلیم سیف اللہ خان: اس میں جناب والا! ایک تو سوال میں یہ لکھا گیا تھا کہ بیس سے بائیس گریڈ۔ یہ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ بیس سے لے کر بائیس گریڈ تک بہت کم افسران باہر ٹریننگ کے لئے جاتے ہیں۔ اکثر سترہ اٹھارہ انیس گریڈ کے افسران کو باہر بھیجا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بیرونی ممالک under bilateral arrangements سکالرشپ یا ٹریننگ فیسلیٹیز مہیا کرتے ہیں۔ وہ اکنامکس افیئرز ڈویژن کے پاس آتی ہیں جو مختلف صوبوں کو بھجوا دیتے ہیں کہ اس قسم کی فسلیٹیز اویل ایبل ہیں۔ صوبائی حکومتیں بذات خود ٹریننگ فیسلیٹیز کے لئے سلیکشن کرتی ہیں اور وہ پھر دوبارہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس لسٹیں بھجواتی ہیں۔ اس میں وفاقی حکومت کی کوئی کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوتی ہے۔ صوبائی حکومتیں خود مختار ہیں وہ خود سلیکشن کر کے نام بھجواتی ہیں جو پھر ہم ان اداروں کو فائنل اپروول کے لئے بھجوا دیتے ہیں۔

جناب محمد ابراہیم رکی بلوچ: جناب والا! آیا آنریبل وزیر بتا سکیں گے کہ جو ہمارے علاقے میں سیفٹی آفیسرز سنٹرل گورنمنٹ سے بھیجے گئے ہیں ان میں سے اس ٹریننگ کے لئے کتنے لوگ گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: آپ اگر علاقے کی تشخیص کر دیں کہ کس علاقے سے آپ کا مطلب ہے۔ تو فرما دیں گے۔

جناب محمد ابراہیم رکی بلوچ: فیڈرل ایریا سے جو گئے ہیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا! یہ انفارمیشن میرے پاس اس وقت موجود نہیں ہے اس کے لئے مجھے فریش نوٹس چاہیئے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۵۲

FEDERAL GOVT. OFFICERS IN B.S. 20 TO 22 BELONGING TO BALUCHISTAN

52. ***Mr. Muhammad Ibrahim Reki Baluch**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the number and names of Officers in BPS 20 to 22, domiciled in Baluchistan by birth in the service of the Federal Government at present; and

(b) the number and names of Officers in BPS 20 to 22, who belong to Baluchistan by birth and are serving in autonomous bodies under the Federal Government at Present?

Dr. Mahbubul Haq (Answered by Mr. Saleem Saifullah Khan): (a) The number of Federal Government officers in pay scales 20 to 22 domiciled in Baluchistan, is 27. Their names are attached at Annexure-A. Information regarding their place of birth is not readily available and is being ascertained.

(b) The autonomous bodies have their own pay scales which do not correspond to basic pay scales in all cases; it is therefore not possible to reply this question in its present form.

Annexure A

NAMES OF OFFICERS, DOMICILED IN BALUCHISTAN, SERVING IN PAY SCALES 20 TO 22 UNDER THE FEDERAL GOVERNMENT

S.No.	Name of Officer	Designation	Pay Scales
1	2	3	4
		SECRETARIAT GROUP	
1.	Mr. Savak Rustam Poonegar.	Additional Chief Secretary Planning and Development Deptt.	21

1	2	3	4
2.	Dr. Mohammad Arshad Malik.	Member, Board of Revenue.	01
3.	Mr. Fateh Khan Khajjak.	Secretary, Industries and Commerce Deptt.	22
4.	Agha Qaiser Ali Zaidi.	Director General, Staff Welfare Organization.	20
5.	Lt. Col. (Retd.) Malik Aftab Ahmed Khan.	Director General, National Training Bureau.	20
6.	Brig. (Retd.) M. Usman Hassan.	Secretary, Agriculture & Co-operative Deptt.	20
7.	Mr. Ellahi Bukhsh Malghani.	Member, Baluchistan Public Service Commission.	20
8.	Mr. Muhammad Younus Khan.	Director General Wafaqi Mohtasib (Ombudsman) Sectt.	20
9.	Mr. Bahlul Khan.	Secretary, S&GAD.	20
	DISTRICT MANAGEMENT GROUP		21
10.	Mr. Faqir Mohammad Baluch.	Chief Secretary, Baluchistan.	21
11.	Cdr. A. A. Naseem.	Director Research, Pakistan Administrative Staff College.	21
12.	Lt. Col. A. M. Babar.	Chairman, Baluchistan Public Service Commission.	20
13.	Lt. Col. (Retd.) Agha Aman Shah.	Secretary, Home, Baluchistan.	20
14.	Mr. Sikandar Hayat Jamali.	Joint Secretary, Establishment Division.	20
15.	Mr. Abdul Aziz Luni.	Commissioner, Kalat.	20

POLICE GROUP

Nil.

S.No.	Name of Officer	Name of Ministry/Division	Pay Scale
	OTHER GROUPS/SERVICES		
16.	Mr. Jamshed Marker.	Ministry of Foreign Affairs.	21
17.	Col. (Retd.) Abdul Qayyum.	Ministry of Information and Broadcasting.	21
18.	Mr. Ashraf Jehangir Qazi.	Ministry of Foreign Affairs.	20
19.	Mr. Gul Hanif.	Ministry of Foreign Affairs.	20
20.	Mr. Mohammad Khan Achakzai.	Planning & Development Division.	20
21.	Mr. Mohammad Fasihuddin.	Ministry of Commerce.	20
22.	Mr. Ameer Ahmad Kazmi.	Aviation Division.	20
23.	Mr. A. Saeed.	Railways Division.	20
24.	Syed Zahoor Ahmad.	Railways Division.	20
25.	Mr. A. H. Kazmi.	Geological Survey of Pakistan.	20
26.	Mr. Zia-ur-Rehman.	Central Board of Revenue.	20
27.	Mr. Ikramul Haq.	Defence Production Division.	20

جناب محمد ابراہیم رکی بلوچ : جناب والا ! میں نے اس سوال میں یاتی یہ تھ پوچھا ہے۔ بلوچستان میں تین قسم کے ڈومیسائل ہیں۔ ایک پری پارٹیشن ایک آفٹر پارٹیشن اور ایک جدید قسم کے ڈومیسائل ہیں۔ کیا مجھے جناب وزیر بتا سکیں گے کہ ان افسروں میں کون سے پری پارٹیشن ڈومیسائل ہیں اور کون سے آفٹر پارٹیشن ڈومیسائل والے ہیں اور کون سے جدید ڈومیسائل والے ہیں؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا! اس کے لئے مجھے فریش نوٹس کی ضرورت ہے۔ لیکن میں اس ایوان کی معلومات کے لئے اگر آپ مجھے موقع دیں تو بلوچستان کے سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! جہاں تک سروس کی انڈکشن کا تعلق ہے ۱۹۷۳ء سے پہلے اس کا طریقہ کار یہ ہوتا تھا کہ بیس پرسنٹ میرٹ سسٹم پر اور چالیس پرسنٹ ویسٹ پاکستان اور چالیس پرسنٹ ایسٹ پاکستان کے لئے نشستیں مختص کی گئی تھیں۔ جو چالیس فیصد مغربی پاکستان کے لئے رکھی گئی تھیں۔ اس میں تینتیس فیصد پنجاب کے لئے پندرہ فیصد سندھ، بلوچستان اور فرنٹیئر کے لئے حصہ مختص کیا گیا تھا۔ اور اس کے علاوہ دو فیصد کراچی کے لئے تھا۔ ۱۹۷۳ء میں حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا جس کو آئینی تحفظ بھی ملا کہ بیس پرسنٹ سے کم کر کے دس پرسنٹ میرٹ کر دیا گیا اور نوے فیصد پاپولیشن کی بیسز پر کر دیا گیا۔ اس میں صوبہ بلوچستان کی پاپولیشن ۲ء۷ سینسز میں کوئی ساڑھے تین پرسنٹ بنتی ہے۔ اور میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ حکومت کی پالیسی رہی ہے اور آئندہ بھی رہے گی کہ بلوچستان سے ہمارے وفاق میں جو بلوچستان کی سروسز ہیں۔ اس میں چونکہ ان کی پاپولیشن کے تناسب سے کم ہے۔ ۱۹۷۳ء میں یہ تقریباً ایک فیصد سے بھی کم تھا۔ جو اس وقت بڑھ کے کوئی اڑھائی فیصد ہو چکا ہے اور حکومت کی پالیسی آئندہ بھی جاری رکھی جائے گی۔ تاکہ اس کو اڑھائی سے ساڑھے تین فیصد کیا جائے ہم سمجھتے ہیں کہ اس وقت سروسز میں بلوچستان کا حصہ کم ہے۔ اس کو بڑھانے کے اقدامات اور کوششیں کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین : اس وضاحت کا شکریہ۔ لیکن ضمنی سوال میں اور پہلے بھی یہ پوچھا گیا تھا کہ ڈومیسائل بائی برتھ اور جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ چونکہ یہ انفارمیشن اویل ایبل نہیں ہے۔ تو اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے۔ جب یہ کلیکٹ کر کے ایوان کو مہیا کر دیں گے۔ اگر آپ کے پاس ہے تو بتا دیں۔

جناب احمد میاں سومرو : جناب میں سندھ کا پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : سندھ کا جی اس وقت ۱۹ پرسنٹ ہے جیسے میں عرض کر چکا ہوں کہ دس فیصد میرٹ پر ہے۔ اور پچاس فیصد پنجاب ہے ۲ انیس

پرسنٹ سندھ ہے۔ جس میں سات اعشاریہ چھ فیصد کراچی، حیدر آباد، اور سکھر کے اربن ایریا نہ کے لئے ہے۔ گیارہ اعشاریہ چار فیصد رورل سندھ کے لئے، ساڑھے گیارہ فیصد صوبہ سرحد کا ہے ساڑھے تین فیصد بلوچستان کا۔

قاضی حسین احمد: جناب کیا ساڑھے گیارہ فیصد میں قبائلی علاقے بھی شامل ہیں؟

جناب سلیم سیف اللہ خان: نہیں قبائلی علاقے اس میں شامل نہیں ہیں۔

قاضی حسین احمد: قبائلی علاقوں کے لئے کیا ہے؟

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا! سوال کچھ زیادہ ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر آپ کے پاس انفرمیشن ہے تو بتا دیجئے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: چار فیصد فاٹا اور ناردرن ایریاز کو ملا کر ہے۔

ایک معزز رکن: جناب والا! یہ گذارش ہے کہ یہاں پر یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ آخر میں منسلک ہذا انگریزی میں ملاحظہ فرمائیے۔ اس سے پورا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اگر مہربانی کر کے یہ تکلیف بھی کر دیا کریں کہ ان کے نام یہاں درج ہوں تو بڑی عنایت ہو گی۔

جناب چیئرمین: یہ ضرور ہونے چاہئیں۔ آپ کا فرمان بالکل صحیح ہے میرا خیال ہے کہ وقت کی کمی کی وجہ سے یہ کیا گیا ہے، ورنہ یہ دونوں زبانوں میں ہونا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں کافی ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اس کو بھول جائیں، اگلا سوال لیں۔

BOOKS PURCHASED FOR PAKISTAN MISSIONS

53. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state the names of the authors, whose books have been purchased by his Ministry from the 5th July, 1977, todate for distribution within the country and abroad indicating also the number and value of such books?

Mr. Hamid Nasir Chatta: The books of various Authors purchased by the Ministry of Information and Broadcasting during the period from 5th July, 1977 todate are given at Annexure I.

STATEMENT OF BOOKS PURCHASED AND SENT TO PAKISTAN MISSIONS ABROAD BY EXTERNAL PUBLICITY

S. No.	Period		Name of Book	Author	No. of Copies	Distribution	Amount
1	2		3	4	5	6	7
							Rs.
1.	1977-78		–	–	–	–	–
2.	1979	(i)	Kulliat-i-Iqbal.	Dr. Muhammad Iqbal	4	Sri Lanka	270.00
		(ii)	Karakuram Hunza Folk Tales.	M/s. National Book Foundation	4	Do.	666.00
3.	1980	(i)	Karakuram, Hunza Folk Tales.	Do.	24	London	1,944.00
		(ii)	Miscellaneous books	–	50	Various missions	1,148.40
		(iii)	Pakistan in Search of Democracy.	Mr. Hamid Yousaf	100	Do.	8,000.00
4.	1981	(i)	Amal-e-Chughtai	Mr. A. R. Chughtai	3	BBC Team	4,875.00
		(ii)	Amal-e-Chughtai	Do.	1	Rowland Evens US-Columnist	1,625.00
		(iii)	Quaid-i-Azam Jinnah Studies in Interpretation.	Mr. Sharif-ul-Majahid	150	All missions	22,500.00
5.	1982	(i)	A Traveller's Guide to Pakistan	Hilery Adamson and Isabe Shaw	150	All missions	11,250.00
		(ii)	My Leader	Mr. Z. A. Suleri	100	Do.	15,300.00
		(iii)	Amal-e-Chightai	Mr. A. R. Chughtai	1	To Visiting Foreign	1,625.00
		(iv)	Amal-e-Chughtai	Mr. A. R. Chughtai	1	Journalists (Mr. Gordon Brook-Shepard)	1,625.00
		(v)	Kulliat-e-Iqbal	Dr. Muhammad Iqbal	8	Various missions	531.00
6.	1983	(i)	Afghanistan Crisis	Mr. Tahir Amin	25	Do.	1,890.00
		(ii)	Contemporary Pakistan	Dr. Manzooruddin Ahmed	100	Do.	10,200.00
		(iii)	Pakistan Year Book 1982-83	M/s. Al-Faisal Book Palace, Islam-abad.	100	Do.	12,150.00
		(iv)	Tragedy in Kashmir	Mr. A. H. Suharwardi	150	Do.	15,750.00

S.No.	Period	Name of Book	Author	No. of Copies	Distribution	Amount
1	2	3	4	5	6	7
						Rs.
7.	1984	(i) Beauty of Pakistan	Mr. Mohammad Amin and Duncan Willets	1,000	All missions.	50,000.00
		(ii) Fart-e-Aqidat	Mr. Zamir Azhar	25	Selected missions	320.00
		(iii) Harvest of Freedon	Mr. Aziz Beg	50	Do.	5,000.00
		(iv) Where Mountain Meet	Mr. Hanif Raza	25	Do.	4,250.00
		(v) Pakistan Nuclear Dilemma	Mr. Akhtar Ali	20	Do.	3,300.00
		(vi) Pakistan China and America	Mr. Latif Ahmad Sherwani	100	All missions	4,090.00
		(vii) Sikhs at Cross Road	Mr. Shabbir Hussain Shah	100	Do.	6,400.00
		(viii) Diplomacy in Islam	Mr. Afzal Iqbal	100	Do.	1,996.00
8.	1985	(i) Pakistan Divided	Mr. Safdar Mehmood	100	Do.	12,000.00
		(ii) Political Study of Pakistan	Dr. Safdar Mehmood	100	Do.	6,000.00
		(iii) Sind the Sugar Land	Mr. Zain-ud-Din	100	Do.	4,000.00
			DIRECTORATE OF FILMS AND PUBLICATIONS			
1.		(i) Journey Through Pakistan	(i) Mr. Muhammad Amin (ii) Mr. Duncan Willetts (iii) Mr. Grahan Hancock	20,000	–	£100,000.00
2.		Jinnah of Pakistan	Staneley Wolpert.	498	–	Rs. 1,33,074.56

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ آئندہ صرف نمبر ہی لیا جائے تو اس سے پتہ چل جاتا ہے اس سے وقت بھی بچے گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! ویسے رولز میں کوئی بار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سوال کی convenience کے لئے چونکہ شناخت کی ضرورت ہے کہ کون سا سوال پوچھا جا رہا ہے جو سب کے سامنے ہے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے۔

چونکہ جواب کافی لمبا ہے ان کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ مولانا صاحب ارشاد فرمائیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: کیا فاضل وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ اس فہرست میں ان بے شمار کتابچوں کی تفصیل کیوں نہیں دی گئی جو بیرونی سفارت خانوں کو سابقہ حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کے لئے بھیجے گئے تھے؟

جناب حامد ناصر چٹھہ: جناب والا! ایسی کوئی کتابیں محکمہ اطلاعات و نشریات کی طرف سے بیرون ملک نہیں بھیجی گئیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں اصرار کرتا ہوں کہ External Publicity نے بیرونی سفارتخانوں کو ایسے لاتعداد کتابچے بھیجے تھے۔ وزیر صاحب ایک دفعہ پھر انکوائری فرمائیں چونکہ نو وارد ہیں۔ . . . . .

جناب حامد ناصر چٹھہ: جناب والا! میں نے مکمل انکوائری کی ہے۔ محکمہ اطلاعات و نشریات کے ریکارڈز میں ایسی کتابوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ایک غلط فہمی اس سے ہو سکتی ہے کہ آپ کا جو سوال ہے، اس میں کتابیں اور ان کے مصنفین کے نام پوچھے گئے ہیں۔ یہ جو پروپیگنڈہ لٹریچر ہے۔ اس کو اگر اس طرح تصور کیا جائے تو اس کا میرے خیال میں کوئی خاص ذکر نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! وہ باقاعدہ کتابی صورت میں تھیں، ان پر مصنفین کے نام تھے اور اگر فاضل وزیر صاحب اصرار کرتے ہیں تو میں کسی اجلاس میں

یہ اجازت چاہوں گا کہ ان کتابچوں کی تفصیل بمعہ تعداد کے پیش کروں۔

جناب چیئرمین: کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ آپ تفصیل ان کو پہلے دے دیں پھر وہ ملاحظہ کر کے معلوم کریں گے کہ ان کو غلط Information کیوں دی گئی ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جی ہاں اگر وہ اصرار کرتے ہیں تو پھر.....

Mr. Hamid Nasir Chatta: I will be most grateful Sir, if the Honourable Senator could provide me the information.

Mr. Chairman: Thank you very much.

آپ تشریف رکھیں آپ کی بھی باری آجائے گی۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب!

جناب خورشید احمد: کیا وزیر محترم اس پر روشنی ڈال سکیں گے۔ کہ جو فہرست ہمیں دی گئی ہے۔ اس میں کوئی ایک کتاب بھی اسلام یا دعوت اسلامی سے متعلق نہیں ہے۔ جبکہ حکومت کی بنیادی ذمہ داری یہ رہی ہے کہ بیرون ملک اپنے مشن کو اسلام کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔ میری معلومات کے مطابق کم از کم دو بجٹ میں ایک کروڑ اور دو کروڑ کی رقم رکھی گئی تھی جو دعوت اسلامی کے لئے لٹریچر فراہم کرنے کے لئے تھی۔

جناب حامد ناصر چٹھہ: جناب والا! یہ کمی مجھے بھی محسوس ہوتی ہے۔ انشاءاللہ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ: میں چاہتا تھا کہ یہ تمام باتیں ہاؤس کے سامنے ہوں۔ تاکہ ہاؤس بھی باخبر ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ کتابیں بھیجی گئی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ نہیں بھیجی گئی ہیں۔

جناب چیئرمین: فرما رہے ہیں کہ کیا سندھ کے متعلق کوئی کتاب بیرونی Missions کو بھیجی گئی ہیں یا نہیں؟

جناب حامد ناصر چٹھہ: جناب والا! یہ مکمل لسٹ موجود ہے۔ ان کے علاوہ اور کوئی کتاب باہر نہیں بھیجی گئی۔

ایک معزز رکن: صرف ایک کتاب سندھ دی شوگر لمیٹڈ کے علاوہ اور بھی کوئی بھیجی گئی ہیں۔ سر؟

جناب حامد ناصر چٹھہ: جناب یہ مکمل لسٹ ہے اس کے علاوہ کوئی کتاب نہیں بھیجی گئی۔

Mir Ali Nawaz Khan Talpur: As this is a big Province Sir, why it has been neglected by them.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں انہوں نے ایک خاص پالیسی کے ماتحت یہ چیزیں بھیجی ہیں۔ پراونس وائز ان کو یعنی پاکستان کو پروجیکٹ کرنے کے لئے اور Province کو individually پروجیکٹ کرنے کے لئے نہیں بھیجی گئی ہیں۔ وزیر صاحب موجود ہیں وہ خود جواب دے سکتے ہیں۔

Mr. Hamid Nasir Chatta: I am grateful to you, Sir, for having answered my question. Our policy is to project the country as a whole. Provinces form part of the federation Sir, and they get automatic projection through the nation.

جناب چیئرمین: بنیادی طور پر پراونس کے تعارف کے لئے اگر کوئی مفید کتابیں ہیں تو بے شک انہیں بھی بھیج دیا جائے۔

جناب حامد ناصر چٹھہ: اگر کوئی اچھی کتاب ہو تو ہمیں بھیجنے میں قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! بدقسمتی سے یہ دیوار جفا کرنے والے رقیب کی طرح آپ کے اور میرے درمیان ہر وقت حائل رہتی ہے۔ اس دیوار کو اگر ہٹا دیا جائے یا مجھے یہاں سے کہیں اور منتقل کر دیں کیونکہ احباب ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکتے۔

جناب چیئرمین: میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ اگر دل قریب ہوں تو دیوار حائل نہیں رہ سکتی۔

مولانا سمیع الحق : میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ کسی کتاب کو خریدنے کے لئے منتخب کرنے کا اصل معیار کیا ہے کیا کوئی سلیکٹ کمیٹی ہوتی ہے - اور وہ کس انداز کی پالیسی ہے جس پر وہ منتخب کی جاتی ہیں ۔ ؟

Mr. Hamid Nasir Chatta: Sir, we need a fresh notice for this answer. Because this information was actually not asked.

جناب چیئرمین : جی fresh notice مزید چاہیئے لیکن میں ایک عرض کردوں کہ وہ کمیٹی جس کا میں نے کل اپنے ابتدائی کلمات میں بھی ذکر کیا تھا - اگر آپ اس کو activities کہہ دیں تو یہ انفارمیشن کمیٹی حکومت کو ایڈوائز بھی دے سکتی ہے کہ کون سی کتابیں کس ٹائپ کا پروپیگنڈا کون سا لٹریچر باہر جانا چاہیئے - اور اس میں سینٹ کے سب حضرات، جو اس کمیٹی میں کام کرتے ہیں وہ بھی شریک ہوں گے - اور جو مولانا صاحب کا Point of view ہے - میرے خیال میں اس سے Meet ہو جائے گا ۔

جناب اقبال احمد خان : ابھی سوال پیدا ہوا تھا کہ جب کوئی سوال پوچھا جائے، تو کیا اسے پڑھنا چاہیئے یا نمبر پکارنا چاہیئے - میں آپ کی توجہ رول نمبر ۱۵ میں رول نمبر ۲ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں - اس میں یہی دیا ہوا ہے کہ جب سوال پوچھا جائے، تو ممبر سیریل نمبر سے کوڈ کرے -

جناب چیئرمین : طریقہ کار تو یہی ہے - اس لئے صرف سیریل نمبر ہی پوچھا جاتا ہے - اگلا سوال نمبر ۵۴ -

OFFICERS OVER SIXTY IN GOVERNMENT/ SEMI-GOVERNMENT DEPARTMENT

54. **Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of Officers in BPS 17 and above in Government and Semi-Government departments at present who are over sixty years of age?

Dr. Mahbubul Haq (Answered by Mr. Saleem Saifullah Khan):

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

مولانا کوثر نیازی : کیا فاضل وزیر صاحب کو اس بات کا احساس ہے۔ کہ ان افسران نے کتنے قابل ماتحت افسران کی ترقی کے راستے روک رکھے ہیں ؟

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا! ایک تو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں! کہ ۱۴۰ کل سرکاری افسران کی تعداد جو ہے اس میں وہ ایک اعشاریہ سے بھی کم ہوتی ہے۔ جہاں تک فاضل رکن کا سوال ہے ۔ کہ کتنے ماتحت افسران کی ترقی رک جاتی ہے تو اس میں اکثر جو extension یہ ہیں ان کا ٹیکنیکل لائن سے تعلق ہے اور اس میں آپ کو پوری Figure تو نہیں دے سکتا ہوں ۔ البتہ ۱۴۰ میں سے دس نے پروموشن بند کر رکھے ہیں لیکن اکثر جہاں پر یہ ضرورت محسوس کی گئی ہے ۔ اس شخص کے جانے سے ایسے جونیئر افسر نہیں ہیں ۔ جو اس پوزیشن میں آ سکیں تو وہیں پر یہ کوشش کی جاتی ہے اور اسے ایکسٹنشن دی جاتی ہے لیکن individual ایسے cases بھی ہیں جہاں پر انہوں نے اصلاح کی ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : کیا حکومت دریا دلی سے ایکسٹینشن دینے کی اور خاص کر اپنے منظورِ نظر افسران کو ایکسٹنشن دینے کی اس پالیسی پر نظر ثانی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : جناب والا ! اس قسم کی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ اپنے افسران کو ان کی دلجوئی کے لئے ایکسٹنشن دی جاتی ہے لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حکومت یقیناً ایسی پالیسی اختیار کرے گی جس میں زیادہ تر میرٹ پر ہو اور جونیئر افسران کو پروموشن کے مواقع ملتے رہیں ۔

Mr. Chairman: Next Question No. 55.

POLITICAL DETENUS

55. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the number of political detenus, at present, in the country and the date by which the Government proposes to release them; and

(b) the number of political prisoners who are undergoing imprisonment, after conviction by the military courts?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a & b) The information is being collected and will be laid before the Senate later.

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! یہ پولیٹیکل ڈیٹینیس جو ہیں، ان کی کل تعداد پانچ ہے اور ان کے کیسز کبھی کبھی ریویو ہوتے رہتے ہیں ۔

The number of political prisoners, at present, who are undergoing imprisonment after conviction by the Military Courts is nil.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال؟

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! اردو جواب میں اس سے بالکل مختلف درج ہے ۔

جناب چیئرمین : انگریزی میں بھی یہی درج ہے لیکن میرے خیال میں وزیر صاحب نے اپنی محنت سے آپ کو جواب مہیا کر ہی دیا ہے۔ اس سے پہلے یہی جواب آیا تھا۔ لیکن اب انہوں نے معلومات حاصل کر کے آپ کو جواب دے دیا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : وہ کوئیکشن ہم سن نہیں سکے کیونکہ وہ بہت مدہم آواز میں بول رہے تھے ۔ دوبارہ ارشاد فرما دیں ۔

جناب محمد اسلم خان خٹک : جناب والا! پولیٹیکل ڈیٹینیس کی کل تعداد پانچ ہے ۔

and they will be released when the cause for detention ceases to exist, and political prisoners at present who are undergoing imprisonment after conviction by the Military Courts are none.

Mr. Javed Jabbar: Does the Hon. Minister then suggest that the report published in the newspapers about two weeks ago by the Prisoners Relief and Release Committee stating a number of 460 prisoners are being held is incorrect statement?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, the statement regarding prisoners undergoing imprisonment, that I have made was received from the Provincial Governments. And statement that I have made is about the political prisoners but the prisoners who have been

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

convicted for various crimes committed for under whatever belief whether it is political or religious and have been convicted for such crimes and the description of which I need not to elaborate too much *e.g.* sabotage murders, dacoity, robbery arsons, can not be categorised as political prisoners.

Mr. Chairman: Convicted by a court of law other than a military court I think, this is what you want to describe.

Mr. Javed Jabbar: Sir, would the Minister like to inform us the number of prisoners being held pending conviction for trial indefinitely over the past 5 years?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: People in detention, for that I would need a fresh question. People who are being detained and whose cases for trial have not come up, for that I need a fresh question.

جناب چیئرمین: under-trial قیدیوں کی فہرست آپ کے پاس ہے۔ یا فریش نوٹس چاہیئے؟

Mr. Javed Jabbar: Would the Minister let us have the number of prisoners pending conviction for trial indefinitely.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: People in detention, for that I would need a fresh question.

مولانا کوثر نیازی: کیا فاضل وزیر صاحب ان پانچ سیاسی نظربندوں کے نام ارشاد فرما سکتے ہیں؟

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak:

1.	Dr. Hasan Zafar Arif.	in Jail.
2.	Mr. Rasool Bux Pelajo	in hospital.
3.	Mr. Fazal Rahu.	in jail.
4.	Mr. Mahmudul Haq Usmani.	in jail.

5. Mr. G. M. Syed restricted to a village Shun, District Dadu under the Maintenance of Public Order Ordinance.

مولانا کوثر نیازی: کیا جناب وزیر صاحب کے نوٹس میں یہ اخباری اطلاعات ہیں یا سرکاری ذرائع سے انہیں اس کی خبر ہے کہ مسٹر پلیجو خاصے بیمار ہیں اور ان کی صحت خطرناک حد تک گر چکی ہے کیا حکومت انسانی بنیادوں پر ان کو فوری طور پر رہا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں مولانا صاحب کے خیالات سے بالکل متفق ہوں اور ان کو یقین دلاتا ہوں کہ،

That we have already taken up this question with the Sind Provincial Government and we are pressing that if there is nothing very objectionable case against the man he may be released on medical grounds and even may be allowed to go abroad for medical treatment.

مولانا کوثر نیازی: جناب وزیر صاحب! کیا آپ ان سینکڑوں سیاسی کارکنوں کے بارے میں جو کسی سیاسی نعرہ لگانے کی وجہ سے یا پمفلٹ لکھنے کی وجہ سے گرفتار کئے گئے ہیں، بتا سکتے ہیں؟

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! اگر سوال چیئر کو ایڈریس ہو تو وزیر صاحب خود ہی جواب دے دیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: میں معذرت چاہتا ہوں جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے فاضل وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ سینکڑوں سیاسی کارکنوں کو جو سیاسی نعرہ لگانے کی وجہ سے یا کسی جلسے میں تقریر کرنے کی وجہ سے یا پمفلٹ چھاپنے کی وجہ سے ملٹری کورٹ سے سزا یافتہ ہیں۔ انہیں وہ سیاسی قیدیوں کی فہرست سے خارج کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں اس کے لئے آمادہ ہوں کہ مولانا صاحب اس قسم کے قیدیوں کی فہرست میرے ساتھ ڈسکس کریں۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو مستحق کیسز ہوں گے۔ ماسوائے تخریب کاری یا پاکستان کی بقا و سالمیت کے خلاف کام کرنے والوں کے، ان پر ضرور ہم غور کریں گے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: میرے خیال میں اس آفر کو مولانا صاحب منظور کرتے ہیں۔
اس کے بعد صرف ایک اور ضمنی سوال ہے۔ سومرو صاحب آپ فرمایئے

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, is it a fact that the Federal Government is helpless in the matter of these detenus of the Provincial Governments.

Mr. Chairman: I think, you know the law as much as anybody else does.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Whether as per his statement he is helpless in this matter. I would just like to know.

Mr. Chairman: Law and order is a provincial responsibility and they have a primary say in this whole matter. I think, this is what he is trying to convey.

لیکن یہی بات آپ کو داخلی امور پر جو بحث ہو رہی ہے اس میں لے آئیں۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, certainly as you have very correctly pointed out that law and order is a provincial subject but I think hon. Member is quite right and justified in saying that there is also a role to be played by the Central Government because when the situation becomes precarious . . . . .

Mr. Chairman: Next Question No. 56.

Nawabzada Jahangir Shah Jogizai: Question No. 56 Sir.

INCREASE IN BALUCHISTAN QUOTA IN FEDERAL SERVICES

56. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogizai**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether Baluchistan's quota in the Federal Services has been increased from 3.5% to 5.3% in proporation to increase in the population of the province according to the 1981 census?

Dr. Mahbubul Haq (Answered by Mr. Saleem Saifullah Khan): No.

جناب چیئرمین، کوئی ضمنی سوال

نوابزادہ جہانگیر شاہ، جوگیزئی: کیوں؟

جناب چیئرمین: کیوں کا جواب اگر دے سکتے ہیں تو دیدیجئے سیف اللہ صاحب!

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا! میں عرض کر چکا ہوں کہ حکومت کی یہ پالیسی ہے اور کوشش ہے۔ نہ صرف بلوچستان جہاں پر اس وقت تعداد کم ہے۔ ان کی آبادی کے تناسب سے بلکہ اور بھی علاقے ایسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں سوال یہ تھا کہ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری میں آبادی ۳،۵ فیصد سے بڑھ کر ۵،۳ ہوگئی ہے کیا اسی تناسب سے سروسز میں بھی بلوچستان کا کوٹہ بڑھایا گیا ہے یا بڑھایا جائے گا؟

جناب سلیم سیف اللہ خان: فی الحال یہی پالیسی اختیار کی جا رہی ہے۔ پہلے جو آبادی کا تناسب تھا۔ اسی پر یہ جاری رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جوگیزئی صاحب!

نوابزادہ جہانگیر شاہ، جوگیزئی ضمنی سوال جناب! میں یہ عرض کروں گا۔ کہ جہاں تک اسمبلی اور سینیٹ کی نشستوں کا تعلق تھا اس میں آبادی کا تناسب مدنظر رکھا گیا ہے۔ پھر سروسز میں یہ پالیسی کیوں؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں آپ کا سوال صحیح ہے اور حکومت کو اس پر نظرثانی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے یا تی حکومت خود فیصلہ کرے گی!

میر نبی بخش زہری: جناب چیئرمین صاحب! صدر مملکت جب پچھلے دورے کے سلسلے میں کوئٹہ تشریف لائے تھے تو انہوں نے آبادی کے سلسلے میں کہا تھا کہ آپ کا کوٹہ پانچ اعشاریہ تین کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے کہا تھا کہ وفاقی پبلک سروس کمیشن کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں مگر افسوس ہے کہ بلوچستان کے ساتھ پے در پے اس قسم کے مسائل کو وزیر صاحبان سنجیدگی سے نہیں لے رہے۔ آبادی کا کوٹہ بڑھ چکا ہے جس کا اعلان بارہا صدر صاحب نے کیا ہے کہ آپ کا کوٹہ ۵،۳ فیصد ہو گیا ہے

جناب چیئرمین: میرے خیال میں گورنمنٹ کے اندر یہ کوئی آدمی چیلنج نہیں کر سکتا اور نہ اس پر بدظنی کرنا چاہیئے۔ بات صرف اتنی ہوتی ہے کہ حکومت کی مشینری ذرا آہستہ رو اور غور و خوض والی ہوتی ہے کیونکہ واقعات ہوتے ہیں ان کو پیچ اپ کرنے کے لئے کچھ وقت لگتا ہے تو جو صدر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے وہ ضرور صحیح ہے اور انشاء اللہ یہ ہوگا بھی لیکن فی الحال جو وزیر صاحب نے جواب دیا ہے وہ یہ ہے کہ فی الحال یہ ریوائز نہیں ہوا۔ لیکن آئندہ ضرور ریوائز ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میر نبی بخش زہری: جناب والا جب مردم شماری میں ہمارا کوٹہ ۳ء۵ فیصد ہو گیا ہے۔ اور وہ ریکارڈ میں بھی آ گیا ہے تو اس کو دینے میں دیر کرنے سے ہمارے صوبے کے لوگوں کو ہر حصے میں ہر طریقے سے نقصان ہوگا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ جلد سے جلد ہمارا کوٹہ آبادی کے لحاظ سے ۳ء۵ فیصد کرنے کا اعلان کیا جائے۔ اور ہر جگہ جہاں جو جو ہمارے حقوق ہیں ہمیں اس حساب سے دیئے جائیں۔ اور مزید جناب والا سے اجازت چاہتا ہوں کہ ہمیں کوئی سائنٹیفک طریقہ بتایا جائے کہ ہم کب تک اپنی آبادی کو زیادہ کریں تاکہ ہم زندہ رہ سکیں اور ہمارے حقوق ہمیں [illegible]ں۔

جناب چیئرمین: جہاں تک آبادی کے زندہ رہنے کا سوال ہے وہ تو ایک علیحدہ سوال ہوگا۔ لیکن جو آپ نے ارشاد فرمایا۔ مجھے اس سے پورا اتفاق ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ انشاء اللہ یہ کوٹے جو ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہیں حکومت ان پر دوبارہ غور کرے گی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا میرا تعلق خود ایک چھوٹے صوبے سے ہے اور میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت کی یہ پالیسی ہوگی کہ جن صوبوں سے تناسب کم ہے اور میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ جو ساڑھے تین فیصد ہے یہ ساڑھے تین فیصد نوے فی صد کا ہے۔ اور اگر یہ سو فیصد کی بنیاد پر لیا جائے تو یہ ساڑھے چار فیصد بن جاتا ہے تو یہ بھی ذرا کنفیوزنگ ہے جو میں چاہتا تھا کہ بتا دوں لیکن دوبارہ چونکہ یہ فیصلہ ساڑھے تین فی صد کا ہوا تھا۔ ۱۹۷۲ء سے ۱۹۸۳ء تک جناب چیئرمین! اس وقت آپ بھی کابینہ کے رکن تھے۔ جب ۱۹۸۳ء میں دوبارہ یہ

کابینہ کے پاس آیا اور کابینہ نے پھر دس سال کے لئے اسی آبادی کی بنیاد پر اس کے جاری رکھنے کی اجازت دی۔ اب چونکہ ایک نئی منتخب حکومت ہو کر آگئی ہے تو اس پر کابینہ میں دوبارہ غور کیا جا سکتا ہے۔

OFFICERS DOMICILED IN BALUCHISTAN AND PROMOTED FROM BPS 17 TO 18

57. ***Nawabzada Jahangir Shah Jogizai**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of officers, domiciled in Baluchistan, who have been promoted from BPS 17 to 18 in the Federal Government from July, 1972 to May, 1985?

Dr. Mahbubul Haq (Answered by Mr. Saleem Saifullah Khan): Since promotion from BPS 17 to 18 is on seniority-*cum*-fitness, the record pertaining to promotion does not indicate domicile. The requisite information is therefore being collected from all Ministries/Divisions, their attached departments and subordinate offices. It will be submitted to the Senate after it has been collected.

QUOTA OF BALUCHISTAN IN FEDERAL SERVICES

58. **Syed Muhammad Fazal Agha**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the quota of Baluchistan in the services of the Federal Government, including foreign services and the autonomous bodies/corporations under it;

(b) whether Baluchistan is fully represented according to its quota in the services of the Federal Government and the Corporations under it;

(c) the names of officers in BPS 17 and above appointed against the quota of Baluchistan in the Federal Government and the Corporations under it during the last seven years, indicating also their places of domicile in the province;

[Engineer Syed Muhammad Fazal Agha]

(d) if reply to part (b) be in the negative, the reasons therefor; and

(e) the procedure for recruitment to posts in the quota of Baluchistan?

Dr. Mahbubul Haq (Answered by Mr. Saleem Saifullah Khan): (a) The quota for Baluchistan in the services of the Federal Government is 3.5%. The quota for vacancies in the autonomous bodies/corporations in pay scales which match BPS 17 and above is also 3.5%.

(b) No.

(c) The names of officers in BPS 17 and above appointed against the quota of Baluchistan in the All-Pakistan Unified Grades in the Federal Government during the last seven years are annexed. Their exact place of domicile is not readily available and will be submitted later. Similar information about other occupational groups/cadres and corporations is being collected from each Ministry/Division and will be submitted to the Senate when it become available.

(d) The reasons are as follows:—

(i) The quota is applicable to direct recruitment only.

(ii) It has been enforced only from 1973 onwards.

(e) Vacancies which are filled on All-Pakistan basis are advertised in the newspapers and quota for Baluchistan is indicated in the advertisement.

Annexure

NAMES OF OFFICERS IN PAY SCALE 17 AND ABOVE APPOINTED AGAINST THE QUOTA OF BALUCHISTAN IN THE FEDERAL GOVERNMENT DURING THE LAST 7 YEARS

S.No.	Name of officer	Designation	Date of Appointment
	DISTRICT MANAGEMENT GROUP		
1.	Mr. Ahmed Bakhsh Lehri.	A.C., Dalbandin.	5-4-1980
2.	Mr. Munir Ahmad.	Attached with Commissioner, Kalat.	15-12-1980
3.	Capt. Qayyum Nazar.	A. C., Trubat.	31-12-1980
4.	Capt. M. Younus Durrani.	Attached with Commissioner, Sibi.	4-11-1981
5.	Capt. Agha Nadeem.	,, ,, ,,	4-11-1981
6.	Mr. M. Usman Ali.	Attached with Commissioner, Quetta.	3-10-1982
7.	Capt. (Retd.) M. Ali Khan.	A.C. (under training)	23-10-1983
8.	Mr. Ali Zaheer Hazara.	A. C. (under training)	2-10-1983
9.	Pir Bakhsh Khan Jamali.	A. C. (under training)	2-10-1983
10.	Mr. Khalid Mahmud.	A. C. (under training)	2-10-1983
11.	Syed Iqbal Anwar Kidwai.	A.C. (under training)	2-10-1983
12.	Mr. Arif Husain.	A.C. (under training)	2-10-1983
13.	Mr. Naseer Ahmad Rana.	A.C. (under training)	2-10-1983
14.	Mr. Tariq Rafiq.	A.C. (under training)	18-10-1984

POLICE GROUP

15.	Mr. Shariq Hasib Khan Bangalzai.	Asstt. District Officer. Frontier Constabulary, States & F.R. Division.	8-3-1978
16.	Mr. Hamid Zeb.	On training.	15-12-1980
17.	Mr. Riaz Ahmad.	Under training at Civil Services Academy.	2-10-1983
18.	Mr. Abid Husain Notkani.	,, ,, ,,	2-10-1983
19.	Mr. Khan Gul.	,, ,, ,,	2-10-1983

OFFICE MANAGEMENT GROUP

20.	Mr. Inayat Ali.	Section Officer, Ministry of Water & Power.	1-11-1977
21.	Mr. Jamiluddin Qureshi.	Section Officer, Health Division.	1-11-1977
22.	Mr. Saeed Nawaz.	Civil Services Academy, Lahore.	3-12-1978
23.	Mr. Munir Ahmad.	Section Officer, Ministry of Finance.	29-3-1979
24.	Mr. Saeed Ahmad Khan.	Section Officer, Ministry of Commerce.	29-3-1979
25.	Mr. Ashfaq Ahmad.	Section Officer, Defence Division.	7-3-1985

سید محمد فضل آغا : جناب چیئرمین صاحب آپ کی اجازت سے عرض کرتا ہوں کہ جناب ایک پیر صاحب آئے اور انہوں نے لوگوں سے کہا کہ آپ لوگ میرے مرید بن جائیں۔ لوگوں نے کہا کہ جناب آپ کے نوایمان پر ہمیں شک ہے۔ آپ کے مرید کیا بنیں ؟ مسلم سیف اللہ صاحب نے بڑی خوبصورتی سے کہا کہ ڈھائی فی صد یا ساڑھے تین فیصد یا جو بھی پرسنٹیج ہے لیکن میرے سوال میں جو اصل پرسنٹیج کو satisfy کرنے کی بات تھی کہ ڈومیسائل کی جگہ بنائی جائے کہ آیا وہ ہمارے لوگ ہیں جو اس پرسنٹیج کے مطابق ہیں۔ یہ تمام سوالات ہیں اس بات سے جان چھڑانے رہتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ بعد میں ہم انفارمیشن اکٹھی کریں گے اور آپ کو بتایا جائے گا۔ اب ۲ مہینے پہلے میں نے سوال بھیجا ہے ۲ مہینے تک بھی ہمیں جواب نہیں دے سکے۔ کہ آیا وہ ہمارے لوگ ہیں یا نہیں ہیں؟ اب ہماری گزارش یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو پتہ ہے بلوچستان بہت پسماندہ ہے اور ہماری نمائندگی نہ ایک فی صد کے حساب سے ہو رہی ہے نہ تین فی صد کے حساب سے ہو رہی ہے نہ ۵ فی صد کے حساب سے۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ جو ہمارے لوگ وہاں سن آف دی سائل ہیں ان کے نام بتائے جائیں تاکہ ہم آگے جا کر لوگوں کو مطمئن کر سکیں کہ بھئی آپ کو نمائندگی مل رہی ہے۔ اس وقت بلوچستان میں لوگ بھی رو رہے ہیں اور چلا رہے ہیں کہ ہماری نمائندگی صحیح نہیں ہو رہی ہے جو اس جواب میں انہوں نے مجھے مہیا نہیں کی ہے۔ وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ کب تک مجھے یہ لسٹ دیں گے کہ تین فیصد کے حساب سے یا دو فیصد کے حساب سے یا ایک فیصد کے حساب سے ہمارے کتنے لوگ ہیں۔

جناب دوسری عرض یہ ہے کہ جیسے بار بار پرسنٹیج کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہمارا یہ پاکستان ایک فیڈرل یونٹ ہے ایک جائنٹ فیملی سسٹم ہے اگر کسی بھی وجہ سے ہم پسماندہ رہ گئے ہیں ہم اپنے باقی بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ صرف پرسنٹیج کے حساب سے ہمارے ساتھ برتاؤ نہ کیا جائے بلکہ ہماری پسماندگی اور مجبوری کو مدنظر رکھ کر کچھ ہمیں زیادہ مدد دی جائے۔ چہ جائیکہ ہمیں اپنی پرسنٹیج کا بھی پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کتنی ہے ؟

جناب ارشاد محمد خان : جناب والا ! یہ سوال و جواب کا کوئی نیا طریق کار مجھے معلوم ہوا ہے categorical statements کی اجازت آپ نے دیدی ہے، وقت ضائع ہو رہا ہے۔ یہ صرف ان سوالات اور جوابات تک محدود رکھا جائے جو اصل سوال سے پیدا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کا ارشاد بالکل صحیح ہے لیکن کل بھی میں نے کہا تھا کہ اگر صرف رولز کو سختی سے فالو کیا جائے تو بہت ساری چیزیں شاید نہ ہو سکیں۔ سید صاحب پہلی دفعہ ہی بلوچستان کے متعلق اٹھے تھے تو میں نے صرف ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ان کو اجازت دی ہے۔ اس کے علاوہ بلوچستان کا ایک جائز مسئلہ ہے جو کہ سب کو agitate کر رہا ہے سلیم صاحب آپ کا جواب ان کے سوال کے متعلق صرف ڈومیسائل کی حد تک محدود ہونا چاہیئے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: ڈومیسائل کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہیں پر کسی کی پیدائش ہو۔ آپ کو اس سے زیادہ علم ہے اور اکثر اراکین سینیٹ کو بھی یہ علم ہو گا کہ اگر آپ وہاں پر جا کر آباد ہو جائیں اور وہاں پر اور بھی شرائط اگر پورا کریں تو آپ اس خاص صوبے کا ڈومیسائل حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے یہ سوال کیا ہے جناب! کہ جو صوبے کا پیدائشی ہو اور اس کو بائی برتھ کیا جائے تو اس لئے میں صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قسم کی کوئی پالیسی نہیں ہے یا ہم آپ سے کوئی انفارمیشن چھپا رہے ہیں یا یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ بلوچستان کو اس کا حق نہ دیا جائے۔ وہ حق دیا جا رہا ہے اور دیا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اس سے زیادہ دیا جائے گا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ انفارمیشن اس طریقے سے حاصل کرنے کے لئے انہوں نے پہلی مرتبہ کہا ہے کہ بائی برتھ، ہمیں بتا دیجیئے تو وہ اکٹھی کر کے ہم سرکولیٹ کریں گے۔ میں صرف یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ پہلی مرتبہ بلوچستان کی تاریخ میں بلوچستان کا ایک افسر وہاں چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے جو کہ موجودہ جونیجو صاحب کی حکومت نے کیا ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ سلیم صاحب

سید محمد فضل آغا: جناب میں نے بائی برتھ نہیں پوچھا صرف ڈومیسائل کی جگہ معلوم کی ہے کہ وہ لوگ جو ہمارے بھائی ہیں جو ہمارے ہاں ڈومیسائلڈ ہیں یا مقامی باشندے ہیں۔ ان کے نام ہمیں بتائے جائیں۔ وہاں ڈومیسائلڈ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ وزیر صاحب نے شاید سوال کو صحیح نہیں پڑھا۔ میں نے ڈومیسائل کی جگہ کا پوچھا ہے۔ ڈومیسائل سے ہمیں کوئی dispute نہیں ہے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب والا! میں یہ جواب دے چکا ہوں کہ بلوچستان سے کتنے لوگ ہیں۔ یہ پہلے یا دوسرے سوال میں عرض کر چکا ہوں کہ تعداد کیا ہے یہ بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ کوٹہ کیا ہے۔ ساڑھے تین فیصد ہے۔ انہوں نے نیم خود مختار کارپوریشنوں کے متعلق پوچھا ہے اس کے متعلق بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ وہ ساڑھے تین فیصد ہے جہاں تک اس وقت تناسب ہے وہ بھی میں عرض کر چکا ہوں کہ اڑھائی فیصد جن کا ڈومیسائل بلوچستان سے ہے وہ اس سروس میں ہیں تو یہ اعداد و شمار تو میں دے چکا ہوں۔

سید محمد فضل آغا: مجھے یہ چاہیئے کہ یہ جو ساڑھے تین فیصد کوٹہ ہے اسکے against کن کن لوگوں کو لگایا گیا ہے۔ ان کے ڈومیسائل کی جگہ کہاں ہے؟ آپ نے جن کو رکھا ہے اس میں ابہام تو یہ ہے کہ ہمارا ڈومیسائل نہیں ہے وہ کہیں اور جگہ کا ڈومیسائل ہے۔

جناب چیئرمین: یہی تو انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساڑھے تین فیصد کوٹہ ہے۔ اس کے برخلاف جو موجودہ آدمی کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد اڑھائی فیصد ہے۔

سید محمد فضل آغا: جناب میری یہ درخواست ہے کہ میری مطلوبہ انفارمیشن کس تاریخ تک مجھے مہیا کر دیں گے کہ بلوچستان میں کونسے ڈومیسائل کی بناء پر سات سال میں انہوں نے سروس میں لوگوں کو رکھا ہے؟

جناب چیئرمین: میں نہیں سمجھا۔ ۔ ۔

سید محمد فضل آغا: سر، میرے سوال کی انفارمیشن یہ ہے کہ پچھلے سات سال میں بلوچستان کے لوکل یا ڈومیسائلڈ کو اس کوٹے کے مطابق رکھا ہے۔ ان کے کیا نام ہیں اور بلوچستان کے کونسے ضلع کا ڈومیسائل ہے۔ بلوچستان کے متعلق میرا یہ سوال ہے۔ کن تاریخوں کو رکھے ہیں۔ یہ مجھے بتائیں؟

جناب سلیم سیف اللہ خان: آپ کا جو سوال نمبر ۵۸ ہے اس میں آپ نے پچھلے سات سال کے بارے میں پوچھا ہے اور میں نے جواب بھی دیا ہے۔

We will collect it and submit it to the Senate. Inshallah in the next session we will submit this information.

Mr. Chairman: Next Question No. 59.

PRE-PUBLICATION CENSORSHIP

59. ***Malik Muhammad Ali Khan**: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) the number of those newspapers in the country, on which censorship before publication has been imposed ; and

(b) whether self-censorship is also in force or not ?

Mr. Hamid Nasir Chatta: (a) Currently only daily 'Aman' and weekly 'Miyar' Karachi are under pre-publication censorship.

(b) Yes self-censorship is also inforce.

ملک محمد علی خان: ضمنی سوال۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھتا ہوں کہ ان تین اخبارون کے ساتھ یہ خاص سلوک کیوں کیا جا رہا ہے؟

Mr. Hamid Nasir Chatta: I am talking about two newspapers, one is daily 'Aman' and the other is weekly 'Miyar'. The pre-censorship was imposed by the Provincial Government and they have informed us that this was imposed because these newspapers were not following the principles of self-censorship

ملک محمد علی خان: جناب والا! حکومت نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ پریس پر پابندی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب تک ختم کی جائے گی؟

Mr. Hamid Nasir Chatta: Mr. Chairman, this is the position on paper that self-censorship is imposed, but I have instructed my Ministry, Sir, and I have announced in public that there are no restrictions on the Press whatsoever. The paper position were also to be rectified as soon as the Martial Law is lifted. However, Sir, as regards these two newspapers upon which pre-censorship has been imposed, we are in touch with the Provincial Government and we hope that the matter will be resolved in the very near future.

قاضی حسین احمد: جناب والا! کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ روزنامہ 'امن' کو واقعی مشورہ دیا گیا ہے یا پریس ایڈوائز دی گئی ہے کہ وہ مارشل لاء کو ہٹانے یا ۱۹۷۳ء کے دستور کی بحالی کے بارے میں کوئی خبر نہ چھاپے؟

Mr. Hamid Nasir Chatta: I am not aware of any such instruction Sir.

مولانا کوثر نیازی: کیا فاضل وزیر اپنے اس بیان کے ذریعے یہ اعتراف کر رہے ہیں کہ مارشل لاء کے ہوتے ہوئے سویلین وزراء کوئی کام نہیں کر سکتے ؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس سے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔

Mr. Hamid Nasir Chatta: Sir, I will like to answer this one. It is not a question of the Martial Law or the Civil Government. It is a question of provincial autonomy. This pre-censorship was imposed by the Provincial Government of Sind and as such the Federal Government is in touch with them, but we must remember, Sir, that this is a provincial subject.

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں کسی controversy میں نہیں الجھنا چاہتا۔ فاضل وزیر نے یہ کہا ہے کہ جب مارشل لاء اٹھا لیا جائے گا۔ تو یہ پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس سوال سے یہ ضمنی سوال نہیں پیدا ہوتا۔ اور آپ کا جو سوال ہے اس پر کل وزیر اعظم صاحب نے تفصیلاً کہا تھا کہ مارشل لاء کی موجودگی میں سویلین گورنمنٹ مؤثر طور پہ کام نہیں کر سکتی۔ اب وزیر اعظم صاحب نے جب خود یہ اعلان کیا ہے تو کسی اور وزیر سے آپ کو پوچھنے کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: بس آپ نے بھی تصدیق کر دی، بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: کل پرائم منسٹر نے آپ کے سامنے ہی کہا تھا اور آج تمام اخبار اس سے بھرے پڑے ہیں۔ تو یہ ہم سب کو علم ہونا چاہیئے۔ تو پھر وہ سوال کا موضوع نہیں بنتا۔ اگلا سوال نمبر-۲

FEDERAL GOVERNMENT OFFICERS (BS-17) POSTED WITH PROVINCIAL GOVERNMENTS

60. ***Malik Muhammad Ali Khan**: Will the Minister for In-charge of Establishment Division be pleased to state :

(a) the number of Federal Government officers in B-17 and above who are at present holding posts in the provinces ;

(b) whether it is a fact that the majority of the Defence Service personnel posted with Provincial Governments belong to only two Provinces of the country ; and

(c) whether it is further a fact that officers of the Defence Services have been appointed to Civil posts in all the four provinces?

Dr. Mahbubul Haq (The answer was read by Mr. Salim Saifullah Khan): (a) The number is 649 for the Occupational Groups namely Secretariat Group, District Management Group, Police Group and Office Management Group, administered by the Establishment Division.

The requisite information about other Occupational Groups/ cadres will be collected from the various Ministries/Divisions and submitted to the Senate when available.

(b) There are 41 officers from Punjab, 17 from Baluchistan, 16 from NWFP and 7 from Sind.

(c) Yes.

POINT OF ORDER *RE:* ANSWERING QUESTION BY ANOTHER MINISTER

Mr. Hasan A. Shaikh: Point of Order. Should the question be answered by another Minister when concerned Minister is present.

Mr. Chairman: I think the answer can be given by any Minister. It is not necessary under the rules.

Mr. Hasan A. Shaikh: The anwer is printed in the name of Dr. Mahbubul Haq.

Mr. Chairman: He has just arrived from abroad and he may not be ready to answer. But there is no bar on any Minister replying on behalf of any other Minister. I think this is the old parliamentary practice and you know this procedure better than I know.

Dr. Mahbubul Haq: I shall certainly be glad to answer the question if the Member so desires, if you would like me to read out the answer. (The Question was read by Dr. Mahbubul Haq).

ملک محمد علی خان: ضمنی سوال۔ جناب چیئرمین ایس آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ کیا اس سوال کے جواب کے لئے وقت کا تعین فرما سکیں گے ؟

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: He wants to know the time by which this information would be available.

Dr. Mahbubul Haq: I think we will be able to give it by the time of the next session. It will not be too long to collect the information.

Mr. Hasan A. Shaikh: Why was it considered necessary to induct officers of Defence Services into the Civil Services ?

Dr. Mahbubul Haq: There is a settled policy of the Government that we have been inducting some officers from the Defence Services to the Government. This is both to see that some of the gaps were filled in as well as to ensure that those who are in the Defence Services and have the necessary qualifications and the talent are also given a chance to serve the country.

Mr. Ahmed Mian Soomro: I would like to know whether after joining in the Civil Service they also retain their position in the Defence?

Dr. Mahbubul Haq: So far as I am aware they do not retain that in the Defence but I will have to make sure about it.

جناب چیئرمین: میرے خیال میں دونوں طریقے ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات ایک آفیسر کی سروسز requisition کی جاتی ہیں اس کو ڈیپوٹیشن کہتے ہیں۔ ڈیپوٹیشن کیس میں دونوں سائڈ پر ڈیفنس میں بھی اس کا Lien ہوگا اور سول سائڈ پر بھی وہ کام کرے گا۔ لیکن جو ریٹائر ہو کر ری ایمپلائے ہوتے ہیں وہاں پر پھر یہ نہیں ہوتا۔ ڈیپوٹیشن صرف ڈیفنس اور سول کے درمیان نہیں ہے۔ ڈیپوٹیشن محکموں اور محکموں کے درمیان بھی ہے۔ کوئی آدمی ریلوے سے آسکتا ہے، انکم ٹیکس میں جا سکتا ہے۔ انکم ٹیکس کا آدمی ڈیپوٹیشن پر کسی اور میں جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں صحیح جواب غالباً وہی ہو گا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب یہ معلوم کر کے آپ کو یا سینٹ کو اطلاع دے دینگے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, your experience is so wide I cannot question that but I think the inducting of defence services personnel to Civil Services would mean that there is nobody available in the Civil Services to hold that post. Was that considered necessary? This was my question.

Dr. Mahbubul Haq: I think, as the Chairman has very helpfully explained, there are two types of induction. One is after retirement. The Defence Services personnel retire rather earlier normally around 45 and there is still a lot of productive life to live. And if they can serve their country according to the qualifications this is a chance that they are given. In that case I think the Chairman is correct that they do not retain their lien in the Defence Services. The other is a scheme by which five to ten young officers are being inducted into this group. I do not have, at the moment, full details of this but I shall be glad to provide this to the Senate if separate question is raised.

Mr. Chairman: Thank you very much.

Mr. Hasan A. Shaikh: Will the Minister kindly consider, restricting Civil Services to civil servants only ?

Dr. Mahbubul Haq: Let me say the same thing here as I said in the National Assembly when a similar question was raised them. The fact that some people have served in the Armed Forces does not mean that they cease to be the citizens of this country. We shall certainly consider the sentiments of the honourable Member but I think that it is neither a vice nor a crime that these people are inducted into the Civil Services.

Mr. Hasan A. Shaikh: How long this policy is going to be continued? Will this policy continue even after the Martial Law?

Dr. Mahbubul Haq: It is not they policy associated with the Martial Law. The policy will continue naturally as long as the Government has reviewed and changed it

جناب چیئرمین:- اس کا جواب آ گیا ہے اور سوالات بھی تین سے کہیں زیادہ ہو چکے ہیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: جناب والا! کوئی بھی سروس ۱۷ اسکیل سے اوپر ہو تو اسے سروس کمیشن کے ذریعے سے پُر کیا جاتا ہے۔ مگر ملٹری سروس میں جب آفیسر آتے ہیں وہ کمیشن کے ذریعے سے نہیں آتے۔ یہ طریقہ کیوں اختیار کیا گیا ہے؟

Dr. Mahbubul Haq: Sir, there is a very established system for this induction. There is a high powered committee under the Minister of Interior with the Secretary Establishment, Secretary Defence who screened these candidates and, as such, while they do not come *via* F.P.S.C., they come *via* selection criteria that are laid down by this Selection Board.

POLITICAL PRISONERS

61. ***Malik Muhammad Ali Khan**: Will the Minister for Interior be pleased to state the number of political prisoners, in the country at present, detained at the instance of the Federal Government ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : *Nil*.

ایک معزز رکن : میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ رسول بخش پلیجو کو کس نے قید کیا ہے؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں انہوں نے پہلے ایکسپلین کر دیا تھا جو پہلے سوال تھا۔ انہی کے سلسلے میں انہوں نے صوبائی حکومت کا حوالہ دیا تھا اور انہوں نے ایک تفصیلی بیان بھی دیا تھا کہ وہ صوبائی حکومت سے یہ معاملہ دوبارہ اس کی رہائی کا لے رہے ہیں۔ تو ان کی اس وضاحت کے بعد میرے خیال میں مزید وضاحت کی ضرورت تو نظر نہیں آتی۔

جناب محمد علی خان : کیا وزیر موصوف یہ بتانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ سیاسی قیدی غیر ذی عقول ہیں یا ذی عقول ؟

جناب چیئرمین : میرے خیال میں ذرا آپ اس کو ٹرانسلیٹ بھی کر دیں صحیح اُردو میں۔

جناب محمد علی خان : یعنی بالفاظ دیگر یہ سیاسی قیدی انسان ہیں یا نباتات اور جمادات ہیں کیونکہ ان کے لئے اُردو میں لفظ "کچھ نہیں" کا استعمال ہوا ہے۔ "کچھ" عموماً غیر ذی عقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، انسانوں کے لئے استعمال نہیں ہوتا۔ انسانوں کے لئے "کوئی نہیں" جواب آنا چاہیے تھا۔

جناب چیئرمین : یہ میرے خیال میں وزیر صاحب کی غلطی نہیں ہے، ٹرانسلیٹر کی غلطی ہے یا آپ ہماری ہی غلطی سمجھیں۔ انہوں نے جواب انگریزی میں nil دیا ہے اور وہ ذی عقول اور غیر ذی عقول دونوں کے لئے اپلائی کرتا ہے۔ اگلا سوال !

PROVINCE-WISE NUMBER OF OFFICERS BS-17 TO 21 IN ISLAMABAD ADMINISTRATION

62. ***Muhammad Ibrahim Reki Baluch**: Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the names of officers in BPS 17 to 21 and their respective provinces of domicile, serving in the Islamabad Administration; and

1	2	3	4	5
	LOCAL GOVT. AND RURAL DEV. DEPTT.			
25.	Raja Abdul Hameed	17	Assistant Director.	Punjab.
26.	Mr. Abdul Quddus Malik.	17	Project Manager.	Punjab.
27.	Malik Mohd. Hasan.	17	Project Manager.	Punjab.

PROVINCE-WISE NUMBER OF OFFICERS BS. 17 TO 21 IN ISLAMABAD ADMINISTRATION

1	2	3	4	5
	AGRICULTURE DEPARTMENT			
28.	Syed Abbas Hussain.	17	Assistant Director.	Punjab.
	LABOUR DEPARTMENT			
29.	Mr. Mohammad Daud.	17	Assistant Director	Punjab.
	LIVE STOCK AND DAIRY DEV. DEPTT.			
30.	Dr. Shaukat Ali Bhatti.	17	Veterinary Officer.	Punjab.
31.	Dr. Abdul Qadeer.	17	Veterinary Officer.	Punjab.
32.	Dr. Mohammad Asim Jah.	17	Veterinary Officer.	Punjab.
	SOIL CONSERVATION DEPTT.			
33.	Mr. Mohammad Arshad Khan.	17	Assistant Engineer.	Punjab.
	OFFICE OF THE DISTRICT ATTORNEY			
34.	Mr. Zulfiqar Ahmad.	18	District Attorney.	Punjab.
35.	Mr. Asghar Hussain Shah.	17	Dy. District Attorney.	Punjab.

Annexure B

NAMES OF OFFICERS IN BPS 17 TO 21 AND THEIR RESPECTIVE PROVINCES OF DOMICILE SERVING IN ISLAMABAD POLICE

S. No.	Name	BPS	Designation	Province of Domicile
1.	Mr. Mohammad Nawaz Malik	20	I.G. Police	Punjab.
2.	Mr. M. Riffat Pasha	18	A.I.G. Police	Punjab.
3.	Mr. Shaukat Javed.	18	S.P. Islamabad.	Punjab.
4.	Mr. Ejaz Hussain Malik.	18	S.P. (HQ) Islamabad.	Punjab.
5.	Mr. Abdul Qayyum.	17	PDSP	Punjab.
6.	Mr. Nasir Nawaz.	17	DSP	Punjab.
7.	Mr. Muhammad Nawaz Mehr.	17	DSP	Punjab.
8.	Mr. Riaz Iqbal Qureshi.	17	DSP	Punjab.
9.	Mr. Haq Nawaz Kiani.	17	DSP	Punjab.
10.	Mr. Mohd Akhtar Butter.	17	DSP	Punjab.
11.	Mr. Mohd. Usman Khan	17	DSP	Punjab.
12.	Mr. Reza Ahmad Khan	17	DSP	Punjab.
13.	Mr. Mohd. Babar Ghaznavi	17	DSP	Punjab.
14.	Mr. Waseem Afzal Khan.	17	ASP	N.W.F.P.
15.	Mr. Mohammad Nawaz.	17	DSP	Punjab.
16.	Mr. Amir Hamza Mehsud.	17	ASP	FATA.
17.	Mr. Haji Mohd. Nawaz.	17	DSP	Punjab.
18.	Mr. Mohd. Sharif Khan.	17	DSP	Punjab.
19.	Mr. Mohd. Usman Malik.	17	Acctt. Officer.	Punjab.

An honourable Member: There is no one from Sind posted in the Islamabad. Are Sindis unfit for it ?

جناب محمد اسلم خان خٹک: اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں "ہسٹیری آف دی کیس" بیان کردوں۔ ممبر صاحب کو تمام واقعات کا پتہ لگ جائے گا۔

جناب چیئرمین: بیان فرما دیں

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: The Federal Capital Territory was administered on an agency basis by the Provincial Government of West Pakistan initially and the Punjab Government subsequently. In July 1980, the territory was separated from Rawalpindi District and a full-fledged district administration was installed. Although it continued to be controlled by the Punjab Government, this arrangement was considered inadequate. And on 1st January 1981, the administration of the Federal Capital was assumed by the Federal Government. The Islamabad Capital Territory Order 1980, (Presidential Order 18 of 1980) invests the office of the Administrator with all the powers of a Provincial Government. However, at the time of creation of the Islamabad Capital territory, the services of all officials of the Punjab Government were placed at the disposal of the newly created Islamabad Administration including Police Department. And these officials are treated as deputationist. Subsequently, officers from regularly constituted group, District Management, Secretariat Group and Police Group have been transferred for posting with the Administration of Islamabad by the Establishment Division. Moreover, efforts are underway to give adequate proportionate representation to provinces (other than Punjab) of N.W.F.P. and Baluchistan which are under-represented at this stage. So, we are gradually replacing these officers with the officers from the Provinces where their quota is less.

جناب چیئرمین: یہ انتظام جو وزیر صاحب نے فرمایا ہے یہ ابھی ہوا ہے اس کو ابھی اتنا عرصہ نہیں ہوا۔

ایک معزز رکن: کتنا عرصہ ہوا ہے جناب؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں شاید ایک سال ہوا ہے۔

معزز رکن: ایک سال میں ادھر سندھ سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

جناب چیئرمین: جو آدمی وہاں پر موجود ہو تو اس کا کیا ہوگا۔ اس کو نکال کر پھر وہاں سے لانا پڑے گا۔ میرے خیال میں ان معاملات میں ذرا فراخدلی سے کام لینا چاہیئے۔

ایک معزز رکن: اپنا حق مانگنا یا نہ مانگنا اگر فراخدلی ہے . . . .

جناب چیئرمین: آپ کا حق مانگنا بالکل صحیح ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک نے بصد رضا اور خلوص نیت سے سندھ کی قیادت پورے ملک پر accept کر لی ہے تو یہ تو ایک معمولی سی چیز ہے۔ اس میں ضرور ان کو حصہ دیا جائے گا۔

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: I assure the Member that the quota of Sind will definitely be considered and it is being done. There is a difficulty that normally a man does not like to be uprooted from his own province and posted here, unless he gets a substantial promotion. Anyhow I assure the Member that the quota from the minority Provinces is definitely under consideration.

ایک معزز رکن: سر اس میں ہمارے صوبہ بلوچستان کا ایک ہی آدمی ہے۔ کیا یہ بلوچستان کے ۲ پوائنٹ کچھ کوٹے کو پورا کر لیتا ہے؟

جناب چیئرمین: جو انہوں نے سندھ کے متعلق فرمایا ہے وہ بلوچستان پر بھی اپلائی کرتا ہے سب صوبوں کا کوٹہ بحال کیا جائے گا۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ باقی سوالات پڑھے گئے تصور کئے جائیں گے۔

میر نبی بخش زہری: جناب میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو سوالات آپ صبح کے وقت تکمیل کرتے ہیں اگر ہمیں یہ شام کو مل جائیں تو بہتر ہو گا تاکہ ہم سٹڈی کر سکیں۔ اس کا آج اثر یہ ہوا کہ اکثر ممبر صاحبان پورے طریقے سے ضمنی سوالات میں حصہ نہیں لے سکے۔ میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ سوالات ہمیں شام کو بھیج دیا کریں تاکہ ہم تیار ہو کر آیا کریں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا فرمانا صحیح ہے اور مجھے بھی یہی شکایت ہے۔ یعنی آج سویرے میں نے بھی اپنے سیکرٹریٹ سے یہی شکایت کی تھی۔ سوالات تو میں نے دیکھے تھے کیونکہ میں نے ایڈمٹ کئے ہیں لیکن جہاں تک جوابات کا تعلق ہے اگرچہ یہ پہلے سے پرنٹ ہوتے ہیں لیکن جب تک یہ ہاؤس میں ریز نہیں ہوتے اور ان کا جواب نہیں دیا جاتا۔ یہ سیکرٹ ہوتے ہیں چنانچہ اس مفروضے پر کہ آپ وہ سیکرٹ رکھیں گے، اس کو ڈسکلوز نہیں کریں گے، سپلائی کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ ترجمے اور پرنٹنگ کے لئے ان انتظامات پر depend کرتا ہے جو ہمارے سیکرٹریٹ میں مجھے بتایا گیا ہے کہ رات نو بجے کے بعد ہی پرنٹ ہو سکتے ہیں۔ تو اگر ممبران چاہتے ہیں تو اس وقت ان کو مل سکتے ہیں۔

میر نبی بخش زہری: جناب والا! ہمارے ایڈریس موجود ہیں۔ اگر دس بجے ملیں گیارہ بجے ملیں بارہ بجے ملیں تو ہماری یہ ممبر کے طور پر ڈیوٹی ہے اور ہم اپنا رات کا ٹائم جو کہ خوشگوار ہوتا ہے وہ بھی ہم دیں گے۔

جناب چیئرمین: کوشش کرتے ہیں کہ یہی ہو جائے۔ وقفہ سوالات ختم۔

BANNU MIRAN SHAH ROAD

†63. ***Malik Sadullah Khan Darpokhel**: Will the Minister for State and Frontier Region be pleased to state:

(a) date of commencement of extension, repairs and maintenance of the Bannu-Miran Shah road;

(b) when is the satisfactory completion of work expected; and

(c) whether it is a fact that no tenders were invited for the said work, if so, the reasons thereof?

Syed Qasim Shah : Information in question is not available in this Division and has been called from the Provincial Government. A reply will be placed on the table of the house as soon as the information is received from the Provincial Government.

PAKISTANI MISSIONS AND PRESS ATTACHES

64. ***Maulana Sami-ul-Haq** : Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) the names of Pakistani Missions abroad where press attaches are posted;

(b) the names and other particulars of these Attaches, and the number and names of those amongst them who belong to the NWFP; and

(c) whether any quota has been fixed for recruitment as Press Attaches for the Tribal Areas, if so, the extent of the quota and the number and details of said officers working against it?

Mr. Hamid Nasir Chatta: (a) A statement showing the required information is attached (Annexure I).

---

†Question Hour being over, the remaining starred questions No. 63 to 73 and their replies were placed on the table of the House.

[Mr. Hamid Nasir Chatta]

(b) A statement giving the particulars of the Press Attaches is attached (Annexure-II). Out of 24 officers in position, two belong to N.W.F.P.

(c) No quota has been fixed for recruitment to the post of Press Attaches in Pak Missions abroad.

Annexure I

STATEMENT SHOWING THE NAMES OF PAKISTAN MISSIONS ABROAD WHERE PRESS ATTACHES ARE POSTED

1.	Embassy of Pakistan	London.
2.	Embassy of Pakistan	Washington.
3.	Embassy of Pakistan	New Delhi.
4.	Embassy of Pakistan	Dhaka.
5.	Embassy of Pakistan	Paris.
6.	Embassy of Pakistan	Cairo.
7.	Embassy of Pakistan	Tehran.
8.	Embassy of Pakistan	Jeddha/Riyadh.
9.	Embassy of Pakistan	Badgodesberg.
10.	Embassy of Pakistan	Tokyo.
11.	Embassy of Pakistan	Ottawa.
12.	Embassy of Pakistan	Canberra.
13.	Embassy of Pakistan	Kuwait.
14.	Embassy of Pakistan	Abu Dhabi.
15.	Embassy of Pakistan	Ankara.
16.	Embassy of Pakistan	Colombo.
17.	Embassy of Pakistan	Kuala Lumpur.
18.	Embassy of Pakistan	Jakarta.
19.	Embassy of Pakistan	Beijing.
20.	Embassy of Pakistan	Nairobi.
21.	Pakistan Mission to the United Nations	New York.
22.	Consulate General of Pakistan	Hong Kong.

Annexure II

LIST OF PRESS OFFICERS SERVING ABROAD AND THEIR PROVINCE OF DOMICILE

S. No.	Name	Designation	Station	Province of Domicile
1.	Mr. Qutubuddin Aziz	Minister (Information)	London	Sind
2.	Mr. M.H. Askari	Do.	New Deli	Sind
3.	Mr. M.I. Butt	Do.	Washington	Sind
4.	Mr. Mohammad Tayyab	Press Counsellor	Bonn	Sind
5.	Mr. Tariq Imam	Press Attache	Canberra	Sind
6.	Mr. A.R. Bughio	Press Attache	Abu Dhabi	Sind
7.	Mr. Ishrat Ali Shaikh	Press Attache	Colombo	Sind
8.	Mr. Fazal Ahmad Mughal	Press Attache	Jakarta	Sind
9.	Kh. Ijaz Sarwar	Press Counsellor	Paris	Baluchistan
10.	Mr. Habibur Rehman	Press Attache	Beijing	Baluchistan
11.	Mr. Surat Khan Marri	Press Attache	Nairobi	Baluchistan
12.	Mian Shafiuddin	Press Attache	Ottawa	N.W.F.P.
13.	Mr. Mohammad Saleem	Asstt. Press Attache	Washington	N.W.F.P.
14.	Mr. Akhtar Sharif Kanwar	Press Counsellor	Cairo	Punjab
15.	Vacant	Press Counsellor	Dhaka	Punjab
16.	Mr. Mohammad Abbas	Press Counsellor	Tehran	Punjab
17.	Mr. M.A. Latif Ulfat	Press Counsellor	Riyadha	Punjab
18.	Mr. Fazlur Rehman	Press Attache	Ankara	Punjab
19.	Mr. Mansoor Suhail	Press Attache	New York	Punjab
20.	Mr. Kamran Ali Khan	Press Attache	Tokyo	Punjab
21.	Mr. Azizur Rehman Gondal	Press Attache	Kuwait	Punjab
22.	Mr. Mohammad Wakeel Malik	Press Attache	Kuala Lumpur	Punjab
23.	Mr. Mohammad Akram Shaheedi	Press Attache	London	Punjab
24.	Mr. Ashfaq Ahmad Gondal	Press Attache	New Delhi	Punjab
25.	Mr. A.S. Abbasi	Press Attache	Hong Kong	Punjab

BAN ON PUBLICATION OF OBSCENE LITERATURE

65. ***Maulana Sami-ul-Haq** : Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether there is any ban imposed by the Government on the publication of obscene and objectionable literature and literature against the ideology and integrity of Pakistan; and

(b) If the answer in (a) above is in the affirmative give the details of such literature confiscated during the years 1983 to 1985?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) Publication of obscene literature is an offence under clauses (c) and (f), of Sub-section 1 of Section 24, West Pakistan Press and Publication Ordinance, 1963 and Section 292 Pakistan Penal Code. Similarly the publication of literature againt the ideology and integrity of Pakistan is also an offence under Section 24 (i) (h) of the West Pakistan Press and Publication Ordinance, 1963 and Section 123A Pakistan Penal Code. Action against such objectionable literature is taken by the Provincial Governments.

(b) Details are as under :–

Year	Province	
1983	Punjab	1. Weekly "Mag" Karachi dated 26-8-82–1-9-1982 (Notification No. 3-11/H-SPL-III/82, dated 31-1-1983).
		2. Book entitled "Shab Rang" (Notification No. 1-17/H-SPL-III/83, dated 1-8-1983).
		3. Book entitled "Aurat" (Notification No. 1-4/H-SPL-III/83, dated 29-8-1983).
		پاکستان کا موجودہ قومی بحران اور اسکا حل
		4. Pamphlet, entitled

Year	Province	
		(Notification No. 4-3/H-SPL-III/83, dated 31-3-1983).
		5. Pamphlet "Kashmir Bulletin" dated March, 1983 (Notification No. 3-3/H-SPL-III/83, dated 23-6-1983).
		6. Book "The emergence of modern India" (Notification No. 1-29/H-SPL-III/82, dated 16-8-1983).
	Sind	1. Booklet entitled "At the Edge of the Body" [Notification No. 6/145-S.O. (Press) HD/82, dated 16-1-1983].
		2. Book entitled "Rehai" [Notification No. 6/33-S.O. (Press) HD/83, dated 4-5-1983].
		3. Urdu Fortnightly "Shahkar" for 6th to 20th June, 1983 [Notification No. 6/93-S.O. (Press) HD/83, dated 5-9-1983].
		4. Urdu magazine "Imran Digest" for August, 1983 [Notification No. 104-S.O. (Press) HD/83, dated 25-10-1983].
		5. Urdu monthly "Seep" Karachi for May/June, 83 [Notification No. 6/109-S.O. (Press) HD/83, dated 25-10-1983].
		6. Urdu monthly Digest "Alif Laila" for Sept. 83 [Notification No. 6/121 S.O. (Press) HD/83, dated 5-11-1983].
		7. Urdu monthly Digest "Pandharveen Sadi" for October 1982 [Notificatin No. 6/128–S.O. (Press) HD/83, dated 5-11-1983].

Year	Province		
		8.	Urdu monthly Digest "Nai Naslain" for Sept. 1983 [Notification No. 6/108 S.O. (Press) HD/83, dated 5-11-1983].
		9.	Urdu monthly "Mystery Magazine" for August 83 [Notification No. 6/122-S.O. (Press) HD/83, dated 6-11-1983].
		10.	Urdu monthly "Imran Digest" for November, 83 [Notification No. 6-104-S.O. (Press) HD/83, dated 27-11-1983].
		11.	Urdu monthly "Kiran" for November, 83 [Notification No. 6/143-S.O. (Press) HD/83, dated 1-12-1983].
		12.	Book entitled "Aurat" [Notification No. 6/103-S.O. (Press) HD/83, dated 17-12-1983].
	Baluchistan	13.	Urdu periodical entitled "Azad Baluchistan" for February and July/August, 1983 [Notification No. 6/143-S.O. (Press) HD/83, dated 15-9-83 and 27-9-1983].
	N.W.F.P.	1.	Pamphlet entitled "Statute of Pashtoon Social Democratic Party" [Notification No. 19/2-S.O.S-II (HD)/82, dated 4-4-1983].
		2.	Pashto magazine "Pakhtoon" [Notification No. 19/2-SOS-II (HD)/82, dated 13-6-1983].
	Islamabad Capital Territory.	1.	English weekly "Mag" Karachi dated 26-8-82, 1-9-82 [Notificatin No. 3 (9)/Home/82, dated 2-3-1983].

Year	Province	
		2. Chinese Language magazine entitled "H.K. Movie Weekly" [Notification No. 3(9)-Home/82, dated 26-6-1983].
1984	Punjab	1. Urdu monthly "Pakistan" for March/April, 84 (Notification No. 3-21/H-SPL-III/84, dated 22-8-1984).
		2. Book entitled "Musalli" (Notification No. 1-21/H-SPL-III/84, dated 17-9-1984).
		3. Calendar entitled "بابا آدم اور اماں حوّا" (Notification No. 4-11/H-SPL-III/84, dated 19-11-1984).
		4. Book entitled "موجودہ سیاسی صورتحال اور پاکستان مستقبل" (Notification No. 1-35/H-SPL-III/83, dated 1-1-1984).
		5. Booklet entitled "Sind Another Bangladesh" (Notification No. 1-10/H-SPL-III/84, dated 28-4-1984).
		6. Book entitled "مرد کی جنسی کوتاہیاں اور انکے اسباب با عمل" (Notification No. 6/147-S.O. (Press) HD/84, dated 4-11-1984).
		7. Urdu Book entitled "پاکستان میں اسلامی انقلاب کی ضرورت اور اس کا لائحہ عمل" [Notification No. 6/143-S.O. (Press) HD 84, dated 27-11-1984].

Year	Province	
		8. Monthly "Awam" London for July, 1984 [Notification No. 6/152-S.O. (Press) HD/84, dated 3-12-1984].
		9. Booklet entitled "Sind Another Bangladesh" [Notification No. 6/150-S.O. (Press) HD/83, dated 7-3-1984].
		10. Book entitled "موجودہ سیاسی صورت حال اور پاکستان کا مستقبل" [Notification No. 6/16-S.O. (Press) HD/84, dated, 18-4-1984].
	Baluchistan	1. Book entitled "موجودہ سیاسی صورتحال اور پاکستان کا مستقبل" [Notification No. H. Pol. 16(331)/73, dated 12-1-1984].
		2. Booklet entitled "Sind Another Bangladesh" [Notification No. H. Pol. 16(331)/73, dated 16-4-1984].
	N.W.F.P.	1. Book entitled "My life and Struggle" [Notification No. 19/2-SOS-II (HD)/84, dated 19-12-1984].
		2. Book entitled "پاکستان میں اسلامی انقلاب کی ضرورت اور اس کا لائحہ عمل" [Notification No. 19/2-SOS-II/(HD)/84, dated 29-12-1984].
1985 (upto June, 85)	Punjab	1. Urdu weekly "Ujala" dated 2/9-11-84 [Notification No. 3-44/H-SPL-III-84, dated 7-5-1985].

Year	Province	
		2. Urdu monthly "Siyara Digest" for January, February, and March, 85 (Notification No. 3-23/H-SPL-III/85, dated 5-6-1985).
		3. Urdu monthly "Moon Digest" Lahore for November, 84 (Notification No. 3-1/H-SPL-III/85, dated 21-3-1985).
	Sind	1. Urdu Magazine "Monthly Chandni" Karachi for July, 84 [Notification No. 6/151-S.O. (Press) HD/84, dated 10-1-1985].
		2. Urdu monthly "Mahwar" for March, April, May and June, 1984 [Notification No. 6/139-S.O. (Press) HD/84 dated 23-1-1985].
		3. Monthly magazine "Pandharveen Sadi" for October, 1984 [Notification No. 6/128-S.O. (Press) HD/84, dated 21-1-1985].
		4. Urdu weekly "Lebas" Karachi for 14–24 and 21–28-11-1984 [Notification No. 6/196-S.O. (Press) HD/84, dated 31-1-1985].
		5. English Book entitled "What Future for Pakistan" [Notification No. 6/143-S.O. (Press) HD/84, dated 31-1-1985].
		6. Sindhi Book entitled "Mirza Jo Mazhab" [Notification No. 6/138-S.O. (Press) HD/84, dated 5-2-1985].
		7. Pamphlet entitled "General Ziaul Haq Mirzai Hay" [Notification No. 6/2-S.O. (Press) HD/84, dated 5-2-1985].

Year	Province	
		8. Pamphlet entitled "Why Military Rule has Survived" [Notification No. 6/168-S.O. (Press) HD/84, dated 18-2-1985].
		9. Urdu monthly "Talash" Karachi for October, 84 [Notification No. 6/23-S.O. (Press) HD/85, dated 5-5-1985].
		10. Urdu Hand Bill captioned "دو قوم کے نام" [Notification No. 6/16-S.O. (Press) HD/85, dated 27-3-1985].
		11. English weekly "Sunday Telegraph" London dated 9-12-1984 [Notification No. 6-5-S.O. (Press) HD/85, dated 27-3-1985].
		12. English News Magazine "Crescent International" for January 16–13, 1985, [Notification No. 6/81-S.O. (Press) HD/84, dated 1-4-1985].
		13. Book entitled "Confederation in Pakistan" [Notification No. 6/178-S.O. (Press) HD/84, dated 4-4-1985].
		14. Urdu monthly "Pandharveen Sadi" for January, 85 [Notification No. 6/40-S.O. (Press) HD/85, dated 4-4-1985].
		15. Urdu weekly "Akhbar-e-Nau" New Delhi for 18–24 January, 85 [Notification No. 6/12-S.O. (Press) HD/85, dated 10-4-1985].
		16. Urdu monthly "Aurat Digest" for February 85, [Notification No. 6/56-S.O. (Press) HD/85, dated 16-4-1985].

Year	Province	
		17. Urdu monthly "Fanoos" Karachi for February 85, [Notification No. 6/57-S.O. (Press) HD/85, dated 16-4-1985].
		18. Urdu monthly "Talib Ilm" for January, 85 [Notification No. 6/58-S.O. (Press) HD/85, dated 16-4-1985].
		19. Urdu monthly "Qandeel" Karachi for February, 85 [Notification No. 6/65-S. O. (Press) HD/85, dated 23-4-1985].
		20. Urdu monthly "Amal" London for February, 85 [Notification No. 6/30-S.O. (Press) HD/85, dated 23-4-1985].
		21. Book entitled "To the Frontier" [Notification No. 6/198-S.O. (Press) HD/84, dated 9-5-1985].
		22. English monthly "Pakistan Commentary" [Notification No. 6/35-S.O. (Press) HD/85, dated 13-5-1985].
		23. Urdu monthly "Al-Manzoor" for January/February, 1985 [Notification No. 6/42-S.O. (Press) HD/85, dated 13-5-1985].
		24. Pamphlets entitled "The Fountain Heads of Power" London [Notification No. 6/51-S.O. (Press) HD/85, dated 10-6-1985].
		25. Urdu monthly "Kashmir Liberation Front" London of 11-2-1985 [Notification No. 6/59-S.O. (Press) HD/85, dated 10-6-1985].

Year	Province	
		26. Books entitled "The Tales of Peter Parley about Europe", "The Arts of Islam" and "Master Piece from Metropolitan Museum of Newyork" [Notification No. 6/68-S.O. (Press) HD/85, dated 10-6-1985].
		27. Cassets of Nasir Mirza prepared at London and Holand [Notification No. 6/71-S.O. (Press) HD/85, dated 10-6-1985].
		28. Weekly "Mashriq" London dated 14-11-1984 [Notification No. 6/9-S.O. (Press) HD/85, dated 11-2-1985].
		29. Urdu monthly "Azad Baluchistan" [Notification No. 6/44-S.O. (Press) HD/85, dated 1-4-1985].
		30. Urdu publication "Talwar" [Notification No. 6/31-S.O. (Press) HD/85, dated 3-4-1985].
	Baluchistan	1. Book entitled "To the Frontier" [Notification No. H. Pol. 16(331)/73, dated 30-1-1985].
		2. Fortnightly magazine titled "Crescent International" for 16–31 January, 1985 [Notification No. H. Pol. 16(331)/73, dated 14-4-1985].
		3. Urdu Book entitled "پاکستان میں اسلامی انقلاب کی ضرورت اور اس کا لائحہ عمل" Notification No. H. Pol. 16(331)/73, dated 8-1-1985].

Year	Province	
		4. English version "What Future for Pakistan" [Notification No. H. Pol. 16(331)/73, dated 23-1-1985].
	N.W.F.P.	1. Book entitled "To the Frontier" [Notification No. 19/2-SOS-II (HD)/84, dated 5-1-1985].
		2. Books entitled "The Tales of Peter Parley about Europe" and "The Arts of Islam" [Notification No. 19/2-SOS-II (HD)/85, dated 18-5-1985].
		3. English version "What Future for Pakistan" [Notification No. 19/2-SOS-II(HD)/85, dated 5-2-1985].
	Islamabad Capital Territory	1. Book entitled "To the Frontier" written by Geoffrey Moorhouse [Notification No. 2 (12) PRO/85, dated 10-2-1985].
		2. Booklet entitled "پاکستان میں اسلامی انقلاب کی ضرورت اور اس کا لائحہ عمل" [Notification No. 2 (12) PRO/85, dated 10-2-1985].
		3. Urdu weekly "Sandesh" London [Notification No. 2 (12) PRO/85, dated 10-2-1985].
		4. Weekly "Mashriq" London of 14-11-1984 [Notification No. 2 (12) PRO/85, dated 15-4-1985].
		5. Fortnightly magazine titled "Crescent international" for 16–31 January, 1985 [Notification No. 2 (12) PRO/85, dated 10-6-1985].

RECRUITMENT OF EMPLOYEES FROM BALUCHISTAN

66. ***Syed Faseih Iqbal**: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the ratio of recruitment of the officers and other staff from the Baluchistan province, in the Federal Government;

(b) If the ratio is not according to the population the measure which Government proposes to take to bring it in proportion of the population; and

(c) the names and designations of officers of Grade 17 and above under the Establishment Division, who belong to the province of Baluchistan?

Dr. Mahbubul Haq: (a) 3.5%.

(b) The provincial/regional quotas under the Constitution were to end in 1983. Government decided to extend this provision for ten years beyond 1983 without disturbing the existing ratios.

(c) List annexed.

Annexure

LIST OF OFFICERS IN BPS 19 TO BPS-22 IN THE SECRETARIAT GROUP DOMICILED IN BALUCHISTAN IN SERVICE OF FEDERAL GOVERNMENT

BPS-21

Mr. Savak Rustam Poonegar, Additional Chief Secretary, (Development) Planning and Development Department Government of Baluchistan, Quetta.

Dr. Mohammad Arashad Malik, Member, Board of Revenue Government of Baluchistan, Quetta.

BPS-20

Mr. Fateh Khan Khajjak Secretary, Industries and Commerce Department Government of Baluchistan, Quetta.

Agha Qaiser Ali Zaidi, Director General, Staff Welfare Organization Islamabad.

Lt. Col. (Retd.) Malik Aftab Ahmed Khan, Director General, National Training Bureau Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis Islamabad.

Brig. (Retd.) M. Usman Hassan, Secretary, Agriculture & Co-operative Department Government of Baluchistan, Quetta.

Mr. Ellahi Bukhsh Malghani, Member, Baluchistan Public Service Commission Government of Baluchistan, Quetta.

Mr. Muhammad Younus Khan, Director General, Wafaqi Mohtasib (Ombudsman's) Secretariat Islamabad.

Mr. Bahlul Khan Secretary, S&G.A.D., Government of Baluchistan, Quetta.

BPS-19

Mr. Nasiruddin Ahmad, Deputy Secretary, Interior Division.
Mr. Mohammad Asghar, Deputy Secretary, CMLS's Sectt.
Mr. Naseeruddin, Deputy Secretary, Education Division.
Mr. Taj M. Naeem, Director General, Integrated Area Development.
Mr. Saadullah Khan Marri, Secretary, Labour Department, Quetta.
Mr. Manzoor Ahmad Jamali, Director, Social Welfare Deptt.
Mr. Mukhtar Gul, Director, Industries.
Mirza Qamar Beg., Commercial Counsellor, Paris.

DISTRICT MANAGEMENT GROUP

(domiciled in Baluchistan)

BPS-21

1. Mr. Faqir Mohammad Baluch, Chief Secretary, Baluchistan.

2. Cdr. A. A. Naseem, Director Research, Pakistan Administrative Staff College, Lahore.

BPS-20

1. Lt. Col. A. M. Babar, Chairman, Baluchistan Public Service Commission, Quetta.

2. Lt. Col. (Retd.) Agha Aman Shah, Secretay, Home Baluchistan, Quetta.

3. Mr. Sikandar Hayat Jamali, Joint Secretary, Establishment Division, Rawalpindi.

4. Mr. Abdul Aziz Luni, Commissioner, Kalat.

BPS-19

1. Mr. Ghulam Mohammad Taj, Deputy Secretary, Prime Minister's Secretariat, Rawalpindi.

2. Major (Retd.) Nadar Ali, Additional Secretary, S&GAD, Baluchistan, Quetta.

3. Major (Retd.) Ashraf Nasir, Additional Commissioner (Relief) ARO, Quetta.

BPS-18

1. Major (Retd.) Niaz Ali, D.C., Gwadar.

2. Major (Retd.) M. Fazal Durrani, Head of Inspection Team, Federal Land Commission, Quetta.

3. Major (Retd.) Ali Raza, D.C., Lasbela.

4. Sh. Ghazanfar Hussain, Acting Additional Secretary, P&D Department, Punjab, Lahore.

5. Mr. Ghiasuddin Ahmad, Secretary to the Chief Minister, Baluchistan.

6. Mr. Nayyar Agha, D.C., Loralia.

7. Mr. Mohammad Farooq Jogezai, Deputy Secretary General, Baluchistan, Quetta.

8. Capt. (Retd.) Farid-uddin Ahmad Zia, Deputy Secretary, Information Department Baluchistan, Quetta.

9. Capt. (Retd.) Niaz Mohammad Khan, D.C., Khuzdar.

10. Capt. (Retd.) Mohammad Yusuf Niazi, Chief Economist Baluchistan, Quetta.

11. Capt. (Retd.) M. Yunus Jafar, Deputy Secretary, Irrigation, Baluchistan, Quetta.

12. Kh. Mohammad Tariq, Deputy Secretary, C&W Deptt., Baluchistan, Quetta.

13. Mr. Sami-ul-Haq Khilji, Deputy Director, Islamabad Capital Territory, Islamabad.

14. Capt. (Retd.) Abdur Rehman Tarin, Deputy Secretary, Education Deptt., Baluchistan, Quetta.

15. Mr. Naheed Pervez, Land Reform Officer, Sibi.

16. Maj. Haroon Rashid, A.C. (UT), Baluchistan, Quetta.

17. Mr. Ahmad Bakhsh Lehri, District Administrator, A.R.O., Quetta.

BPS-17

1. Mr. Munir Ahmad, A.C., Kalat.

2. Capt. Qayyum Nazar, at the disposal of Govt. of Baluchistan.

3. Capt. M. Younus Durrani, A.D.C., Sibi.

4. Capt. Agha Nadeem A.D.C., Kachhi.

5. Mr. Usman Ali, at the disposal of Govt. of Baluchistan.

6. Mr. Ali Zaheer Hazara, A.C. (UT), Baluchistan.

7. Pir Bakhsh Khan Jamali, A.C., (UT), Baluchistan.

8. Mr. Khalid Mahmood, A.C. (UT), Baluchistan.

9. Syed Iqbal Ahmad Kidwai, A.C. (UT), Sawat.

10. Mr. Arif Hussain, A.C. (UT), Baluchistan.

11. Mr. Naseer Ahmad Rana A.C. (UT), Badin (Sind).

12. Capt. (Retd.) M. Ali Khan, A.C. (UT), Khuzdar.

13. Mr. Tariq Rafiq, Probationer under traning in the Civil Services Academy Lahore.

STATEMENT SHOWING NAMES AND DESIGNATION OI OFFICERS OF B-17 AND ABOVE UNDER THE ESTABLISHMENT DIVISION WHO BELONG TO THE PROVINCE OF BALUCHISTAN

POLICE GROUP

S. No.	Name of the Officer	Designation
BPS-19		
1.	Mr. Mohsin Manzoor	D.I.G./Deputy Director, I.B.
2.	Mir Abdul Jabbar	D.I.G. Karachi, Sind.
3.	Malik Faiz Muhammad Lehri	D.I.G./Commandant, Baluchistan Constabulary, Quetta.
4.	Mr. Abdul Aziz Jaffar	D.I.G., Hyderabad.
BPS-18		
1.	Mr. Ali Sher Bugti	S.P. Spl. Branch, Quetta.
2.	Mr. Saeed Shafaqat Khan	S.P./Asstt. Director, I.B.
3.	Mr. Saud Gouhar	S.P./Dy. Director, F.I.A.
4.	Mr. Muhammad Nasrullah Khan	S.P./Dy. Director, F.I.A.
5.	Mr. Shoukat Hayat	S.P. Loralia.
6.	Capt. Hymayun Jogezai	S.P./Dy. Commandant, Baluchistan Constabular, Quetta.
7.	Mr. Muhammad Javed	S.P. Spl. Branch, Quetta.
8.	Mr. Shariq Haseeb Khan Bangulzai.	S.P. Baluchistan.
BPS-17		
1.	Mr. Hamid Zeb	A.S.P. Baluchistan.
2.	Mr. Riaz Ahmad	A.S.P. Baluchistan.
3.	Mr. Abid Hussain Notkani	A.S.P. Baluchistan.
4.	Mr. Khan Gul	A.S.P. Baluchistan.

NAME OF SECTION OFFICERS (OMG) OF BPS-17 AND ABOVE UNDER THE ESTABLISHMENT DIVISION BELONGING TO BALUCHISTAN

S. No.	Name and Division/Organisation	B.P.S.
1.	Mr. Munir Ahmed, Ministry of Finance	17
2.	Mr. Yar Khan Soomro, Ombudsman's Sectt.	17
3.	Mr. Inayat Ali, M/o Water and Power	17
4.	Mr. Jamiluddin Qureshi, Health Division	17
5.	Mr. Israr Ahmed, Directorate of Immigration and Passports, Karachi	17
6.	Mr. Ashfaq Ahmed, Defence Division	17
7.	Mr. Saeed Ahmed Khan, M/o Commerce	18
8.	Mr. Bashir Mohammad Khan, Food and Agriculture Division	18
9.	Mr. Saeed Nawaz, Civil Services Academy, Lahore	18

QADIANIES EMPLOYED AS DISTT. PASSPORT OFFICERS

67. ***Qazi Abdul Latif** : Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) the number of Qadianies employed as District Passport Officers and above in the Passport Department; and

(b) their names, places of duty and the periods of their appointment as such?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (i) There is no post in the Passport Department called District Passport Officer. However, there is one officer working as Deputy Assistant Director who professes Qadiani faith.

(ii) Name: Mr. Abdur Razzaq.
Place of Duty: Regional Passport Office, Islamabad.
Period of appointment: Since 15th May, 1985.

SCHOOLS IN NORTH WAZIRISTAN AND NWFP

*25. ***Malik Sadullah Khan Darpakhel**: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) the number of Primary and Middle Schools established in North Waziristan, NWFP; and

(b) whether it is a fact that the said school buildings are being used as personal hujras (sitting rooms)?

Syed Qasim Shah : (a) & (b) Information in question is not available in this Division and has been called from the Provincial Government. A reply will be placed on the table of the house as soon as the information is received from the Provincial Government.

TUBEWELLS INSTALLED IN NORTH WAZIRISTAN AND N.W.F.P.

†73. ***Malik Sadullah Khan Darpakhel**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of tubewells and the place where the same were installed until now under the Rural Development Programme in North Waziristan, NWFP; and

(b) the number of tubewells, which on the basis of the latest inspection, any, are still operated and their percentage to the total number originally installed?

Syed Qasim Shah : Since the question relates to the States and F.R. Division, answer will be given by the Minister for States and F. R. Division. Information in question is not available in this Division and has been called from the Provincial Government. A reply will be placed on the table of the house as soon as the information is received from the Provincial Government.

---

*Transferred from 8th July, 1985.

†Transferred from 11th July, 1985.

[Syed Qasim Shah]

*80. Transferred to Production Division for reply on the 9th July, 1985.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, we have been experiencing difficulties about our Senate Secretariat. I would, through you, request and I think, it is the feeling of the House that we should have a separate Secretary for our Secretariat and not a Secretary joint with the National Assembly.

Mr. Chairman : This thing is being looked into.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Thank you, Sir. The second point is about the privilege of the Members having permission to have one permit for the gallery. We have respectable people even coming from abroad. Now, when we apply, that is to go to the CID, that means that the Senators are not more respectable than a CID constable or sub-Inspector serving there. Sir, what record he will have of a person for example from Jacobabad, or from London. So, Sir, I would respectfully, through you, point out this difficulty of the Members. They have been given the privilege of asking for one or two passes. They are responsible to see that the person, who is coming, is fit to enter that gallery. It should be enough that when a Member applies for a permit it should be granted and that he should not wait because it is to go through the CID who have no record at all of that person.

Mr. Chairman : I agree with you and I am not aware that when a Member gives a certificate it still goes to the CID. It is communicated to the Security Staff only for the purposes that so and so would be coming. However, I will look into it.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Thank you, Sir.

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman : We take up the Privilege Motions, starting with what was postponed from Yesterday to today. The first refers to Maulana Kausar Niazi; *i.e.* issue of taping his Telephone and Censoring

his Dak, which was raised and the honourable Minister for Interior had promised that he would look into that and make a statement. This is Privilege Motion No. 2.

PRIVILEGE MOTION *RE*: TAPING OF TELEPHONES

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Yes Sir. As I promised that I would look into this case, I did that on the most immediate basis. I have great respect for Maulana Sahib as a personal friend and I have also great regard for the Members of this illustrious House. I assure him that my enquiries reveal that Maulana Sahib's papers are not being censored nor his telephone is being taped. But, if Maulana Sahib is able to give me proof that the department has given me wrong information or false information, I assure the House and I assure Maulana Sahib that I will see to it that the department or the officers responsible for it are brought to book for having given false information to this illustrious House.

جناب چیئرمین: مولانا صاحب آپ کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میری اس تحریک استحقاق کا مقصد جہاں ذاتی تھا۔ وہاں اس کے ذریعے یہ بات بھی اس معزز ایوان کے سامنے لانا مقصود تھی کہ اس ملک میں انٹیلیجنس ایجنسیز کتنی پاور فل ہو چکی ہیں۔ جناب وزیر داخلہ نے ابھی جو بیان ارشاد فرمایا یقیناً اس کا (Source) بھی انٹیلیجنس ایجنسیز ہی ہوں گی۔ اور یہ وہی بات ہے کہ

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں۔

گویا ع وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا۔

جو لوگ ٹیپ کرتے ہیں اور جن کا کام چھپانا اور اخفا کرنا ہے وہ یہ کہاں بتائیں گے کہ وہ ٹیپ کرتے ہیں یا نہیں۔ مجھے تو یہاں تک شک ہے کہ خود وزراء کرام کے فون بھی ٹیپ ہوتے ہوں گے اور انہیں معلوم نہیں ہے کہ ان کے فون ٹیپ ہو رہے ہیں۔ بہرحال یہ بات ایک دفعہ سامنے آگئی ہے تو مجھے امید ہے کہ اس کے بعد انٹیلیجنس ایجنسیز اور زیادہ

[Maulana Kausar Niazi]

ڈسکریٹ ہونے کی کم سے کم کوشش ضرور کریں گی تاکہ دوسرے غریب افسران کو خبر نہ ہو کہ ہم جس شخص سے ملنے جا رہے ہیں یا ہم رابطہ کر رہے ہیں اس کا فون ٹیپ ہو رہا ہے۔

دوسری گزارش اس ضمن میں جناب والا یہ ہے کہ کل ایک اور عجیب بات ہوئی۔ میں نے ایک افسر کے حوالے سے یہ بات کہی۔ اتفاق سے وہ افسر کل میرے بیٹے کی شادی میں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھائی تم نے کیا غضب ڈھایا۔ اب تمہارے ٹیلیفون کی ٹیپنگ کی بات تو آئی گئی ہو جائے گی۔ لیکن اب انکوائری اس بات کی ہو گی کہ وہ افسر کون تھا جس نے یہ اطلاع دی۔ اور مجھے یہ ڈر ہے کہ میری خیر نہیں ہے۔ اس لئے میں وزیر داخلہ سے کم سے کم یہ ایشورنس چاہتا ہوں کہ وہ یہ یقین دہانی کرائیں کہ اس افسر کی جان بخشی کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ہم یہاں پر پریولیج موشنز کی بات کرتے ہیں۔ اس پر جو ایشورنس وزیر داخلہ صاحب نے دی ہے اور انہوں نے آپ کی اطلاعات کو قطعی طور پر بالکل غلط قرار دیا ہے۔ لہذا تحریک استحقاق کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسرا اگر دیکھیں تو وہ استحقاق مجروح ہوتے ہیں جو کہ یہ ہاؤس ریکگنائز کرتا ہے۔ اور میرے خیال میں قانون کے تحت ابھی تک کوئی چیز ایسی نہیں آئی۔ جہاں تک آپ نے اس افسر کی بات کی تو ہر ایک کو اپنی ذمہ داری پورا کرنی ہے۔ اگر افسر اس کا پابند تھا کہ وہ خفیہ رکھے اور سیکریسی رکھے اور اس نے غلطی کی ہے یا اس نے اس کی خلاف ورزی کی ہے تو پھر میرے خیال میں محکمے کو بھی حق پہنچتا ہے کہ اس کے خلاف کارروائی کرے۔ اگر وہ یہ بات نہیں چھپا سکتا تھا اور وہ ایک سنسٹو پوزیشن میں تھا تو حکومت کے دوسرے امور کو وہ کیسے چھپائے گا۔ یا کیا وہ اس کا اہل ہے کہ اس کے سپرد یہ ڈیوٹی کی جائے۔ میں اس پر کوئی رائے نہیں دینا چاہتا۔ لیکن میرے خیال میں وزیر داخلہ صاحب یا انٹیریئر کا رد عمل یہی ہو گا۔ بہر حال ممبر صاحب یہ ایشورنس چاہتے ہیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: میری دعا ہے کہ جس آدمی نے مولانا صاحب کو خبر دی ہے اس کا راز مولانا صاحب افشا نہ کر دیں ورنہ ہمیں تو معلوم نہیں کہ وہ کون تھے۔ کیونکہ ان کی دعوت میں تو میں نے کل سینکڑوں آفیسر دیکھے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ کس افسر پر ہم شک کریں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! چونکہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے تو آپ کے لئے میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ اور آپ اس ملک کے ماشاء اللہ بڑے ذہین اور قابل فرزند ہیں۔ صرف یہ گزارش کروں گا کہ آپ اب منتخب نمائندے ہیں۔ اور ایک قابل بیوروکریٹ بھی۔ اس لئے ایڈمنسٹریشن کی سائیڈ نہ لیجئے کہ اس نے کانفیڈنشل راز کا لوگوں کے سامنے پردہ چاک کر دیا۔ آپ از راہ کرم ہماری سائیڈ لیں ایڈمنسٹریشن کی سائیڈ نہ لیں۔

جناب چیئرمین : جہاں تک میرا تعلق ہے میں پوزیشن آف نیوٹریلٹی میں ہوں۔ مجھے کسی کی سائیڈ نہیں لینا ہے۔ خواہ وہ حکومت ہو یا دوسرے ممبران ہوں۔ میں سب کے ساتھ ایجول ٹریٹمنٹ کروں گا۔ لیکن آپ کو خود بھی معلوم ہے کہ میں تو شیخ سعدی کی بات پر عمل کر رہا ہوں۔ کہ جو مجھے معلوم ہے۔ اور کسی کا حق اس میں مجروح نہیں ہوتا اور نہ کسی کی سائیڈ میں وہ آتا ہے۔ ایوان کا وقت بچے گا اگر میں وہ عرض کروں لیکن اگر نہیں ہے تو وہ بھی نہیں کریں گے۔ اور آپ تسلی رکھیں کہ مجھے نہ حکومت کا ساتھ دینا ہے اور نہ آپ کا دینا ہے۔ جو قانون قواعد کے مطابق ہے انشاء اللہ وہی ہوگا۔ تو This is ruled out of order مولانا صاحب کی ایک اور بھی تحریک ہے۔ لیکن ایک دن میں چونکہ قانون کے مطابق ایک ہی ریفر ہو سکتی ہے تو وہ کل ہی ہوگی۔

قاضی حسین احمد : میرے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین : پہلے مولانا سمیع الحق صاحب !

ADJ. MOTIONS *RE*: REJECTION OF ADJ. MOTION No. 3

مولانا سمیع الحق : بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! میں نے ۲۸ مئی ۱۹۸۴ کو سینٹ کے حالیہ اجلاس میں زیر بحث لانے کے لئے ایک تحریک التواء بھیجی تھی اس کا موضوع یہ تھا کہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بارے میں اقدامات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے یا اس کا تکمیلی عمل نہایت سست ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ انتخابی اور جمہوری تبدیلیوں کے بعد یہ عمل بالکل رک گیا ہے۔ ساری قوم کو اس بارے میں انتہائی تشویش ہے۔ سینٹ کو چاہیئے کہ وہ اسلامی نظام کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور اس میں تاخیر کی وجوہات کے

[Maulana Sami-ul-Haq]

بارے میں مفصل بحث کرے۔ اس تحریک التواء نمبر ۳ کو سینٹ سیکرٹریٹ نے ۳۰ جون ۱۹۸۵ء کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ یہ تحریک واضح طور پر ناقابلِ منظوری ہے اور نہ ہی فوری قومی اہمیت کی حامل ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ قطع نظر اس بات کے کہ یہ تحریک اسلامی نظام کے نفاذ جیسے اہم، فوری، قومی اور ملی حساس مسئلے سے متعلق تھی۔ میری قطعی رائے یہ ہے کہ کسی تحریکِ التواء کے منظور یا مسترد ہونے کا فیصلہ ایوان میں تحریک پیش ہونے اور اس کے حق یا مخالفت میں فاضل ارکان کے دلائل سننے کے بعد ہی آپ مسترد کر سکتے ہیں۔ لیکن اس انداز سے اگر بالا ہی بالا مسترد کر دینے کی روایات پڑ گئیں تو کوئی رکن اپنے قومی اور ملی فرائض کی ادائیگی سے بحسن و خوبی عہدہ برآ نہ ہو سکے گا۔ اس لئے اس تحریک کو مسترد کر دینے سے نہ صرف میرا بلکہ سارے سینٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور مجھے ایوان میں تحریک کے حق میں اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب چیئرمین: اور کچھ ارشاد فرمائیں گے؟

مولانا سمیع الحق: جناب میں بنیادی بات تو اس تحریک میں کہہ چکا ہوں۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ اگر میری یہ رائے غلط ہو کہ آپ چیمبر میں مسترد نہیں کر سکتے لیکن آپ کو اگر یہ حق حاصل بھی ہو کہ آپ چیمبر میں مسترد کر سکتے ہیں تو پھر بھی میری گزارش یہ ہو گی کہ اب تک اس ملک میں جو روایات چلی آ رہی ہیں اور اس سے پہلے موجودہ حکومت اور دنیا بھر کے ایوانوں میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز کا حق چیئرمین صاحب کو ہوتا بھی ہے لیکن وہ جمہوری روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایوان میں اس چیز کو آنے کا موقع دیتے ہیں۔

۱۹۷۲ء سے ۷۶ء یا ۷۷ء تک میں نے اسمبلی کی تمام کارگزاری دیکھی تھی اور ہر قسم کی جو تحریکیں وہاں بھیجی جاتی تھیں ان کے مسترد ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ چیئرمین صاحب یا سپیکر صاحب ایوان میں کرتے تھے۔ میرے سامنے جو آپ کے قواعد وضوابط ہیں اس میں مجھے کہیں بھی یہ واضح طور پر نہیں ملا کہ چیئرمین صاحب چیمبر میں بھی مسترد کر سکتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعات سے یہ بھی معلوم

ہوتا ہے کہ تحریک التواء آدھ گھنٹے تک ایوان میں زیر بحث رہ سکتی ہے کہ یہ تحریک التواء قابل قبول ہے یا نہیں ؟ اس کے قانون کے مطابق ہونے یا نہ ہونے پر بھی آدھ گھنٹہ کم از کم بحث کی جا سکتی ہے ۔ کل آپ نے فرمایا تھا کہ قواعد ضوابط ضروری ہوتے ہیں اس سے بہتر یہ ہے کہ ہم بعض روایات کو بھی برقرار رکھنے کی کوشش کریں ۔ اگر آپ جناب نے اسے ایوان میں آنے کے بعد مسترد کیا ہوتا جس کا آپ کو حق حاصل تھا تو میں اس کو تسلیم کر لیتا ۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو خط مجھے بھیجا ہے اس میں لکھا ہے کہ یہ فوری عوامی اہمیت کا معاملہ ہے نہ ہی حالیہ وقوعہ ہے ۔ میں نے جو الفاظ اپنی تحریک میں پیش کئے ہیں اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یہ ایک حالیہ وقوعہ ہے ۔ وہ یوں کہ ایک ٹرین کراچی تک جاتی ہے اور پروگرام کے مطابق اس کا سفر جاری ہے تو میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہ جاری عمل ہے ۔ جیسے V.C.R. سے فحاشی پھیلنے کی بابت میری تحریک کے جواب میں آپ نے یہی لکھا کہ یہ جاری عمل ہے ۔ ٹھیک ہے اگر برائی جاری ہے تو پھر تحریک التواء کے ذریعے نہیں بلکہ کسی اور ذریعے سے ہو سکتی ہے ۔ لیکن ٹرین راستے میں اپنا پروگرام بدل دے اور کسی دشت و صحرا میں رک جائے تو وہ حالیہ وقوعہ ہو گا ۔ یا اس کی سمت کراچی کے بجائے کوئٹہ کی طرف ہو جائے تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حالیہ وقوعہ نہیں ہے ۔ میں نے واضح طور پر یہ کہا ہے کہ پہلے جو کچھ تھا ، اعلانات تھے ، وعدے تھے یا زبانی اقدامات تھے لیکن میں نے یہ کہا ہے کہ موجودہ انتخابی اور جمہوری تبدیلیوں کے بعد تو یہ عمل بالکل رک گیا ہے ۔ اس لحاظ سے میں نے اسے حالیہ وقوعہ سے نشاندہی کی ہے کہ پچھلے دو چار پانچ مہینوں سے وہ جوش و خروش وہ ولولہ جو ہونا چاہیئے تھا ۔ جو اس ریفرنڈم اور تمام انتخابات کے لئے بنیادی جواز پیدا کر رہا تھا ۔ اگر وہ عمل رک جائے یا اس میں سستی آ جائے تو اس سے وہ پورا قومی مقصد تباہ ہو جائے گا ۔ بیلٹ پیپر پر اسلام کا نام ہی تھا ۔ صدر صاحب کا نام نہیں تھا ۔ جب صدر صاحب اور اسلام لازم و ملزوم قرار دیئے گئے ۔ اور یہ اسمبلیاں اسی عمل کے لئے تشکیل

[Maulana Sami-ul-Haq]

دی گئیں اور اگر اس معاملے کو روک دیا یا سمت بدل دی تو قوم یہ کہہ سکتی ہے کہ وہ اپنا ووٹ ہی واپس لیتی ہے۔ ہمارا ووٹ جس مقصد سے مشروط تھا وہ خود بخود ختم ہو جائے گا۔ لہذا میری گذارش یہ ہے کہ میری اس تحریک کو منظور فرمائیں۔

میں قاضی حسین احمد صاحب کی کل کی تقریر سے اتفاق کرتا ہوں کہ مارشل لاء قابل مذمت ہے کیونکہ اس میں خدا اور رسولؐ نہیں ہوتا۔ لیکن میں اس جمہوریت کو بھی مارشل لاء کی طرح ہر طرح قابل مذمت سمجھتا ہوں جو اللہ اور رسولؐ کے دین سے بالکل آزاد ہو۔ اگر مارشل لاء ہٹا کر صرف جمہوریت کی طرف آتے ہیں تو پھر ہمارا بحران سے نکلنے کا مقصد پورا نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں ایسا نظام عمل فوری طور پر سامنے لانا چاہیئے جس میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی حاکمیت ہو نہ کہ مغربی جمہوریت ہو۔ اور نہ ہی مارشل لاء ہو میری گزارش ہے کہ آپ اس پر نظر ثانی فرمایئے اور آپ کو اللہ تعالے نے ذہانت، سنجیدگی اور سب کچھ دیا ہے اور حالات پہ آپ کی پوری نظر ہے وگرنہ اس کا اثر ملک پر بہت خراب پڑے گا۔

جناب چیئرمین :- شکریہ۔ مجھے آپ کے احساسات وجذبات کی بہت قدر ہے سوال یہ ہے کہ ہمارے ایوان کی کارروائی کے لئے ایک طریقۂ کار انہی قواعد وضوابط کے تحت جن کا آپ حوالہ دے رہے ہیں مقرر ہے۔ اس ایوان میں بحث صرف ان چیزوں پہ ہو سکتی ہے جو ایک موشن کے ذریعے یا ایک ریزولوشن کی فارم میں لائے جائیں یا ایک ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعہ لائے جائیں۔

موشنز کا جہاں تک تعلق ہے اس میں پرویلج موشن بھی ہو سکتی ہیں ایڈجرنمنٹ موشن بھی ہو سکتی ہیں۔ ریزولوشن کا ایک الگ قاعدہ دیا ہوا ہے۔ یہ جو تخصیص و تقسیم کی گئی ہے کہ یہ فلاں معاملہ ایڈجرنمنٹ موشن کے قواعد کے تحت آئے گا۔ فلاں ریزولوشن کے تحت آئے گا یا فلاں پرویلج فارم میں آئے گا، یہ صرف ورکنگ کی سہولت کے لئے ہے تاکہ کارروائی میں کوئی رکاوٹ نہ پڑے اور ایک آسان طریقے سے کارروائی جاری رکھی جا سکے۔

جہاں تک قواعد کا تعلق ہے کہ یہ اختیار صرف چیئرمین کو دیا گیا ہے کہ وہ کس موشن کو allow کرتے ہیں یا disallow کرتے ہیں۔ سوائے پریولیج موشن کے جس کے لئے طریقۂ کار یہ provide کیا گیا ہے کہ وہ ایوان میں ہی پڑھی جائے گی اور اس کے بعد ممبر short statement بھی دے سکے گا اس کے بعد اگر کوئی اسے oppose کرتا ہے تب وہ بحث کا موضوع یا admissibility پر کچھ کہہ سکتا ہے، جہاں تک باقی موشنز سوالات یا ایڈجرنمنٹ موشنز کا تعلق ہے یہ آج کی روایت نہیں۔ اس ایوان کی بات نہیں ہے۔ تمام دنیا کی روایات کا تعلق ہے۔ وہ چیمبر میں dispose off ہو سکتی ہیں اگر یہ نہ ہو تو میرے خیال میں تمام وقت اس ایوان کا اور دوسرے پارلیمنٹ کا صرف اسی پر لگے گا۔ کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے یا نہیں۔ ؟

جہاں تک آپ کے اس original سوال کا تعلق ہے وہ ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں تھا۔ اس میں یہ تھا کہ اسلام پر صحیح عمل نہیں ہو رہا ہے یا عمل رک گیا ہے۔

ایک تو نہ عمل رکا ہے ممکن ہے کہ اس میں کوئی تساہل ہوا ہو لیکن رکنے کی کوئی بات ہی نہیں، کل ہی پرائم منسٹر صاحب نے یہی statement دیا، پریذیڈنٹ صاحب بھی ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ تو رکنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس میں میں نے ممبر صاحب کو صرف یہی کہا تھا کہ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ کو اطلاع کی گئی ہے لیکن میں نے یہ کہا تھا کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں بن سکتی ایڈجرنمنٹ موشن کے تین شرائط میں نے کل بھی گنوائے تھے۔

should be a matter of public importance, recent occurrence, one definite issue . . . .

اس کے مضمرات پر غور کریں کہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے اجلاس کی پوری کارروائی کو معطل کرنا پڑے گا۔ اس میں اگر آپ انتظامی اور فنانشل نقطہ نظر سے دیکھیں تو قوم کیا کہے گی کہ اس میں صرف ایڈجرنمنٹ موشن discuss ہو رہے ہیں یا یہ ایوان کچھ اور بھی کر رہا ہے۔

[Maulana Sami-ul-Haq]

اور یہ Subject بھی اتنا vast ہے اس کے ساتھ انصاف کیا جا سکتا ہے through a resolution لیکن not through on Adjournment Motion میرے خیال میں یہی اطلاع سیکرٹریٹ نے دی ہوگی کہ یہ سبجیکٹ ایڈجرنمنٹ موشن کی Definition میں نہیں آتا۔ لیکن ریزولوشن کا یہ موضوع ضرور بن سکتا ہے۔ According to the rules فاضل ممبر صاحب سے درخواست کی جائے کہ ریزولوشن کی صورت میں لے آئیں جو کہ ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔ اب جو پریولیج موشن کو میں نے allow کیا ہے وہ اس لئے میں نے کیا ہے کہ پریولیج موشن کے قواعد بالکل الگ ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ چونکہ وہ ایڈجرنمنٹ موشن چیمبر میں مسترد ہوگئی ہے اس سے آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور یہاں تک کہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہونے کا نتیجہ نکال رہے ہیں۔

اگر اسی طرح ہے تو میرے خیال میں کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ اور وہی قواعد یہ بتاتے ہیں کہ آپ کی تحریک استحقاق صحیح ہے یا نہیں ہے۔ ایڈمیسبل ہے یا نہیں ہے۔ اس کو میں ایوان کے سامنے پڑھ دوں آپ کو موقع دوں کہ آپ اس کی کچھ وضاحت بھی کریں اور اس کے بعد میں اپنا فیصلہ دوں کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ تو یہی میں کر رہا ہوں۔

میری آپ سے اب بھی یہی درخواست ہے کہ جو معاملہ آپ اٹھا رہے ہیں وہ بہت ہی اہم ہے۔ میرے خیال میں پچھلے دو تین چار سالوں میں میری اپنی یہی کوشش رہی ہے کہ جو مقصد آپ کے سامنے ہے وہ پورا ہو لیکن اس کا ایک خاص طریقہ کار ہے جس سے اس مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح نہیں ہو سکتا کہ اسے تحریک استحقاق یا التوا کا موضوع بنایا جائے مجھے افسوس ہے اگر اب بھی آپ ریزولیوشن لائیں تو میری کوشش ہوگی کہ وہ ایوان کے سامنے آجائے۔ میں نے آپ کے احساسات کو سامنے رکھا ہے اس لئے آپ کو وضاحت کرنے

کا بھی موقع دیا۔ اور یہ آج کا فیصلہ نہیں ہے ایسے کئی فیصلے بہت پرانے ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ کو سنا بھی دیتے ہیں۔ یہ نیشنل اسمبلی کا فیصلہ ہے۔

Particular Motion – National Assembly Decision :

The particular Resolution which was given notice of by Mukhlesuzaman has been dis-allowed by the Hon. Speaker. Now, a Privilege Motion is said to be moved against his decision. I think, I am not competent to hold that this decision of that particular Resolution is opened to any objection. Specific rule has been quoted to me about the infringement of any privilege. Therefore, I rule it out of order.

میں نے کل بھی اپنے رفقاء سے کہا تھا۔ کہ مولانا صاحب کو ہم واضح کریں گے میرے خیال میں یہ زیادتی ہوگی اگر میں کہوں کہ کیا ہوسکتا ہے اور کیا نہیں ہوسکتا۔ اگر آپ مجھے موقع دیں تو میں کسی وقت یہ بھی وضاحت کرسکتا ہوں کہ ہمارے جو قوانین و قواعد ہیں اور آئین ہے اس کے متعلق اس سینٹ کے پریولج کیا ہیں۔ لیکن اس کا شاید یہ موقع نہیں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ یہ پریولج موشن آؤٹ آف آرڈر قرار دی جاتی ہے۔

ایک معزز رکن : پوائنٹ آف آرڈر جناب!

جناب چیئرمین : جی فرمایئے؟

ایک معزز رکن : گذارش یہ ہے کہ میں جناب والا کے ارشاد کو چیلنج تو نہیں کر رہا لیکن اس ایوان میں دیکھ رہا ہوں کہ سوالات وغیرہ کے متعلق بھی کچھ تفاوت ہو رہا ہے مثلاً سیاسی قیدیوں کا معاملہ وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہمارے ایماء پر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سارا معاملہ صوبائی تھا۔ لیکن ہمارے دو تین سوالات صرف اس بنیاد پر چیمبر ہی میں رد کر دیئے گئے ہیں کہ ان کا تعلق صوبائی حکومت سے ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو ہم پھر مولانا کے ذریعے سے بھجوایا کریں تاکہ وہ قبولیت کا شرف حاصل کرسکیں۔ کیونکہ اگر ہمارے نام سے آئیں گے تو پھر

[An Hon. Member]

یہ وہاں مسترد ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر میں گذارش کروں گا کہ اسلم قریشی کے متعلق میں نے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس کا مقدمہ کہاں ہے اور کس عدالت میں ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ اس کی تفتیش کس نوعیت سے ہوئی ہے۔ اور تفتیش کے متعلق مجھے پوچھنے کا حق تھا۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ یہ قابل سماعت ہی نہیں ہے۔ اس کو رد کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح مرزائیوں کی تفسیر کے متعلق میں نے یہ کہا تھا کہ ٹھیک ہے اس کو حکومت پنجاب نے مسترد کیا ہے۔ دوسرے ایک سوال میں مولانا سمیع الحق صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ یہ تفسیر حکومت نے ضبط کر لی ہے وہ سوال تو منظور ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سوال مسترد کر دیا گیا ہے۔ یقینی بات ہے کہ اس کے اندر چونکہ پنجاب حکومت کا نام آ گیا تھا تو اس بناء پر مسترد ہوا ہے میں دیکھ رہا ہوں۔ بعض اوقات ہمارے وزراء صاحبان کہہ رہے ہیں کہ ہم صوبے سے اس کے متعلق معلومات فراہم کر رہے ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہ معاملہ ہے تو صوبے کا لیکن اس کے باوجود سوال قابل قبول ہوتا ہے اور اس پر بحث کی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے بعض سوالات، مجھے افسوس ہے، مسترد کر دیئے جاتے ہیں۔ بہرحال میں یہ گذارش کروں گا کہ یہ تفاوت نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: ارادتاً کوئی تفاوت ہو گا اور نہ ہم نے ہونے دیا ہے۔ اور کسی صاحب کو اگر اس طرح کے فیصلے پر اعتراض ہے تو ان کو کھلی دعوت ہے کہ مجھے چیمبر میں، گھر پر، سینٹ کے اجلاس سے پہلے سینٹ کے اجلاس کے بعد بتائے اور یہ میری ذمہ داری ہے کہ ان کو میں قانون اور قواعد کے مطابق سمجھاؤں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔ ہم سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم سے غلطی نہیں ہو سکتی لیکن اگر معاملہ صوبائی ہے اور وزیر داخلہ صاحب نے جس سوال کا جواب دیا تھا وہ بار بار ضمنی سوالات میں بھی آتا رہا ہے کہ ہمیں assurance دیں کہ فیڈرل گورنمنٹ کے ایماء پر کوئی چیز نہیں ہوئی تو وہ اس کا فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہی تعلق تھا۔ پراونشل گورنمنٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا۔ لیکن جو چیز پراونشل ہے اس کا ہم کچھ کر ہی نہیں سکتے۔ لیکن پھر بھی میری آپ سے درخواست

ہے اور بہت مودبانہ اور بہت خلوص کے ساتھ کہ کہیں آپ یہ سمجھیں کہ آپ کا سوال، آپ کی تحریک یا آپ کی موشن، ریزولیوشن وغیرہ کو صحیح ٹریٹ نہیں کیا گیا تو آپ کو کھلی اجازت ہے کہ آپ میرے پاس کسی وقت بھی آئیں اور میں آپ کو تسلی دیتا ہوں کہ اگر ہم غلطی پر ہوئے تو پھر ہم اس کو دوبارہ لے لیں گے۔

مولانا سمیع الحق: میں جناب صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپکے جو خیالات میری تحریک استحقاق کے بارے میں تھے، میرے نزدیک آپ کی بہت قدر منزلت اور احترام ہے، میرا مقصد کوئی تصادم یا جھگڑا پیدا کرنا نہیں ہے۔ بلکہ میں معزز ایوان اور حکومت کی توجہ اس اہم ترین بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا تھا جو ترجیحی بنیاد پر اولین اہمیت کی حامل ہے اب اگر آپ جناب مجھے یہ شرف بخشیں کہ میں یہ قرارداد پیش کروں تو قرارداد کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی خارج میں عمل پذیر نہیں ہو سکتا کیونکہ ایک دن ہوتا ہے اور قرعہ اندازی کا مسئلہ ہوتا ہے تو اگر آپ جناب خصوصی طور پر مجھے یہ موقع دیں کہ میں اس قرارداد کو پیش کروں تو میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں گا اور اپنے استحقاق سے بھی دستبردار ہو جاؤں گا۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اب اس پر اور بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف اتنا ایک دفعہ پھر عرض کروں گا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے، قوانین، قواعد وضوابط آپ لوگوں کے مرتب کردہ ہیں۔ کل پرائم منسٹر صاحب نے ایک اور کمیٹی، جس کا آج اعلان ہو گا، قواعد پر نظر ثانی کے لیے مقرر کی ہے۔ ان کو آپ جس طرح بھی ریوائز کریں لیکن میرے ہاتھ پاؤں انہی قواعد کے ذریعے باندھے جاتے ہیں۔ اگر میں ان سے انحراف کروں تو پھر آپ ہی اعتراض کریں گے کہ یہ قواعد کے مطابق نہیں ہے میرے خیال میں اس بحث کو یہیں ختم کریں۔

قاضی صاحب آپ کچھ فرما رہے تھے؟

قاضی حسین احمد: رات جن لوگوں نے ٹیلیویژن دیکھا ہے انہوں نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ یک طرفہ طور پر وزیر اعظم کی جوابی تقریر نشر کی گئی لیکن جس پس منظر میں وہ تقریر کی جا رہی تھی اس کے بارے میں ناظرین کو کچھ نہیں بتایا گیا۔ یعنی جواب موجود تھا۔

[Qazi Hussain Ahmed]

لیکن سوال غائب تھا۔ اس سے میرا اور ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اس سے پہلے کہ میں آپ کو اجازت دوں۔ یہ عرض کروں گا کہ یہ میں نے بھی نہیں دیکھا۔ ابھی آپ سے سن رہا ہوں۔ اگر آپ راضی ہوں تو اس کو کل تک ملتوی کر دیں تاکہ وزیر متعلقہ بھی اس کے متعلق دیکھ لیں۔

قاضی حسین احمد: ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ ایڈجرنمنٹ موشنز۔ پہلے مولانا کوثر نیازی صاحب کے نام پر ہے۔

ADJ. MOTION *RE* : SENDING OF GOVT. EMPLOYEES FOR HAJ

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ "سینیٹ کا اجلاس حکومت کی طرف سے پانچ سو سرکاری ملازمین کو فری حج پر بھیجنے کے مسئلے پر غور کرنے کے لیے ملتوی کیا جائے۔ روزنامہ مسلم نے اپنے ۲۶ جون کے شمارے میں اطلاع دی ہے کہ حکومت نے تمام وزارتوں کو ہدایات جاری کی ہے کہ وہ اس مقصد کے لیے ملازمین کی نامزدگیاں سات جولائی تک مکمل کر لیں۔ اس سارے عمل پر تقریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ آئے گا۔ جبکہ حج صرف ان لوگوں پر فرض ہے۔ جو اس کی استطاعت رکھتے ہیں۔ اسلام میں خیراتی حج کے لیے بیت المال پر اس طرح کا بوجھ ڈالنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ یہی روپیہ غریب سرکاری ملازمین کے کوارٹرز تعمیر کرنے اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف جاری کرنے پر خرچ کیا جا سکتا ہے۔ سینٹ کو فوری طور پر اس مسئلے پر غور کرنا چاہیے۔ تاکہ حکومت کو قومی سرمائے کے اس غلط استعمال سے روکا جا سکے"۔

جناب والا! حج اسلام کا وہ فریضہ ہے جو صرف ان لوگوں پر عائد کیا گیا ہے ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وزیر متعلقہ سے پوچھ لیتے ہیں۔ کہ وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں یا مانتے ہیں۔ اگر مان لیتے ہیں تو پھر وضاحت کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

ڈاکٹر محبوب الحق: جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور وہ وجوہات

جن کی بنا پر میں اس کی مخالفت کر رہا ہوں مختصر طور پر عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین: پہلے کوثر نیازی صاحب اپنی تحریک التوا کی وجوہات بتائیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ حج ایک ایسا فریضہ ہے جس کی ادائیگی صرف ان لوگوں پر لازمی کی گئی ہے۔ جو اس کی استطاعت رکھتے ہوں۔ جو لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو وہ اگر نیت ہی کر لیں کہ اگر ان کے پاس سرمایا ہوتا تو وہ ضرور حج کرتے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس نیت کے عوض ہی حج کا ثواب عطا کر دیتا ہے۔ حج سرکاری خرچ پر عالم اسلام میں صرف ایک صورت میں کرایا جاتا ہے۔ اور وہ سرکاری ڈیوٹی کے طور پر اسی مقصد کے لیے آفیشل حج ڈیلیگیشن تمام عالم اسلام سے بھیجے جاتے ہیں۔ جن کی تعداد دس سے ۱۵ افراد پر مشتمل ہوتی ہے اور یہ لوگ دیار حبیب میں جا کر جہاں حج ادا کرتے ہیں وہاں اپنے اپنے ملکوں اور اپنی اپنی قوم کی نمائندگی کا شرف بھی بجا لاتے ہیں لیکن یہاں طرفہ تماشہ ہے۔ اس حکومت نے سرکاری حج وفد بھیجنا تو بند کر دیا ہے اس لئے کہ اس سے خزانہ پر بوجھ پڑتا ہے لیکن دوسری طرف عمرے کے لئے جہاز بھر بھر کر بھیجے جا رہے ہیں۔ اور اب یہ نئی سکیم جاری کی گئی ہے۔ جس کے تحت ڈیڑھ کروڑ روپے کے صرف کثیر سے خیراتی حج کا ایک سالانہ اہتمام حکومت کے زیر تصرف کرنے کا آغاز کیا گیا ہے۔ حد یہ ہے کہ بینکوں کے عطیات سے فری حج کرایا جاتا ہے۔ اور یہ حکومت جو یہ دعویٰ کرتی ہے اور یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ بینک کا سود وہی سود ہے جو حرام قرار دیا گیا تھا۔ وہ اسی سودی رقم سے لوگوں کو حج پر بھیجنے کا کام کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اس مرحلے پر میرٹ پر نہ جائیں اور صرف ایڈمیسیبلٹی پر بات کریں جو رولز میں پروائڈڈ ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا! میں اپنے پوائنٹ کو تھوڑا سا واضع کر رہا ہوں کہ یہ ایک تضاد ہے اور اس کا کیا اثر ہمارے قومی بجٹ براہ راست قومی خزانے پر پڑ رہا ہے۔ اور یہ ہمارے عقائد کے کس حد تک منافی ہے۔ جناب والا! میں گزارش کروں گا۔ کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ خیراتی کام ہے۔ بہر حال نیک کام ہے صدقے کا کام ہے اس سے حکومت کو کیسے روکا جا سکتا ہے لیکن میں کہوں گا کہ خیرات ایک نفلی کام ہے اور نفل وہاں سے شروع ہوتا

[Maulana Kausar Niazi]

ہے جہاں فرض ادا ہو جاتا ہے۔ جب تک کوئی فرد اپنا فرض ادا نہیں کرتا وہ نوافل پر اصرار نہیں کر سکتا وہ نوافل ادا کرتا جائے اور اپنے فرائض ادا نہ کرے یہ اسلام کی بالکل غلط توضیح ہو گئی۔ حکومت کا اصل فرض یہ ہے کہ وہ سرکاری ملازمین کو باعزت زندگی گزارنے کے قابل بنائے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ ان لوگوں کو سر چھپانے کیلئے کوارٹر مہیا نہیں ہیں ان کو اپنے بچوں کی تعلیم کیلئے اتنا سرمایا مہیا نہیں ہے کہ وہ ان کو صحیح تعلیم دلا سکیں۔ وہ اپنے بیٹیوں کے ہاتھ پیلے نہیں کر سکتے اس لئے کہ جہیز جیسی مصیبتیں اس ملک کے اندر ان پر وارد ہو چکی ہیں۔ ایسے فرائض تو حکومت ادا نہیں کرتی۔

سرکاری ملازمین کو قوت لایموت حاصل کرنا مشکل ہے اور وہ مجبور ہو جاتے ہیں کہ اس کے لئے وہ رشوت جیسے غلط ذرائع استعمال کریں لیکن حکومت ان کو یہ ذرائع مہیا کرنے کی بجائے اس بات سے بہلانے کی کوشش کر رہی ہے کہ ہم تمہیں خیراتی خرچ کر رہے ہیں اور ڈیڑھ کروڑ سالانہ اس مد میں مستقلاً ہم تم پر خرچ کر رہے ہیں۔ جناب والا! میں اس سے بھی باخبر ہوں کہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات میزانیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور میزانیہ، سینٹ، کے دائرہ کار سے خارج ہے۔ میری اس تحریک التواء کے ذریعے سے اگر فاضل اراکین کے سامنے یہ بات ابھر کر سامنے آ سکے کہ میزانیہ کو سینٹ کے دائرہ کار سے خارج کرنے سے کتنی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں اور کس طرح اس ایوان بالا کا استحقاق مجروح ہوتا ہے تو یہ بھی ایک ضمنی خدمت ہو گی۔

جناب چیئرمین : یہ ایک بالکل الگ موضوع ہے۔ اور آپ اس کو زیر بحث نہ لائیں۔

مولانا کوثر نیازی : میں بالکل جملہ معترضہ کے طور پر عرض کر رہا ہوں مجھے احساس ہے کہ وہ الگ بحث ہے۔ میں ایک جملہ معترضہ کے طور پر عرض کر رہا ہوں اور یہ عرض کر رہا ہوں کہ جہاں تک بجٹ کا تعلق ہے میں بجٹ کے اس پہلو سے یہاں گفتگو کرنا چاہتا ہوں کہ بجٹ میں یہ جو فاضل وزیر صاحب نے ایک مستقل بوجھ خزانے پر ڈال دیا ہے اور اپنے تئیں حکومت کی بہت

بڑی اسلامی خدمات کے ضمن میں اس کا شمار کرانے کے لئے یہ اعلان کیا ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس ڈیڑھ کروڑ روپے کا صرف کثیر اس غریب قوم کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ اس لئے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور اس مسئلے پر غور کرنے کے لیے ایوان کی کارروائی کا التواء ناگزیر ہے۔

<u>ایک معزز رکن</u>: جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر، جناب والا! اگر یہ پروگرام لندن یا چین جانے کا ہوتا تو مولانا صاحب اعتراض نہ کرتے۔

<u>جناب چیئرمین</u>: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

<u>قاضی عبداللطیف</u>: پوائنٹ آف آرڈر جناب! گزارش یہ ہے۔ کہ جو موضوع ہے اس موضوع پر ایک مولوی کی زبان سے یہ بات آنا اور حکومت پر یہ اعتراض ہونا کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے حالانکہ ثقافتی وفود پر طوائفوں کے وفد پر، کھیلوں پر جواریوں پر روپیہ خرچ ہو رہا ہے اس پر تو اس کی زبان پر ایک لفظ بھی اجتک نہیں آیا اور اپنے دور حکومت کے اندر بھی کچھ نہیں کیا لیکن اس حج کے موضوع پر جو ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہو رہا ہے یہ ایک شخص ظاہر کرتا ہے اپنی تہذیب اور تمدن کا اور اپنے خیالات کا کہ ہم کس نوعیت کے لوگ ہیں اور ہم کہاں کہاں خرچ کر سکتے ہیں۔

<u>جناب چیئرمین</u>: قاضی صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

<u>رائے منصب علی خان</u>: پوائنٹ آف آرڈر جناب! میں جناب آپ کی توجہ رول ۶۰، سب رول (ڈی) کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

Rule 69, sub-rule (d): "It shall not revive discussion on a matter which has been discussed in the same session or in the National Assembly within the last 6 months." Assembly means the National Assembly.

Mr. Chairman : This is also one of the points which should be taken into consideration. I am coming to the decision whether the Motion is admissible or not. This is not point of order at this stage. Yes, Dr. Mahbubul Haq.

Dr. Mahbubul Haq : Thank you, Mr. Chairman. Sir, despite all my respect and deference for the great knowledge of Maulana Kausar Niazi, I beg to oppose this Adjournment Motion on four specific grounds. First, as the Member had already anticipated me, Sir, this is a part of the Budgetary Proposals I presented to the National Assembly – a House of 237 Members, a House that is as conscious of their responsibility to Islamic traditons, Islamic culture and to national development, as to Senate is. As the Senate is aware, the Budgetary Proposals are presented and approved by the National Assembly. The National Assembly has approved the Budget including this Proposal for sending 500 Government employees within grades I to 15 on Haj every year. It is, now, incumbent on the Government to implement the Budgetary Proposals approved by the National Assembly and our actions, which were reported in "The Muslim" and to which the Member concerned has drawn our attention are an implementation of the Budgetary Proposals approved by the National Assembly and cannot be brought on technical grounds alone under consideration in the Senate. But, Sir, I would not just hide behind that.

I would go further and make three more points. First, Sir, there is no doubt that according to Shariah, Haj is incumbent upon only those persons who can afford it. The Government is enabling low-paid-employees to go on Haj not because they cannot afford it but because this is an additonal facility that the Government would like to place at the disposal of its low-paid-employees just as the Government provides medical treatment, subsidises housing and education and provides many other facilities. These facilities are a part of a welfare state and a part of the duties of a civilised state.

Mr. Ahmed Mian Soomro : On a point of order. We are going on the merits of the Adjournment Motion.

Mr. Chairman : You are right. Please confine yourself to the admissibility of the Motion. It would be easier to dispose of that.

Dr. Mahbubul Haq : I am mentioning this because it was mentioned as one of the ground for moving the Motion.

Mr. Chairman : At this stage we are only at the stage of admissibility. Whether under the rules the Motion is admissible or not.

Dr. Mahbubul Haq : If that is so then, I would confine myself to the first point. Let me quickly mention the points which are relevant to what the Member concerned has said. One is that it is 'khairati Haj'. What I am suggesting is that this additional facility is not being paid out of 'Zakat', but out of the Government's Budget. Secondly, whether the Government could divert this money to other needs of the low paid employees? What is mentioned was the housing and education for the children of these employees. I would like to inform the Senate that ten thousand plots have been provided in the Budgetary Proposals. Three crores have been provided for pension and Qarz-i-Hasna.

(Interruption)

Mr. Chairman : I think you would confine yourself to the point.

Dr. Mahbubul Haq : Yes Sir, if it is a question of 'Ba Izaat Zindigi' certainly we are taking measures to provide that. The estimate is that thirty thousand rupee expenditure might be entailed per person on those who are enabled to perform Haj. As a result of this they will be able to divert their own income to satisfy other requirements of 'Ba Izaat Zindigi'. As such, both on technical ground and on substantive ground I beg to oppose the Motion.

Mr. Chairman : Thank you very much. I don't think we should discuss the merit of the case at all. It is a question of admissibility at this stage. Although I did allow, actually, the Member to speak on the merits also, yet that is not strictly according to the rules, as pointed out rightly by the Senator Mr. Soomro, that it should not have been done

[Mr. Chairman]

at this stage. The question is one of admissibility. Yesterday, I mentioned what we considered the criteria for admissibility. They are essentially three. One is that it should be an urgent public importance; second is that it should be restricted to a matter of recent occurrence; and third is that it should not revive a discussion on a matter which has been the point of debate or the point which was referred to or the point of order raised by my honourable friend from the Government. So this is a question which has been debated and discussed, which has been provided for and which has the consent and assent and endorsement of the House, of an elected House, which is primarily and basically concerned with allocation in the Budget to various expenditures etc. It has been discussed and debated and I think, it is totally out of order. So I rule it out of order.

مولانا سمیع الحق: جناب والا! ایک شرعی وضاحت ضروری ہے میری گزارش یہ ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام نے شرعاً یہ فرض قرار نہیں دیا کہ حکومت کسی کو حج کرائے لیکن اسلام نے اس سلسلے میں کوئی قدغن نہیں لگائی بلکہ اسلام نے حکومت کو اچھے اعمال کی ترویج اور اچھی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے ۔ جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے، اللہ نے کہا، (عربی) یہ ساری آیات جگہ جگہ آ رہی ہیں ۔ کہ اسلامی حکومت کا پہلا یہ فرض ہے اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کرے حکومت کو یہ توفیق ملے کہ وہ سارے مسلمانوں کو مفت حج کرائے ۔ یہاں تو ایک مزدور کا معاملہ ہے ۔ اس کو ایک فیکٹری نے وزارت نے آفر کی ہے کہ آپ کو یہ سہولت بھی دی جائے گی یہ خیرات نہیں ہے بلکہ تنخواہ اور طبی سہولتوں کی طرح ایک سہولت ہے جیسا کہ حکومت ٹیمیں، کھلاڑی اور ثقافتی طائفے بھیج سکتی ہے ۔ فنی اور ٹیکنیکل تعلیم کے لیے لوگوں کو یورپ میں بھیج سکتی ہے ۔ مگر وہ خیرات نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! آپ تشریف رکھیں ۔ اس کے لئے کوئی اور موقع آئے گا جب آپ یہ ساری وضاحت کر سکتے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق: میں اُن کا نہائت احترام کرتا ہوں ۔ وہ ناراض نہ ہوں

وہ میرے بڑے بھائی ہیں، وہ عالم ہیں، یہ بات شرعاً ضروری تھی - میں ان سے معذرت کے ساتھ یہ کہتا ہوں -

جناب چیئرمین : آپ تشریف رکھیں - ایک اور ایڈجرنمنٹ موشن لیا جا سکتا ہے، صرف دس منٹ ہیں اس کا فیصلہ کر لیتے ہیں - یہ دوسرا بھی مولانا کوثر نیازی صاحب کے نام پر ہے - وہ پڑھ کر سنا دیں - لیکن میری درخواست ہو گی کہ وہ اس اسٹیج پر میرٹ پر جائیں -

Is it a matter of urgent importance, recent occurrence, immediate occurrence, is it actually a public continuing affair or is it a matter which has been discussed previously or not?

ADJ. MOTION *RE*: CONSIDERATION OF THE CONSEQUENCES OF GENEVA TALKS

مولانا کوثر نیازی : بہر حال یہی آپ کا حکم ہے تو ہم تعمیل کرینگے - بعض اوقات ان قواعد کے ساتھ بہت relevant سے اور مسائل ہوتے ہیں -

جناب چیئرمین : نہیں یہ میرا حکم نہیں ہے - میں صرف قواعد کو انفورس کرنے کی کوشش کر رہا ہوں - ایک آدھا فقرہ اگر کہا جائے تو اس پر کوئی قدغن نہیں ہو گی - لیکن اس پر جانا کہ پوری پالیسی ڈسکس ہو تو وہ ایڈجرنمنٹ موشن کے ضمن میں نہیں آتا -

مولانا کوثر نیازی : بہر حال میں کوشش کروں گا - میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ کا اجلاس جنیوا مذاکرات کے نتائج پر غور کرنے کے لیے ملتوی کیا جائے ایک عرصے سے ان مذاکرات کی جس انداز میں پبلسٹی کی جا رہی تھی - اس سے ملک بھر میں یہ توقعات قائم کر لی گئی تھیں کہ ان کے مثبت نتائج برآمد ہونگے اور پاکستان جس طرح سالوں سے سپر پاورز کی سیاست کی آماجگاہ بن چکا ہے اس سے گلو خلاصی کی کوئی صورت سامنے آئے گی - لیکن ان مذاکرات کے بعد بھی افغانستان کا مسئلہ روز بروز

[Maulana Kausar Niazi]

الجھتا چلا جا رہا ہے ۔ جس کی وجہ سے پاکستان کی سالمیت کو بہت سے خطرات لاحق ہو
گئے ہیں ۔ اِن مذاکرت سے ڈیڈلاک ختم ہونے کے آثار دور دور تک نظر نہیں آتے
۔ ضرورت ہے سینٹ میں اس تشویشناک صورت حال پر اولین فرصت میں غور و خوض
کیا جائے "۔ جناب والا! پہلے آپ فاضل وزیر سے پوچھنا پسند کریں گے شاید؟

Mr. Zain Noorani: Sir, however, I would like not to oppose this. Unfortunately, the technical requirements are such that a technical objection has to be raised and with due deference and respect to you, Sir, I would like first to draw your attention that the requirements for qualifying for admission of an Adjournment Motion are not merely three or four as has been stated. They go from (a) to (1). So they are almost a dozen. And, Sir, beside these twelve conditions laid down, there is a universally accepted principle i.e. Adjournment Motion giving the reasons. The reasons have got to be based on factual issues not on imaginary issues. Now, I am afraid this Adjournment Motion has been based on some sort of misunderstanding because the learned Senator has said that since long talks have been given publicity in such a way that it had given rise to expectations that it would lead to positive results. Now, this, in fact, is factually not correct. It is factually not correct because on the 17th June, 1985 while the Minister of Foreign Affairs was going to Geneva this is what he said. I quite:

> "These are complex issues and will have to be negotiated with care and patience, we are cautiously optimistic about the prospects for making further progress but expectations should not be focussed on dramatic results.'

Echoing the Foreign Minister's words on 23rd June, 1985 while addressing the function at Karachi I said, N.W. "The Geneva talks now underway would certainly result in progress, however, we should not expect anything to come out from these talks. They would certainly pave the way for an ultimate solution".

Hence, you will see that, as far as, Ministry of Foreign Affairs and its spokesman are concerned, we have deliberately and at all times said that we have got to be cautious that the Geneva talks will produce results in course of time. But from Geneva 4, we should not expect any dramatic results or the complete solution of the Afghan Issue.

Mr. Chairman: Sorry to interrupt you but for accuracy and otherwise apart from the statement if we strictly follow the rules under 71 (g) . . . .

Mr. Zain Noorani : I am coming to that Sir.

Mr. Chairman: Arguments, inferences and ironical expression etc. They should not have been a part of an Adjournment Motion.

Mr. Zain Noorani : My next point for its not being . . .

Mr. Chairman : But I think since time is running out and we are exausting the half an hour reserved actually for Adjournment Motions, I will give my own ruling that this is something which does not qualify for an Adjournment Motion under rule 71. No. 1, we are talking of Geneva 4 which by itself implies, by definition, that this is a continuous process which did not happen suddenly. We are also thinking of extending or there is a mention of Geneva 5, which means that the process would continue. So, this raises a big policy question which can be debated in the context of the Foreign Policy. Whenever there is a debate on that, I am sure, sooner or later, the Govt. would agree either in a joint session or separately to that also. But this can't be, I am afraid, the subject of an Adjournment Motion. I rule it out of order.

مولانا کوثر نیازی: ممبر کو یہ تو حق پہنچتا ہے کہ وہ admissibility پر اپنے دلائل پیش کرے۔ فاضل وزیر نے ان دلائل کا جواب دے دیا ہے جو ابھی در بطن شاعر تھے، جو ابھی میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔ اس لئے ازراہ کرم آپ اپنا رولنگ تب دیں جب آپ میری بات بھی سن لیں کہ میں کیا دلائل رکھتا ہوں کہ کیوں یہ ایڈمٹ کرنے کے قابل ہے۔

جناب چیئرمین: جو صریحاً قواعد، قوانین کی خلاف ورزی ہے اس میں دلائل کو سننا میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: اس سے تو بہتر تھا کہ آپ اسے چیمبر ہی میں kill کر دیتے۔

جناب چیئرمین :- میں نے آپ کو یہیں موقع دیا.........

مولانا کوثر نیازی: نہیں۔ مجھے تو آپ نے موقع نہیں دیا۔ مجھے تو آپ نے ایک پرزہ پڑھنے کا موقع عطا کیا ہے، مجھے آپ نے نہیں سنا۔ اس سے تو بہتر تھا کہ آپ اسے چیمبر میں kill کر دیتے۔ جناب والا! مجھے آج تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ حکومت خارجہ پالیسی ڈیبیٹ کرنے سے کیوں گریزاں ہے۔ قومی اسمبلی میں بھی وعدہ کر چکی ہے، اب بھی جب یہ ایشو آتا ہے تو ٹیکنیکل گراؤنڈز پر اس سے منہ موڑا جاتا ہے۔ آخر کیا سبب ہے؟

جناب چیئرمین: یہ تو حکومت ہی جواب دے سکتی ہے اور وزیر اعظم صاحب غالباً اس بارے میں کچھ فرمانا چاہیں گے۔

جناب محمد خان جونیجو (وزیر اعظم): جہاں تک فارن پالیسی کا تعلق ہے یہ بہت بڑا اہم مسئلہ ہے اور میں نے قومی اسمبلی کے اجلاس میں بھی یہ اظہار خیال کیا تھا کہ ہم پورا دن اس کے لئے مخصوص کریں گے جہاں ممبروں کو حق ہو گا۔ کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور حکومت کی طرف سے جو بھی ایشوز ہیں ان پر پوری وضاحت کے ساتھ ممبروں کو confidence میں لیا جائے گا۔ اب یہ اس موقع پر میں اس ہاؤس کے ممبران کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ جو سینیٹ کا اجلاس ہو گا ہم یہ کوشش کریں گے کہ نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کا ایک جائنٹ سیشن ہو اور ایک دن چاہیئے، دو دن چاہیں، ہم بیٹھ کر آرام سے تفصیل سے فارن افیئرز ڈسکس کریں گے۔ ہم پورے ایوان کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ جہاں تک پالیسی پر بحث کا تعلق ہے، یہ آئندہ سیشن میں ہو گی۔

جناب چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی: اسی کے ساتھ میں اپنی شہید اور مقتول تحریک واپس لیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اسکی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

مولانا کوثر نیازی: شہید کی مغفرت ہو چکی ہے۔

Mr. Javed Jabbar: Point of order, Sir. Before we dispense with the procedure on Adjournment Motions I would like to invite your attention to Rule 71 (d) and your recent ruling on the matter. Because one believes that with the partial revival of the Constitutional Order of March, 1985, by which part-I of the Federal Legislative List has also been given jurisdiction to the Senate. The application of this particular rule will prevent the Senate from discussing any substantive issue purely on the pretext that it has already been touched by the National Assembly. Therefore, I believe that your ruling, that on those grounds a matter cannot be revived in the Senate, is somewhat restrictive to the scope of what the Senate can discuss.

Mr. Chairman : I am following the rules as they stand at present. Yesterday, I brought it to the notice of the Prime Minister and I referred to it this morning also that the Prime Minister has been kind enough to set up a committee in order to revise the rules, in order to take care of all the Constitutional changes which have taken place and whatever the requirements of the two Houses are, and the Committee, I hope would be announced today and it would be upto Senators who are working on that Committee to bring forward all these points and put them in order in a different shape.

Mr. Muhammad Khan Junejo : Sir, I request that I may be given a day or two so that I take the Senators into confidence and to nominate the Committee on the subject, as was decided yesterday. If the House agrees to it we will do that Sir.

MOTION *RE:* A SPECIAL COMMITTEE FOR APPOINTMENT OF REVIVAL OF POLITICAL PARITES

Mr. Chairman: I think the Law Minister has to move a motion.

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین ! کل وزیراعظم صاحب نے اپنے بیان میں یہ ارشاد فرمایا تھا اس ہاؤس کے سامنے کہ اس ہاؤس کی خواہشات کے مطابق ایک کمیٹی قائم کی جائے گی جو سیاسی جماعتوں کے مستقبل کے متعلق ایگزامن

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

کر کے اپنی رپورٹ پیش کرے ۔ اس فیصلے کے مطابق اس کمیٹی کو آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

As authorized by this Senate in its sitting held on 6th July 85, the Prime Minister has been pleased to constitute a Special Committee as follows to examine the question of revival of Political Parties in the country and report to the Senate within one month :–

Names of the Members

1. Mr. Fida Muhammad Khan. *Chairman.*
2. Mr. Hassan A. Shaikh.
3. Mr. Ahmed Mian Soomro.
4. Qazi Abdul Majid.
5. Mr. Abdul Qayyum Khan.
6. Dr. Muhammad Asad.
7. Amir Abdullah Khan Rokari.
8. Qazi Abdul Latif.
9. Qazi Hussain Ahmed.
10. Mir Nabi Bukhsh Zehri.
11. Mr. Faseih Iqbal.
12. Nawabzada Jahangir Shah Jogizai.

The quorum for the meeting of the Special Committee will be four.

جناب میں یہ عرض کر دوں کہ کل وزیر اعظم صاحب نے بھی اس کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ کمیٹی نیشنل اسمبلی کی کمیٹی کے ساتھ **Co-ordinate** کر سکتی اور ان کے ساتھ مل کر بھی کام کر سکتی ہے اور ان کی **Independent** حیثیت بھی ہو گی ۔ شکریہ ۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, there is no period prescribed in this Motion by which a committee . . . .

Mr. Chairman : The period was mentioned.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Secondly it, probably, deals only with the revival of political parties and nothing else, because the Privilege Motion which was withdrawn, I think, did not deal with the revival of political parties only. There were other connected issues also. So, the National Assembly Committee, I think, has also got the other issues which have been referred to it, whereas, here from what was read out, the point of reference about revival of political parties only, may kindly be clarified by the honourable Law Minister.

Mr. Chairman: Mr. Prime Minister.

جناب محمد خان جونیجو: جناب چیئرمین! یہ جو ہم نے قومی اسمبلی کی کمیٹی اپوائنٹ کی تھی۔ اس کے ریفرنس اور اس ریفرنس میں ذرا فرق ہے کیونکہ ڈسکشن کے دوران مسئلہ ہاؤس کے سامنے یہ تھا کہ مارشل لاء کو جلد اٹھایا جائے۔ مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے ہم نے لنک اپ کیا ہے کہ جب تک پولیٹیکل پارٹیز ریوائیو نہیں ہوتیں مارشل لاء کو اٹھانے کا ریزولیوشن ہم پاس نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس بات کا انتظار کرنا ہے۔ اس میں ہاؤس بھی ہمارے ساتھ متفق تھا۔ یہ جو کمیٹی ہے اس کو ہمیں نے اسی ریفرنس کے ساتھ اپوائنٹ کیا ہے کہ آپ پولیٹیکل پارٹیز کے لئے اپنی۔

advice دیں گے اور ایک ماہ کے اندر یہ advice

آنی چاہیے۔ جہاں تک نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کے ریفرنس کا تعلق ہے۔ اس میں تھوڑا سا فرق ہے۔ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی اس وقت پولیٹیکل پارٹیز کو اولیت دے رہی ہے۔

اسی لئے مناسب یہی ہوگا کہ اس کو بھی ہم اس تک محدود رکھیں۔ اور اس کے بعد اگر کوئی اور ایشو سامنے آیا تو اس کو ڈسکس کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ فرما رہے ہیں کہ دونوں کے ریفرنسز میں کچھ فرق بھی ہے۔

جناب محمد خان جونیجو: وہی جناب میں نے کہا کہ اب دوران ڈسکشن ہم اس فیصلے پر پہنچے ہیں۔ کہ پولیٹیکل پارٹیز کے سلسلے میں پہلے فیصلہ کیا جائے۔

[Mr. Muhammad Khan Junejo]

یہ اہم مسئلہ ہے ۔ اس لئے ہم اس ہاؤس کو پولیٹیکل پارٹیز کے مسئلے پر advice دینے کے لئے درخواست کر رہے ہیں ۔ تاکہ یہ مسئلہ طے ہو جائے پھر اس کے بعد دوسرا مسئلہ مارشل لاء کا آتا ہے ۔

Mr. Chairman : Here it is understood correctly that the first priority would be given by the Committee to the structure of the political parties. If there are any other points which have to deal with the lifting of Martial Law, they would also be dealt with.

Mr. Ahmed Mian Soomro: So, it is very clear that this Committee is concerned with nothing else but the revival of the political parties.

Mr. Chairman : I think, I made it very clear just now.

قاضی حسین احمد : ایک مہینے کے وقفے سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مارشل لاء ہٹانے کی بجائے اسے اور زیادہ مؤخر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ اور وہاں پر بات تو یہ ہوئی تھی کہ ۲۵ جولائی تک نیشنل اسمبلی اور سینیٹ کا اجلاس بلا لیا جائے گا اور اس کے اندر بل پیش ہو جائے گا ۔

جناب محمد خان جونیجو : جناب ایک مہینے کا وقفہ تو ہم نے آپ کی convenience پر دیا ہے ۔ ورنہ اگر اس سے پہلے آپ رپورٹ دینا چاہتے ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ آپ پہلے بھی دے سکتے ہیں ۔ ہم نے تو آپ کی convenience کے لیے زیادہ سے زیادہ ایک مہینہ کہا ہے ۔ کل میں نے صاف واضح پروگرام آپ کو بتا دیا تھا کہ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی ۲۰ تاریخ کو رپورٹ دے گی ۔ اور اس کے بعد فوراً نیشنل اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے گا اور جیسے ہی نیشنل اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گا تو سینیٹ کے اجلاس کے لیے بھی آپ کو تکلیف دی جائے گی ۔ یہ آپ کے اوپر ہے ۔ آپ ایک مہینے سے کم میں بھی دے سکتے ہیں ۔ اگر ایک ہفتے کے بعد دے دیں تو کوئی آپ کو روک نہیں سکتا ۔

قاضی حسین احمد: میرے خیال میں اس کے لئے وقت ہی ایک ہفتہ مقرر کیا جائے۔ اس پر نیشنل اسمبلی کی کمیٹی نے کافی نشستیں کی ہیں۔ اور ان کی تیاری بھی ہمارے کام آسکتی ہے۔ میرے خیال میں یہ مسئلہ کوئی زیادہ complicated نہیں ہے۔ ہمیں کوئی بڑا سیاسی نظام نہیں بنانا ہے۔ بنیادی سیاسی نظام موجود ہے۔ صرف مارشل لاء کو ہٹانے کی ضرورت ہے اور جو پابندیاں لگائی گئی ہیں ان کو اٹھانے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کی تجویز یہ ہے کہ اسمبلی کی کمیٹی ۲۰ تاریخ تک رپورٹ پیش کرے گی۔ آپ اس کے ایک ہفتے بعد تک پیش کریں گے۔

قاضی حسین احمد: میری تجویز یہ ہے کہ ہم بھی ۲۰ تاریخ تک دے دیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے ۲۵ تاریخ mention کی ہے۔ چونکہ یہ لیٹ سٹارٹ ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں یہ تو لاجیکل نظر آتا ہے کہ کچھ تفاوت ہو دونوں کے پیریڈ میں۔ جناب پرائم منسٹر صاحب۔

جناب محمد خان جونیجو: جناب! یہ مسئلہ الجھا ہوا نہیں ہے۔ میں نے تو ایک مہینہ دیا ہے۔ آپ ایک ہفتے کے اندر دیں یا چار دن کے اندر دیں یہ آپ پر منحصر ہے۔ اس میں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب! میں اس سلسلے میں صرف دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز یہ ہے کہ گو یہ صحیح ہے کہ ایک مہینے کی مدت یہاں تجویز کی جا رہی ہے لیکن کل جو ڈسکشن اس ایوان میں ہوئی تھی اس کی روشنی میں میرے خیال میں ہمیں اس مدت کو زیادہ نہیں بلکہ کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ ۲۵ جولائی تک یہ کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کر دے۔ دوسرا یہ کہ اس کے دائرہ کار میں دو چیزیں ہونی چاہئیں۔ بلاشبہ اس کا مرکزی موضوع تو وہی ہے۔ جو وزیر اعظم صاحب نے فرمایا۔ یعنی سیاسی جماعتوں کا احیاء لیکن یہ بھی تجویز کرتا ہے کہ اس نئے پولیٹیکل ایکٹ کے ساتھ ساتھ مارشل لاء اٹھانے کا ریزولیوشن یہ ایوان پاس کرے اس لئے دو اجزا ہونے چاہئیں یعنی ریوائیول آف پولیٹیکل پارٹیز۔ اور یہ ریزولیوشن کہ مارشل لاء اٹھایا جائے۔ میری نگاہ میں

[Mr. Khurshid Ahmed]

نیشنل اسمبلی نے اپنے دائرہ کار کو بہت وسیع کر لیا تھا۔ جو صحیح نہیں ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ سینٹ کی کمیٹی کا دائرہ کار آپ محدود کریں۔ لیکن دو باتیں واضح طور پر ہونی چاہئیں۔ پہلی یہ کہ سیاسی پارٹیوں کا احیاء۔ اور دوسری ریزولیوشن جو یہ ایوان مارشل لاء کو اٹھانے کے لئے پاس کرے۔ یہ تجاویز ہونی چاہئیں اور آخری تاریخ اس کی ۲۵ جولائی ہونی چاہیئے تاکہ یہ رپورٹ آجائے اور اس کے ایک ہفتے کے بعد آپ سینٹ کا اجلاس بلا لیں۔

جناب چیئرمین، جہاں تک میں سمجھتا ہوں، پرائم منسٹر صاحب مجھے correct کر سکتے ہیں اگر میں ان کی غلط انٹرپریٹیشن کرتا ہوں پوائینٹ جو ہے پرائم منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ایک مہینہ آؤٹ سائیڈ ٹائم ہے۔ اور غالباً وہ اس بنیاد پر ہے کہ بل دوبارہ اسمبلی کے پاس لانا پڑے اور ٹائم کی ایکسٹینشن کی اجازت مانگنی پڑے۔ اس ضرورت کے پیش نظر کہ یہ کمیٹی کا اپنا فرض ہے کہ اگر وہ پہلے کر سکتے ہیں ان کو دوبارہ سینٹ کے پاس نہ آنا پڑے۔ کہ ہمیں اور ٹائم چاہیئے

There is nothing actually to prevent a committee from finishing this work.

دوسری طرف جو قاضی صاحب کا پوائنٹ ہے وہ میرے خیال میں یہ ہے کہ

According to Parkinson Law, Work would expand to fill the time available for its disposal.

لیکن سینٹ سے مجھے یہ توقع نہیں ہے کہ وہ اس طریقے پر behave کرے گی۔ سینٹ کی کمیٹی اگر صبح شام بیٹھے تو میرے خیال میں یہ مسئلہ available time میں نمٹا سکتی ہے۔ لیکن اس سٹیج پر پہنچنے کے بعد اگر اس کی ضرورت پڑی تو معلوم نہیں کہ سینٹ کا اجلاس آئندہ کب ہو گا۔ اس طرح وہ مسئلہ بہت کھٹائی میں پڑ جائے گا بہت طول کھینچے گا اس لئے یہ صحیح ہے

اور آؤٹ سائیڈ لمٹ دی ہوئی ہے۔ اور یہ کمیٹی کے ممبران کی صوابدید پر ہے اور ان کی کارگزاری پر ہے کہ وہ اس کو جلد سے جلد ختم کریں۔ اگر ممکن ہو تو ۲۰ تاریخ تک اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ تاریخ تک رپورٹ دیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ جو اس کو وقت کی وسعت دی جا رہی ہے یہ محض اس لئے ہے کہ یہ مارشل لاء کو وسعت دینے کے لئے گنجائش نکالی جائے اگر عزم ہے کہ اس کو اٹھانا ہے تو کم از کم وقت اس کے لئے رکھا جائے اور کمیٹی کو پابند کیا جائے کہ وہ جلد از جلد اپنی رپورٹ دے۔

جناب چیرمین: یہ یقین دہانی کل پرائم منسٹر صاحب نے بڑے واضح انداز میں دلائی تھی کہ جو پروفیسر خورشید صاحب نے کہا کہ ریزولیوشن آنا چاہیئے تاکہ مارشل لاء لفٹ ہو جائے اس پر بھی پرائم منسٹر صاحب نے کل ارشاد فرمایا تھا کہ جونہی وہ رپورٹ میرے پاس آجائے گی میں خود وہ ریزولیوشن لاؤں گا اس میں تو میرے خیال میں کوئی پیچیدگی کی بات مجھے نظر نہیں آتی۔ It is entirely in your hands.

جناب اقبال احمد خان: جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محترم ممبر قاضی صاحب خود اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ within one month ابھی انہیں یہاں سے ہم چیرمین صاحب سے بھی درخواست کرتے ہیں، کمیٹی کی میٹنگ شروع کر دیں۔ کل ختم کر دیں ایک مہینے کی کون سی رکاوٹ ہے ہم نے ایک مہینہ ان کو اس لئے دیا ہے کہ اگر سینٹ کا اجلاس ختم ہو جاتا ہے۔ اور یہ ۲۰ تاریخ تک کسی وجہ سے ختم نہیں کر سکتے جیسے کہ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی میں ہوا تو پھر سینٹ کا اجلاس دیر سے ہو گا اور یہ زیادہ بہتر طریقہ جلدی ڈسپوز آف کرنے کا یا دیر سے کرنے کا ہے اس لئے اب یہ ممبران کمیٹی کی ذمہ داری ہے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے اس قوم کی اور اس ہاؤس کی خواہشات کے مطابق اپنی رپورٹ

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

پیش کر دیں۔ ہم نے تو زیادہ کہا ہے اور کم سے کم جتنا چاہیں کر لیں۔ دو دن میں کر لیں۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے یہ پتا چلے گا کہ ممبران کمیٹی کتنی جلدی یہ کام ختم کرتے ہیں تو قوم بھی خوش ہو گی میں یہ عرض کروں گا کہ یہ اتنا debatable مسئلہ نہیں ہے کہ جس پر ہم اس معزز ایوان کا وقت ضائع کریں کمیٹی بن چکی ہے اب اس کے اجلاس شروع ہونے چاہئیں اور اگر چاہیں تو دوسری کمیٹی سے بھی co-ordinate کر سکتے ہیں اور اپنی رپورٹ جلدی دے دیں اگر دونوں کی اکھٹی رپورٹ آ جائے گی تو ہمارا کام اور کم ہو جائے گا اس میں ہم دونوں ھاؤسز کے اجلاس simultaneously بلا سکیں گے۔

جناب چیئرمین: اگر To cut short پرائم منسٹر صاحب کو یہ ڈسکشن منظور ہے تو

We can promptly add upto preferably 20th or 25th, but preferably by an earlier date.

Mr. Muhammad Khan Junejo : It is entirely upto the Committee whenever it would like............

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس ترمیم کے ساتھ اگر یہ کر لیں تو...

If there is doubt or misgiving in the minds of some of our honourable Members why not actually make it convenient for them to go alongwith whatever the Prime Minister has proposed. The maximum time is one month but report should be submitted preferably earlier, say, by 20th or 25th whatever............

جناب محمد خان جونیجو: لیکن میں جو عرض کر رہا ہوں اس میں ہمیں جلدی کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ نیشنل اسمبلی کی کمیٹی جو ریکمنڈیشنز دے گی اس کمیٹی کو انہیں بھی کنسیڈر کرنا چاہیئے تاکہ یہ جو اپنی ریکمنڈیشنز پیش کریں گے نیشنل اسمبلی اور سینٹ اگر یہ متفقہ طور پر پاس کریں گے تو آسانی ہو گی جلدی لاء بن جائے گا

اس لئے اس میں اتنی جلدی نہیں ہے جلدی یہی ہے کہ ۲۰ تاریخ تک نیشنل اسمبلی کی کمیٹی اپنی رپورٹ دے مناسب یہ ہو گا کہ وہ رپورٹ بھی آپ کے حوالے کی جائے۔ اس کو بھی آپ کنسیڈر کر کے اپنی فائنل رپورٹ دیں اس میں ٹائم کی ہم کوئی ایسی پابندی نہیں لگا رہے اب آپ پر ہے کہ جتنا بھی آپ جلدی دینا چاہتے ہیں لیکن میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ان کی رکمنڈیشنز بھی کنسیڈر کرنے کے بعد آپ اپنی فائنل رکمنڈیشنز دیں۔

جناب چیرمین: یہی میں نے عرض کیا ہے کہ اس کے لئے اگر ان کو ایک ہفتہ اور دے دیں۔

Preferably by 27th I think that will be further clear order.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! آپ کی وساطت سے میں یہ گزارش قاضی صاحب سے کروں گا کہ کمیٹیوں کا مجھے کافی تجربہ ہوا ہے قومی اسمبلی کی کمیٹی کو پھر دوبارہ وقت لینا پڑا تھا اس میں میرے خیال میں کوئی تضاد نہیں ہے جب وزیراعظم صاحب نے ایک مہینہ دے دیا ہے اور وہ فرما رہے ہیں کہ آپ اگر چاہیں تو ایک ہفتہ کے اندر رپورٹ مہیا کر سکتے ہیں آپ وہاں جائیں گے تو ایسی بات نہیں ہے کہ بنا بنایا منصوبہ کسی کے سامنے رکھ دیا جائے گا قومی اسمبلی کی کمیٹی بھی اپنی رپورٹ مرتب کر رہی ہے اسے بھی دیکھنا ہو گا اور ملک کے حالات کو بھی دیکھنا ہو گا اس لئے ان تمام نازک مراحل کو دیکھتے ہوئے اس پر غور کرنا ہو گا میرا خیال ہے کہ وزیراعظم کا فرمان ٹھیک ہے کہ ایک مہینہ کے اندر ہونا چاہیئے۔

Mr. Hasan A. Shaikh: This step, if it is adhered to, no change need to be made. It is the option of the Committee to give an earlier report and that he is not standing in their way.

قاضی حسین احمد: جناب میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ میری خواہش ہے اور تمام قوم کی یہ خواہش ہے ۱۴ اگست کی تاریخ کی ساعت مسعود ہو، جب اس

[Qazi Hussain Ahmed]

ملک سے مارشل لاء کے سائے اُٹھ جائیں اور اگر ہمارے زہن میں یہ ہے کہ ہم نے یہ کرنا ہے تو اس سے پہلے یہ مراحل طے ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کی کوششوں پر ہے۔

The sense of the House appears to be;

جو پرائم منسٹر صاحب کی تجویز ہے اُسے accept کیا جائے

جناب اقبال احمد خان: جناب یہ پوچھا گیا ہے کہ چیئرمین کون ہوگا فدا محمد خان کا نام میں نے announce کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جی فدا محمد خان کا نام announce ہو چکا ہے

MOTION *RE* : ADOPTION OF RULES FRAMED FOR THE PAKISTAN NATIONAL GROUP OF THE INTER-PARLIAMENTARY UNION

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, I beg to move :

> "That all the Members of this House may be Members of the Pakistan National Group of the Inter-parliamentary Union, the rules framed for the Group be adopted and the Leader of the House may be authorised to form the Executive Committee from the Senate envisaged in the Rules."

یہ جناب والا! کل پیش کیا تھا جتنے قواعد و ضوابط انٹر نیشنل پارلیمانی یونین کے تھے سرکولیٹ کر دیئے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ معزز اراکین نے ملاحظہ کر لئے ہونگے۔ ۱۹۷۸ میں ہم اس یونین سے نکل گئے تھے چونکہ اس وقت پارلیمنٹ نہیں تھی۔ اب ہم نے ۳۱ اگست تک apply کرنا ہے اس سے پہلے ہم کو نیشنل گروپ قائم کرنا ہوگا اور اس کے ساتھ ہی ہم نے نیشنل گروپ کے جو رولز ہیں وہ بھی دیئے ہیں اب جو رولز سرکولیٹ کئے ہیں اس میں تھوڑی سی change ہے وہ میں معزز اراکین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں پہلے جہاں

ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین تو تھے وہ ہم نے اٹھارہ تجویز کر دیئے ہیں اس لئے کہ ۱۹۷۴ میں جب رولز بنے تھے تو اس نیشنل اسمبلی اور سینٹ کے اراکین کی تعداد تقریباً موجودہ تعداد سے نصف تھی اس لئے اب چونکہ ہمارا نیشنل اسمبلی کا ہاؤس بھی بڑا ہے اور اللہ کے فضل سے ہمارا سینٹ کا ہاؤس بھی بڑا ہے۔ اس لئے تجویز کیا گیا ہے کہ تعداد دگنی کر دی جائے اس میں پہلے سینٹ کی ایگزیکٹو کمیٹی کی تعداد تین تھی جواب ہم نے Propose کیا ہے کہ چھ ہونی چاہئے تو یہ میری تجویز ہے

Mr. Chairman : The Motion before the House is :

> "That all the Members of this House may be Members of the Pakistan National Group of the Inter-parlimentary Union, the rules framed for the Group may be adopted and the leader of the House may be authorized to form the executive Committee from the Senate envisaged in the Rules."

(The Motion was carried)

RESOLUTION *RE* : APPLICATION FOR RE-AFFILIATION TO THE INTER-PARLIAMENTARY UNION

جناب اقبال احمد خان: سر اسی سلسلے میں میری دوسری قرارداد ہے: درخواست کے لئے میں Move کرتا ہوں:

I beg to move :

> "That this House resolves that the Pakistan National Group may apply to the Inter-parliamentary Union for its re-affiliation."

Mr. Chairman: The Motion before the House is:

[Mr. Iqbal Ahmad Khan]

"That this House resolves that the Pakistan National Group may apply to the Inter-parliamentary Union for its re-affiliation."

(The Motion was carried)

Mr. Chairman: The next item on the Agenda is, the Motion by the Minister for Interior, Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, I beg to move:

"That the internal situation in the country be discussed."

Mr. Chairman: The Motion before the House is:

"That the internal situation in the country be discussed."

I would request those gentlemen who want to participate may kindly register their names with the Secretariat so that we are able to move further because the time is still available for discussion. The discussion on this very subject would continue tomorrow also. Please keep it in mind and in the meantime whosoever wants to open the debate I think ....

He should be ready پہلا فائر جس نے کرنا ہے ۔
معزز اراکین! آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں تاکہ کاروائی کا آغاز
ہو سکے ۔ پہلا نام جبار صاحب آپ کا ہے ۔

Mr. Javed Jabbar: Thank you, Mr. Chairman.

When one looks at the official document, Sir, which describes the subjects that are within the purview of the Ministry of the Interior we notice a list of 32 subjects which, by any definition, is a very large area of authority and it will not be possible for any single individual to cover here. I shall, threfore, restrict myself to comments which will seek to be as constructive as possible, on 10 out of these 32 subjects.

These 10 subjects are: Preventive Detention; Emigration and Passports; Anti-corruption; the Policy of Censorship; Police Policy; Co-ordination; Anti-smuggling; Human, Rights; Penal Reforms and the Pakistan Narcotics Control Board. Sir, when we look at the effects of the work supervised by the Minister of Interior, we are made particularly aware of the dictum pronounced by a major political leader some years ago which said that those who execute the law are much more powerful than those who make the law.

In the case of the Ministry of Interior, it could perhaps, be speculated that various agencies and bodies that report to the Ministry of Interior actually exercise (on the ground) far more authority than the policy-making Ministry itself. When we look at the effects, then, there is need of general improvement of administrative and bureaucratic procedures in our country, this applies with particular force to the Ministry of Interior. Because, in many respects, it deals with the dignity of the human beings in Pakistan; it deals with the protection of the human rights of the people of Pakistan. Therefore, when one considers any kind of administrative requirements, I would submit that the Ministry of Interior should take special note of comments applicable to its ancillary bodies. One cannot resist noting the fact that the consequences of Martial Law are particularly relevant to the administration of the Ministry of Interior. Even though it is not concerned with the promulgation of Martial Law itself.

Yesterday, the Hon. Prime Minister requested the Members of Parliament to exercise restraint and not to be emotional. It is my assertion that emotions have very little to do with it. Considering of effects of Martial Law on various aspects of the Ministry of Interior it is a matter of the simple status of human dignity. It is national emancipation that is our concern. I say this as objectively as it is possible to do so. It is my submission that by prolonging the Martial Law for every single minute, or every single day, we are prolonging the ill-health and the agony of the people of Pakistan. Just as hundreds and thousands of people in this country are becoming addicated to drugs so too my submission, is that the people and our system is being persuaded to

[Mr. Javed Jabbar]

become addicted to Martial Law and it is most unfortunate that the various agencies of the Ministry has perhaps inadvertently helped in this process.

I come to the first point–Preventive Detention : Despite the procedural device which is so conveniently used by the Federal Government in stating that all matters relating to the detention of prisoners, is a provincial subject, my humble submission is that in the nature of our country's situation and operation, the Federal Government exercises considerable authority over the actions of the provincial Government. Therefore, Sir, there are, in my view, dozens, if not hundreds, of people being held in this country whose status as either under-trial prisoners or detenus is within the administrative scope of the Ministry of Interior. Therefore, the Ministry should take a more liberal and more generous view when it looks upon the state of political prisoners in Pakistan.

It is also my assertion that in the application of Passport and Emigration laws, undue restrictions are placed on the travel and movement of people who are related to the Film Industry and entertainment sector and to the art sector. For instance, even to this day.......

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Point of Order, Sir.

Mr. Chairman: Yes please?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Should we not confine us to discuss the internal situation?

Mr. Chairman : Will it be possible to segregate the two?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir : Of course, it is very much difficult to segregate the two. Afterall, when we would discuss the internal situation we will also be talking about the situation which occurred in the country and, if the situation is so alarming today, it should be brought to the notice of this House, then, we can practise a debate and

see what procedure should be adopted to improve the situation. But so far, in the last five minutes, nothing has been said which relates to the internal situation as to how the Ministry of Interior is functioning. I, think, we should confine ourselves to the subject matter which is essentially law and order problem which we are facing, (a) that is a problem of evidence which is creating such a law. What are those things which appear to be necessary in law?

Mr. Chairman : But the Law and order situation. . . . .perhaps it could not be possible to segregate it from some other aspects. For example I really do not know whether corruption would not come within the Interior, whether the Martial Law, actually, could be a part of the internal situation, whether some of the mal-administration, comes under the Ministry of the Interior; whether it could be a part of the internal situation. So, I do not think a clear-cut line can be drawn but I think if the concentration is more on, I would request the Honourable Members to concentrate more on, what is understood in the common parlance by the internal situation, it would be more useful.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: We would welcome any suggestion, any criticism by which the law and order situation can be improved. Whether it is highway robbery; whether it is theft; whether it is dacoity; whether it is mal-administration of the Police; and whether any subject by which anybody can help us and contribute towards the objective, how we can improve the situation of law and order and if they can point out to us our failings we would welcome.

Mr. Chairman : Thank you very much. I think, the Members would keep this in mind.

Mr. Javed Jabbar : Thank you, Mr. Chairman, for clarifying the scope of the term 'internal situation' of the country but I dare to submit that the situation as viewed by an ordinary citizen such as myself who has not had the privilege of holding any Cabinet office for the last few years is (dramatically) different from those who have held Cabinet offices and those who reside perhaps only in the Government

[Mr. Javed Jabbar]

offices of Islamabad. Therefore, Sir, I believe that when I will come to the 3rd and 4th points of my list which deal with Anti-corruption, the scope and depth and the intensity of corruption in our country is a part of this great particular subject which remains within the jurisdiction of the Ministry of Interior.

The Ministry of Interior, in my view, is not able to do adequate justice to the requirements of this particular subject. Therefore, Sir, I submit that on the scale and with the authority of an Ombudsman in this country we should create a separate and an independent statutory body though, of course, at a considerable administrative expense but perhaps a separate authority charged with this task will be more effective than the Ministry of Interior has been to this date.

The next point, Sir. Censorship : As I am not completely aware as to how the Ministry of Interior co-ordinates and actually implements this part of its authority but as you can imagine Censorship also has a very damaging effect on the moral and intellectual character of Pakistan. It can be said that if in this respect alone it can be defined by the Hon. Minister at the end of this debate as to how specifically the Ministry of Interior applies the practice of Censorship in relation to the Ministry of Information or in relation to any other Ministry.

The next point, Sir, concerns Police Policy Co-ordination : I will not be emotional on this issue since all has been said eloquently in the National Assembly but I will suggest that through certain procedural devices, perhaps, we may take some small steps to reform such a fundamental institution.

Perhaps the first and fundamental reason why there is a perception that police is not accountable to the people of Pakistan is the historical misuse of this agency by the Government in power. Therefore, Sir, we should consider creating at every Thana level Citizens Committees to which the SHO is made accountable and I submit that in these Citizens Committees, the Members of Parliament or the Members of Local Bodies should not be given membership in order to

avoid any potential political misuse of this juxtaposition with the police system. By making the SHO accountable to the residents of the area for which he is responsible, we will introduce an unprecedented degree of accountability. This, of course, should be done without making the administrative procedure impractical.

At the same time I would submit that the selection of the SHO concerned should be from the residents of the area itself which would go a great way in alleviating the sense of alienation and distance between the police and the citizens. This, of course, is not possible overnight. I appreciate that in Sind, for instance, or Baluchistan there may be lack of adequately trained SHOs. I suggest, therefore, that a three years period be defined so that upto 1988 all SHOs in this country are residents of the specific local constitutency over which they are given authority.

The next point, Sir, concerns anti-smuggling operations, which, needless to say, constitutes a veritable parallel economy in our country and without wishing to pave way or emasculate the Ministry of Interior into a very thin skeleton or what it is today, I suggest that here too, we require a separate authority because with respect to Customs, which, presumably comes under the administrative control of the Ministry of Finance and the enforcable authority of the Ministry of Interior, there appears to be a considerable gap. Therefore, anti-smuggling should also be given a separate and independent authority.

As to the subject of human rights, Sir, I would relate it to the revival of political parties in this country and the restoration of fundamental human rights. But as to the role of the Ministry of Interior, I would submit that just as the Ministry of Health is presently running short of television and radio announcements, educating the people on subjects such as immunisation and inoculation, I submit that the Ministry of Interior should sponsor a campaign to educate the people of Pakistan on fundamental human rights, on how the universal declaration of human rights, to which Pakistan is or is not a signatory, is responsive.

[Mr. Javed Jabbar]

Sir, the next subject concerns the penal reforms. Sir, if one visits these jails which I have had the occasion to do–fortunately not as a permanent resident or even a temporary one–but simply as a visitor, one doubts whether these jails have been created for the habitation of human beings or animals, because, truly Sir, some of these cells have contained up to 30–40 human beings packed into a space which is meant only for 5 to 10 and having met some of these prisoners themselves, I can testify them to be absolutely sub-human and inhuman conditions that prevail under the administrative authority of the Ministry of Interior. This becomes particularly poignant and painful when one looks at the medical facilities that are available to the ailing prisoners, the way in which the medicines are purchased, the quality of these medicines, the mal-practices that go on connected to the purchase and distribution of medicines, requires particular investigation.

In this connection, one would like the honourable Minister to inform us as to what is the fate of the report prepared by, I believe, Mr. Mahmud Ali, on the Penal Reforms that are needed so desparately in this country. I would suggest that the Ministry of Interior should issue guidelines to the respective Provincial Governments to institute immediate corrective action, as in the case of the Police Citizens Committees. Sir, my submission is that for every jail in this country there should also be constituted a Citizens Committee that has the right to inspect the conditions in prisons once in a month. Already there exists the Prisoners Aid Society and if the Ministry of Interior so wishes and encourages this step. . . . .

Mr. Chairman : I would request you to try to conclude.

Mr. Javed Jabbar : Yes, Sir, I am coming to my last point and that is The Pakistan Narcotics Control Board with the working of which I am not entirely familiar because I have not had the benefit of obtaining the necessary documentation but I would only like to submit that perhaps The Pakistan Narcotics Control Board should publish a formal report once a year which is made available not only to the Members of Parliament but to the public at large also. Think you.

DISCUSSION ON INTERNAL SITUATION IN THE COUNTRY

Mr. Chairman : Thank you very much. In all we have so far 35 honourable Members who would like to participate in the discussion. I think, today we have time till 1-30 p.m. and tomorrow, I think, possibly starting at 11, two and a half hours or so. So, in all probability . . . .

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, you can suspend the Question Hour tomorrow so as to give more time to the Members to talk on this very important subject concerning the internal affairs of the country.

Mr. Chairman : This is entirely up to you. I am trying to indicate the rules. In all we will have, taking today and tomorrow into account something like 230 minutes available for discussion. At present 35 Members are already there on the list and I am sure that another 4/5 would like to give their names and then we will have at the most 6 minutes per speaker. So, I would request the honourable Members to be short, brief and to the point. I think, the point made by the Senator Mr. Saeed Qadir is quite relevant. Each Member has spoken on a number of issues quite relevant, pertaining to the internal situation also but rather remotely. People are interested on what the political situation or the internal situation is, what the law and order situation is, and what can be done to improve that situation. I think, this is what would help the Ministry of Interior also to sort out its affairs in a better fashion than they are today without having the benefit of your advice. Now, I would request the next speaker, Qazi Husain Ahmad to take the floor.

قاضی حسین احمد : جناب والا! پاکستان جن اجتماعی مقاصد کے لئے وجود میں لایا گیا تھا۔ وہ مقاصد یہ تھے کہ ہم اپنی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھال سکیں مگر ہم اس میں ناکام رہے ہیں۔ جتنا بھی ہمارا دور گزرا ہے ہم اس میں ناکام رہے ہیں کہ آپس کے برادرانہ جذبات ایک اسلامی اخوت کی بنیاد پر استوار کر سکیں۔ اسی وجہ سے علاقائی اور برادری کے تعصبات ہیں۔ لسانی تعصبات ہیں اور اس کی وجہ سے ہمارا ملک اس وقت بنیادی طور پر عدم استحکام کا بھی شکار ہے اور اسی وجہ سے ملک میں بار بار مارشل لاء نافذ کیا گیا ہے کیونکہ عوام اسلامی نظام زندگی چاہتے ہیں۔ اسلام کی طرف پیش رفت

[Qazi Hussain Ahmed]

کرنا چاہتے ہیں اور ایک مخصوص مراعات یافتہ طبقہ عوام کو اس طرف جانے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے اسی وجہ سے بار بار ان کو مارشل لاء کا سہارا لینا پڑا ہے۔ اور سیکو مغرب زدہ قیادت کے انحراف کی وجہ سے اور ان کی غلط رہنمائی کی وجہ سے اس وقت قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے۔ اور اس وقت جو موجودہ پاکستان بچا ہے یہ بھی بڑی مشکلات سے دو چار ہے۔

ملک میں داخلی انتشار ہے اور قتل اور ٹریفک کے حادثات ڈاکہ زنی اور چوری کی واردات ہوتی رہتی ہیں۔ اس میں جتنا نقصان ملک کا ہوتا ہے وہ اگر ایک سال کے اعداد و شمار مقتول لوگوں کے جمع کر لئے جائیں جو آپس کی لڑائی کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ تو جنگ ستمبر ۱۹۶۵ اور ۱۹۷۱ء میں ہمارے اتنے لوگ شہید نہیں ہوئے ہوں گے جتنے کہ اس ملک میں ٹریفک کے حادثات اور آپس کی قتل و غارت کی وجہ سے سالانہ موت کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس میں جو حکومت کے امن و امان کے ادارے ہیں ان کا بہت بڑا دخل ہے اور اس ملک میں یہ ایک عام بات کہی جا رہی ہے کہ اگر پولیس کے محکمے کو توڑ دیا جائے تو شاید جرائم کی تعداد میں کمی آ جائے گی۔ ملک میں سہ عملی ہے۔ اس میں مارشل لاء کا قانون ہے اس میں حدود آرڈیننس ہے اس میں مجموعہ تعزیرات پاکستان نافذ ہے۔ اور یہ کسی پولیس والے کی مرضی ہوتی ہے کہ وہ کس دفعہ میں کس کا چالان کرتا ہے۔ اس طرح پولیس کو اختیارات بہت زیادہ دیئے گئے ہیں۔ اور وہ اختیارات کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔ اس بے عملی کی وجہ سے بھی قوم تذبذب کا شکار ہے ملک میں جتنی انٹیلیجنس ایجنسیاں ہیں اور ان کی تعداد شاید چھ سے بھی زیادہ ہے ان تمام انٹیلی جینس ایجنسیوں کا رخ خود عوام کی طرف ہے ملک کے اپنے لوگوں کی طرف ہے۔

قومی اہداف اور قومی مقاصد کے ساتھ محبت اور ان کا فروغ قومی اتحاد کے لئے لازمی ہے اور اس کے لئے دستور میں یہ بتایا گیا اور یہ پالیسی بنائی گئی کہ اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے گا۔ قرآنی تعلیمات کو عام کیا جائے گا۔ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں لوگوں کی تربیت کی جائے گی۔ لیکن اس کی طرف نہ ہمارے ذرائع ابلاغ نے کوئی توجہ دی ہے اور نہ اس کی طرف وزیر داخلہ نے کوئی توجہ دی ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ جتنی بھی وزارتیں

ہیں اور جتنے بھی محکمے ہیں ان تمام کو آپس میں مربوط کر دیا جائے اور بنیادی پالیسی یہی ہو، قوم کی تربیت ہو، قوم کی تعلیم ہو اور ایک اسلامی معاشرے کے قیام کے لئے قوم کو تیار کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس وقت مارشل لاء کی وجہ سے بھی قوم عدم استحکام کا شکار ہے یہاں پر سیاسی عدم استحکام اسی لئے ہے کہ یہاں پر سیاسی اداروں کو مضبوط بنانے کی بجائے سیاسی اداروں کو ہٹا دیا گیا ہے۔ ان کو معطل رکھا گیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس آٹھ سال کے عرصے میں قوم اس آٹھ سال کے عرصے سے پہلے جہاں تھی اس سے بھی زیادہ عدم استحکام کا شکار ہو گئی ہے۔ قوم کے اندر مایوسی پائی جاتی ہے۔ وہ اپنے مستقبل سے مایوس ہو گئی ہے۔ ناامیدی کا شکار ہو گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مستقبل سے یہ مایوسی اور ناامیدی ہمارے لئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ اسی کی وجہ سے ہم مستقبل میں خطرات کا نشانہ بن سکتے ہیں۔ ہم بیرونی حملوں کا نشانہ بن سکتے ہیں کیونکہ جب دشمن یہ سمجھ لیتا ہے کہ یہ قوم اپنے مستقبل سے مایوس ہے تو دشمن اس پر غالب آ سکتا ہے۔ اور اس کے اندر اور زیادہ تخریب کر سکتا ہے۔ اس کو اپنے جارحانہ عزائم کا نشانہ بنا سکتا ہے۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک کے اندر جو آفیسران ہیں ان کو اسلامی تربیت کی ضرورت ہے۔ ان کی دینی تربیت کی ضرورت ہے کیونکہ وہ اپنی تہذیب سے ناآشنا ہیں وہ اپنی اقدار سے ناآشنا ہیں اور وہ مسلمان قوم کی رہنمائی اصل اہداف کی جانب کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ قوم کو جوان جذبوں اور جوان ہمتوں والے خدا پرستوں کی ضرورت ہے۔ افغانستان کے ساتھ سرحد پر ہماری ایک جدوجہد ہو رہی ہے۔ یہ ایک نئی تاریخ کی نشان راہ ہے اور یہ ایک روشن مستقبل کی طرف نشاندہی کر رہی ہے۔ لیکن ہمارے لوگ مایوس ہیں ان کے اندر کوئی جذبہ جہاد نہیں ابھر رہا۔ ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی جتنی بھی پالیسیاں ہیں ان کی طرف سے یہ کوشش نہیں ہوتی کہ اس قوم کو بھی اس جذبے سے سرشار کر سکیں کہ وہ اپنی آزادی کا دفاع کر سکیں۔ اپنی اقدار کا دفاع کر سکیں۔ اپنی تہذیب کا دفاع کر سکیں۔

میرے خیال میں اس کے راستے میں بہت بڑی رکاوٹ خود مارشل لاء کا نفاذ ہے۔ مارشل لاء کا نظام ہٹے گا تو قوم کے اندر جو اصلاح کا کام کرنے والے ہیں۔ ان

[Qazi Hussain Ahmed]

کو آگے بڑھنے کا موقع ملے گا۔ قوم کو اٹھانے کا موقع ملے گا، قوم کی ہمت اور ان کے عزم کو بیدار کرنے کا موقع ملے گا۔ اگر قوم کے نمائندوں پر اعتماد کیا جائے گا۔ تو وہ اس قوم کو مایوسی اور نا امیدی سے نکال سکیں گے۔ ان کو ایک نئے عزم اور ولولے سے سرشار کر سکیں گے۔ اس لئے داخلی صورت حال میں جو سب سے بنیادی مرض ہے وہ یہی ہے کہ یہاں پر نوکر شاہی، افسر شاہی، سول اور فوجی ملازمین جو ہیں ان کے ہاتھ میں اقتدار مرتکز ہے اس اقتدار کو ان کے ہاتھ سے لینے کی ضرورت ہے۔ اور اس کو عوام کے منتخب نمائندوں کے سپرد کرنے کی ضرورت ہے۔ جو دستور اور اسلام کے اصل مقصد کی طرف قوم کی رہنمائی کر سکیں۔ شکریہ =

جناب چیئرمین : بہت بہت شکریہ، میں اب سردار خضر حیات صاحب سے درخواست کروں گا کہ اب وہ اپنے ارشادات سے ہمیں نوازیں۔

سردار خضر حیات خان : اگر آپ اجازت دیں تو میں بیٹھ کر ہی بول سکوں۔

جناب چیئرمین : جی ہاں، اسی لئے میں آپ کو ترجیح دے رہا ہوں۔

سردار خضر حیات خان : جناب چیئرمین! کسی ملک کی داخلہ پالیسی جو ہے وہی اس ملک کی حقیقت کے متعلق کچھ بتا سکتی ہے اگر کسی ملک کی داخلہ پولیسی اچھی ہو تو اس کی اقتصادی پالیسی بھی اچھی ہو سکتی ہے اور خارجہ پولیسی بھی داخلہ پولیسی پر منحصر ہوتی ہے اور داخلہ پالیسی کسی ملک کے دیکھنے کے لئے گائیڈ لائن ہوتی ہے

اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کی داخلہ پالیسی بابائے قوم قائد اعظم اور قائد ملت کے اصولوں پر مبنی ہونی چاہیئے تھی۔ جس کا پہلا سبق یہ تھا کہ ایمان ہو نظم ہو اور آپس میں اتحاد ہو۔ یہاں پر ہم نے دیکھا ہے کہ پچھلے آٹھ سالوں کی جو پالیسیاں ہیں کیا وہ اتحاد پر پوری اترتی ہیں؟ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اتحاد کو پارہ پارہ کیا گیا ہے اور یہاں فرقہ واریت نے جنم لیا ہے اور یہ اس درجے پر پہنچ چکی ہے کہ آج بھائی بھائی کے گلے پڑ رہا ہے۔ پچھلے آٹھ سالوں میں اتحاد کی بجائے فرقہ واریت نے جنم لیا ہے۔ علاقائی تعصبات نے لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہے اس لئے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کی داخلی پالیسی اس قدر خراب ہو چکی

ہے۔ کہ یہاں پر لوگوں میں آپس میں نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ علاقائی تعصبات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور ان وجوہات کی وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر کرپشن کا اتنا زور ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ لوگوں میں اتنی استطاعت ہی نہیں رہی کہ وہ اپنے جائز کام بھی کسی طریقے سے کروا سکیں۔ کیونکہ یہاں کرپشن زوروں پر ہے۔

منشیات کے بارے میں روز یہ کہا جاتا ہے کہ منشیات یہاں بہت زور پکڑ چکی ہیں۔ نارکوٹکس بورڈ نے بھی ہیں اور روز اتنی چرس برآمد بھی ہو رہی ہے۔ ہیروئن برآمد ہو رہی ہے۔ سب کچھ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود منشیات اتنا زور پکڑ چکی ہیں کہ لوگ منشیات کے چکر میں پھنس گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں ایسی داخلہ پالیسی اپنانی چاہیئے جس سے اتحاد پیدا ہو سکے اور فرقہ واریت ختم ہو سکے۔ اگر فرقہ واریت کا زہر اس ملک میں قائم رہا تو یہ ملک کی جڑوں کو بالکل کھوکھلا کر دے گا۔ اور ملک تباہی کے گڑھے میں جا کرے گا۔ جیسا کہ مارشل لا کی وجہ سے ہم نے یہ دیکھا ہے کہ اس ملک میں فرقہ واریت نے جنم لیا ہے اور پروان چڑھی ہے۔ اسی طرح علاقائی تعصبات اتنے بڑھیں ہیں کہ ایک صوبے کے لوگ دوسرے صوبے کے لوگوں پر عدم اعتماد کرتے ہیں اور حقیقت حال کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں۔ نہ حکومت نے کوئی ایسی داخلہ پالیسی اختیار کی ہے۔ جس سے لوگوں میں آپس میں اتحاد پیدا ہو۔ بلکہ نفرتیں بڑھی ہیں۔ اور جس ملک میں نفرتیں ہوں اس ملک کی تکمیل کیسے مکمل ہو سکے گی اور وہ کیسے عروج پر پہنچے گا۔ کیونکہ جب تک اتحاد نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا۔

رشوت ستانی اتنے زوروں پر ہے کہ اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ سب یہی کہتے ہیں کہ رشوت دینے والا بھی قصوروار ہے اور لینے والا بھی، لیکن حکومت نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟ مارشل لاء میں بھی ہم نے یہ دیکھا ہے کہ رشوت پہلے سے دس گنا بڑھی ہے۔ اور رشوت مارشل لاء میں بھی ختم نہیں ہو سکی۔ آٹھ سال سے پچھلی جو حکومت تھی اس نے داخلہ پالیسی میں کیا کمال کیا ہے جس کی وجہ سے ملک میں یگانگت پیدا ہو، اتحاد پیدا ہو۔ میری اس حکومت کو اس

[Sardar Khizar Hayat Khan]

ایوان کے ذریعے یہی درخواست ہے کہ وہ ایسے ذرائع اختیار کرے کہ لوگوں میں فرقہ واریت کا جو جنون پھیلا ہے وہ ختم ہو اور علاقوں میں جو نفرتیں اور منافرت پیدا ہو رہی ہے وہ ختم ہو اور اس کی جگہ لوگوں میں اتحاد پیدا ہو، اور رشوت ستانی کو بھی ختم کرنے کے مکمل طریقے اور ذرائع اختیار کئے جائیں۔ ورنہ لوگوں میں مایوسی پھیل رہی ہے اور لوگ ناامید ہو رہے ہیں کہ کوئی حکومت بھی ان چیزوں کو ختم نہیں کر سکی۔ اور جب کوئی قوم مایوس ہو جاتی ہے تو مایوسی کا نتیجہ اور انجام بہت خطرناک ہوتا ہے۔ ہمارے اردگرد اتنے مسائل ہیں کہ اگر ہم نے ان چیزوں پر توجہ نہ دی تو خدانخواستہ قائم بدھن ملک کا وجود ہی خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ اس لئے حکومت کو داخلہ پالیسی استوار کرنی چاہیئے اور ایسی چیزیں کرنی چاہیئے جس سے عوام میں بہتری، محبت اور خلوص پیدا ہو، بجائے اس کے کہ نفرتوں کے انبار لگیں۔ اس کے ساتھ ہی میری یہ استدعا ہے کہ کرپشن کو ختم کرنے کے لئے پورے پورے انتظامات کئے جائیں اور منشیات کی روک تھام کے لئے بورڈ کے علاوہ کچھ ایسے اقدامات کئے جائیں تاکہ لوگ ان سے دور رہ سکیں۔ اور ان پر عمل کر سکیں۔ انہی الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین : جناب جوگیزئی صاحب!

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : میں اپنی تقریر جناب والا! قرآن پاک کی اس آیت سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (عربی)

کہ نہ تم سستی کرو اور نہ تم غمگین ہو جاؤ بلکہ تم ہی اعلیٰ ہو بشرطیکہ تم مومن ہو۔

اب جناب والا! ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہمیں جو روگ لگا ہوا ہے۔ یہ کہاں سے لگا ہوا ہے۔ اس کے عوامل کیا ہیں اور اس کی اصلاح کیسے کی جا سکتی ہے۔ ہر نظام کی ایک منشا ہوتی ہے۔ اور ہر قانون کا ایک مقصد ہوتا ہے۔ انگریز اس ملک میں آئے، ان کے قانون کا منشا یہی تھا کہ ایک کروڑ لوگوں پر چند لوگ حکومت کریں۔ ان میں غربت اور جہالت ہو اگر ان میں کوئی اتحاد و اتفاق ہے تو اس کو توڑا جائے۔ چنانچہ انہوں نے میکالے کا قانون بنایا۔ پولیس کو اس نے اتنے زیادہ اختیارات دیئے کہ ایک تھانیدار جس کی تنخواہ چالیس یا تیس روپے اس زمانے میں ہوتی تھی وہ بڑے سے بڑے آدمی کو شبہ

میں گرفتار کر سکتا تھا اور اس سے اپنی عیدی وصول کر کے چھوڑ دیتا تھا۔ کہیں چوری ہوئی ہے یا کہیں قتل ہوا ہے۔ مدعی پولیس ہوتی ہے۔ اصل مدعی کو کوئی نہیں پوچھتا۔

میں ایک قصہ بیان کرتا ہوں کہ کراچی میں ایک آدمی قتل ہوا قادر بخش زہری کا لڑکا تھا۔ اس وقت ان کی طرف سے کافی پیسے خرچ کئے گئے۔ اور پھر قادر بخش وہ آدمی ہے کہ جس کے فنڈ سے کوئٹہ میں مسلم لیگ چل رہی تھی لڑکا قتل ہوا اور پولیس والے کہتے تھے کہ ہم اس کے مدعی نہیں بن سکتے۔ کسی کا باپ مارا گیا ہو، کسی کا بھائی مارا گیا ہو اس کے وارث کا کوئی حق نہیں ہے بلکہ یہ حق ہے پولیس کا لیکن موجودہ حالات میں انصاف کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ پھر اس انصاف کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو لاکھوں روپیہ، ہزاروں روپیہ وکیلوں کو دینا پڑتا ہے کہ وہ ثابت کرے کہ یہ آدمی جھوٹا ہے۔ لوگ رشوت پرست ہو گئے ہیں۔ خوشامد کے بغیر کوئی بھی کام نہیں ہو سکتا۔

دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک آزادی۔ آزادی تو ہم لے چکے۔ دوسری چیز ہے حریت۔ یہ ہے ہمارا اصل مقصد۔ حریت اسلامی نظام کے بغیر نہیں آ سکتی، چاہے کتنی ہی کوششیں کریں، چاہے کتنی ہی کمیٹیاں بنائیں۔ میں ان دونوں کا ذکر کروں گا۔ جب اسلام نہیں تھا تو دنیا میں دو طاقتیں تھیں۔ ایک ایران کی سپر طاقت تھی۔ اور ایک روم کی سپر طاقت تھی۔ دونوں کا مقصد زمینوں پر قبضہ کرنا، لوگوں پر حکومت کرنا اور ان کو غلام بنانا تھا۔ اس وقت انسان کی کوئی حقیقت نہیں تھی۔ دو قسم کے لوگ ہوتے تھے ایک تو وہ ہوتے تھے جو بادشاہ کے ساتھی ہوتے تھے۔ اور دوسرے وہ تھے جن پر حکومت کی جاتی تھی۔ بادشاہ کو کوئی ہٹا نہیں سکتا تھا یا تو کوئی کنسپائریسی Conspiracy ہو جاتی تھی یا آفت آ جاتی یا باہر سے کوئی دشمن آ جاتا تھا تو وہ لوگ ان کے ساتھ مل جاتے تھے۔ یہ حالات اسی وقت پیدا ہوتے ہیں۔ جب ملک میں انصاف نہ ہو، لوگوں کی عزت نفس محفوظ نہ ہو۔

جب اسلام آیا تو آپ نے دیکھا کہ باپ بیٹے کے مقابلے میں قتل ہوا، بھائی بھائی کے مقابلے میں قتل ہوا۔ کس کے لئے قتل ہوا؟ خدا کے لئے۔ ہم کو وہ نظام لانا ہے۔ اگر ہم وہ نظام نہیں لائے تو ہمارے تمام دعوے اور ہماری تمام آزادیاں اور ہماری تمام چیزیں ملیامیٹ ہو جائیں گی کیونکہ اسلام قومیت اور تعصب کو برداشت نہیں کرتا وہ ملت

[Nawabzada Jahangir Shah Jogizai]

اسلامیہ کا درس دیتا ہے۔ ملت اسلامیہ میں تمام قومیں آتی ہیں اور اس کی نشوونما کے لئے اللہ کا قانون ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے۔ ہمارے ہاں شریعت کی تو پیروی ہے ہی نہیں۔ اگر ہم اللہ کے قانون کے مطابق چلیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے اس کا وعدہ ہے کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے اور میرے رسول کی پیروی کرو گے تو میں تمہارے لئے زمین و آسمان کی برکتیں کھول دوں گا۔ کہاں ہیں وہ برکتیں؟ اس لئے کہ نہ ہم رسول کو مانتے ہیں نہ قرآن کو مانتے ہیں۔ کتنے ضرور لگائے ہوئے ہیں لیکن اندر سے کچھ بھی نہیں ہیں۔ کونسی چیز ہے جو ہم نے اسلام کے مطابق کی ہے۔ اسلام میں کوئی قاعدہ نہیں ہے کہ کسی کو قید کیا جائے۔ دو چیزیں ہوتی ہیں۔ یا تو جسمانی ضرر اگر کسی کو پہنچے تو اس کے لئے قصاص ہے یا مدعی اگر چاہے تو وہ اس کو بخش دیتا ہے۔ یا اس کی دیت ہوتی ہے۔ قید کا تو تصور ہے ہی نہیں جو احکامات اللہ تعالیٰ نے صادر فرمائے ہیں اگر ان کو کوئی شخص نہ مانے تو وہ کافر ہے ظالم ہے، فاسق ہے۔ یہ علماء بیٹھے ہوئے ہیں یہ تفصیل سے بتا سکتے ہیں۔

فرعون کیا تھا، فرعون ایک کردار تھا۔ اس کردار میں کیا تھا، خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا کہ ادھر میں ہوں جو میری بات مانے گا اس کو میں ٹھیک کروں گا اور اور جو نہیں مانے گا۔ اس کو میں اڑا دوں گا۔ اگر یہی قانون ہوگا تو پھر ہم میں اور فرعون میں کیا فرق ہے۔ اب اللہ کے قانون میں مدعی مدعی ہے، وہ بخشتا ہے تو بخش دے کسی اور کو تو اختیار نہیں ہے۔ کسی چیز میں بھی قید کی سزا نہیں ہے۔ جسمانی ضرر کے بدلہ میں قصاص آتا ہے اور مالی ضرر میں اس کا ازالہ ہوتا ہے۔ یہی اسلام کا قانون ہے۔ میں خود مجسٹریٹ رہا ہوں ہاتھ کاٹنے پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ میرے پاس ایک مقدمہ آیا تھا۔ دس مرتبہ وہ مجرم ثابت ہو کر سزا یاب ہو چکا تھا جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے دفعہ ۷۵ کے تحت سیشن جج کے سپرد کر دیا۔ کیا یہ تہذیب ہے کہ ملک میں لوگ آرام سے نہ سو سکیں تالے لگانے پڑیں، چوکیدار رکھنے پڑیں۔ آپ سعودی عرب میں جائیں جہاں پر اسلامی نظام ہے وہاں آپ آرام سے سو سکتے ہیں تالے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنے صوبے کی بات کرتا ہوں کہ پورے ہندوستان میں بلوچستان واحد صوبہ تھا کہ جہاں پر انگریزی قانون لاگو نہیں ہوا تھا۔ جھگڑوں کے فیصلے جرگوں میں ہوتے تھے۔ شاہی جرگہ پارلیمنٹ ہوتا تھا۔

اب میں آپ سے عرض کروں کہ نصیر آباد میں انہوں نے قانون لگا دیا۔ میں وہاں پر ۵۳ء میں اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ رہا ہوں، پھر ۱۹۷۵ء میں ممبر بورڈ آف ریونیو کی حیثیت سے گیا ہوں۔ وہاں ۷۰۰ قتل ہو گئے تھے لیکن ایک آدمی بھی نہیں پکڑا گیا تھا۔ اس نظام کو ہم اپناتے ہیں۔ اس پر ریفرنڈم ہوا تھا کہ ہمیں وہ نظام نہ دیا جائے جو ہمیں پسند نہیں ہے۔ قائداعظم وفات پاگئے اور اس کے بعد جو بھی سی ایس پی افسر ہے جو بھی پولیس کا افسر ہے، جو بھی پنجاب سے آدمی آیا ہے اس نے ہم پر اپنا نظریہ ٹھونسا ہے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ہمارے رواج کے مطابق قصاص ہوتا ہے، ہرجانہ ہوتا ہے، فیصلے ہوتے ہیں، راضی نامے ہوتے ہیں۔ اب وہ بند ہیں۔ کہتے ہیں کہ جی ٹریبونل میں لے چلو۔ ٹریبونل میں میں گیا ہوں، سینکڑوں کیسز نہ پڑے ہیں ۷۰۰، کیسوں کا ہم ایک ماہ میں فیصلہ کرتے تھے کبھی ہم نے تین تین، چار چار ماہ کا کیس نہیں دیکھا کہ وہ پڑا ہوا ہو اور فیصلہ نہ ہوا ہو بڑے بڑے قتلوں کے مقدمات کا فیصلہ ہوا ہے۔ آخر وہ نظام چل رہا ہے تو ۳۳ کروڑ روپے خدا کے واسطے بلوچستان پر کیوں خرچ کرتے ہیں۔ جس وقت ریفرنڈم ہو رہا تھا۔ تو لوگ اعتراض کرتے تھے کہ پاکستان بھوکا ننگا ہے یہ روپیہ کہاں سے لائے گا۔ اب صرف ۳۳ کروڑ روپیہ بلوچستان میں پولیس پر خرچ ہو رہا ہے۔

اب میں بتاؤں گا کہ پولیس پر کیا اثر پڑتا ہے۔ ہر پولیس افسر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنا گھر بنائے، اپنے بچوں کی شادی کرے۔ یہ چیزیں تو اس تنخواہ میں نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ وہ ناجائز طریقے سے روپیہ کماتا ہے۔ اب بلوچستان میں جو پولیس آئے گی یا پنجاب کی آئے گی یا فرنٹیئر کی آئے گی۔ اور اگر آپ لوکل لوگ لگائیں گے تو بردہی آئے گا۔ بلوچ آئے گا یا پٹھان آئے گا تو رشوت تو وہ لیں گے اصل میں ہمارے بھی لوکل پولیس ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں اگر ایک آدمی قتل ہوا، اس کا سراغ نہیں ملا تو دیہہ ذمہ دار ہوتا ہے۔ دیہہ والوں کو ہم قسم دیتے ہیں تو وہ ہمیں بتاتے ہیں، اس طرح جرم نہیں چھپ سکتا۔ اب پولیس میں تو یہ ہے کہ اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس کا کوئی باپ تو نہیں مرا ہے۔ لیکن مقدمہ اس نے چلانا ہے کیونکہ وہ مدعی ہے۔ اگر اس کو پیسے دے دیں تو اس طرح اصل مجرم چھپ جاتا ہے۔

[Nawabzada Jahangir Shah Jogizai]

اس لئے یہ میری عرض ہے کہ جب کوئی قانون بنایا جاتا ہے تو پہلے نشا دیکھا جائے اور لوگوں سے پوچھا جائے۔ ہمارے ہاں یہ ہے کہ جو کرسی پر بیٹھ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں اور پھر وہ سب جاننے والا یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ نہ جاننے والے کو بتائے اب جو جانتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ہم اس کو سکھائیں نتیجہ یہ ہوتا ہے نہ وہ سیکھ سکتا ہے نہ وہ سیکھتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تعریفوں کے پل باندھے جاتے ہیں کہ جناب ایسے ہیں۔

میں گذارش یہ کروں گا کم از کم بلوچستان کی جو صحیح حالت تھی جب تک اسلامی نظام نہیں آتا اس کو نہ چھیڑیں۔ اگر چھیڑ دیا تو میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں کہ بلوچستان کبھی نہیں رہے گا۔ آپ لوگ اگر چاہیں تو میں ایک ایک جگہ بتا دوں گا۔ آپ لوگوں کے سامنے وہ تمام چیزیں ظاہر کر دوں گا۔ کہ کیا زہر پھیل رہا ہے۔ اس کے روکنے کا طریقہ کیا ہے۔ پھر لوگ کیا چاہتے ہیں۔ لوگوں کی مرضی کو دیکھو ان گذارشات کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب چیرمین</u> : جناب شاد محمد خاں!

<u>جناب شاد محمد خاں</u> : جناب چیرمین صاحب! حقائق کے متعلق جو بھی مجھے علم ہو گا۔ بغیر کسی پارٹی سے یا گروپ سے متاثر ہوئے۔ آپ کے گوش گذار کروں گا تاکہ یہ سمجھ آجائے کہ صحیح حالات کیا ہیں۔ اب تک جن مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ان سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ حالات بڑے مایوس کن ہیں۔ خراب و خستہ ہیں اور تباہی بربادی تک پہنچ چکے ہیں۔ لیکن حالات میرے نقطہ نظر سے ایسے نہیں ہیں جیسے کہ ایک معمولی سے واقعہ کو جس میں کراچی میں ایک لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہوا۔ اس کو فرقہ ورانہ تاثر دے کر اس میں تباہی و بربادی ہوئی۔ لہذا ان حقائق کو بھی کراچی والے اجاگر کریں کہ اس کے پس منظر میں وہ کون کون سے لوگ شامل ہیں جنہوں نے اس مسئلے کو اٹھایا اور وطن عزیز کے لئے خرابی اور بربادی کا شاخسانہ بنے۔ چونکہ ہم دور کے رہنے والے ہیں۔ اخبارات ہم پڑھتے ہیں، متاثر تو ہم ضرور ہوتے ہیں۔ لیکن ان حقائق کے جاننے میں وہی لوگ ہماری صحیح رہنمائی کر سکیں گے جو کراچی کے واقعات

کو جانتے ہیں کہ کن لوگوں نے کن اغراض کی خاطر اور کن سیاسی کارگذاریوں کی خاطر ایسا کیا اور جو تخریب کار اس کے پس منظر میں موجود ہیں، ان کی نشاندہی کرنا ان کے فرض میں شامل ہے۔ تاکہ حکومت اس سے خبردار ہو اور ان کے خلاف قانونی کارروائی کر سکے۔

جناب والا! اس ایوان کی حیثیت ایک نان پارٹی بیس کی ہے۔ لہٰذا جب پارٹی میٹنگ ہوتی ہے تو وہاں یہ بات کھلے دل سے کہی جاتی ہے کہ ہم ایک خیال کے لوگ ہیں لہٰذا یہاں گروپنگ نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن دو دن کی کارروائی سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہاں ہر آدمی کی کسی نہ کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ وابستگی ہے۔ لہٰذا اس وقت تک جب تک سیاسی پارٹیاں بحال نہیں ہو جاتیں کسی بھی شخص کو کسی بھی پارٹی کے خیالات کو اجاگر کرنے کا موقع نہیں ملنا چاہیئے۔ کل سے میں سن رہا ہوں کوثر نیازی صاحب ان حالات کا تذکرہ کرتے ہیں اور یہی نشاندہی کرتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے متعلق یہ باتیں ہو رہی ہیں وہ باتیں ہو رہی ہیں۔ کیا وہ حالات ہم سے ڈھکے چھپے ہوئے ہیں کہ اس دور حکومت سے پہلے سات آٹھ سال کے دور حکومت میں کیا کیا کام ہوتے ہوئے ہیں۔ اس کے نتائج قوم کو کیسے بھگتنا پڑے۔ جو تباہیاں اور بربادیاں ہوئی ہیں ان میں وہ بھی شریک کار رہے ہیں۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ ان حالات سے آج کل کے حالات بہت بہتر ہیں۔ ان حالات سے نکلنے کے لئے کیا اصول اپنانا چاہیئے۔ اور کس ڈگر پر ہمیں جانا چاہیئے تاکہ یہ وطن دوبارہ افراتفری کا شکار نہ ہو۔ ہم اس خرابی تک نہ پہنچ جائیں تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

اس کے علاوہ میں قاضی حسین احمد صاحب سے بھی معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ قاضی صاحب! آپ ایک نظریہ حیات کو سامنے لے کر آئیں۔ آپ کی تحریک استحقاق سے اور جو ایڈجرنمنٹ موشن آپ نے دی ہے اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آپ اس میں مخلص نہیں ہیں۔ جب سوال آتا ہے کہ مارشل لاء اٹھانے کے بعد اس مخمصے سے نکلنے کے لئے قوم کو کیا کرنا چاہیئے۔ تو آپ ۱۹۷۳ء کے آئین کی آڑ لیتے ہیں لیکن آپ جب دوسری بات پر آتے ہیں تو آپ اسلامی نظام کی بات کرتے ہیں ہمیں

[Mr. Shad Muhammad Khan]

آج یہ فیصلہ کرنا چاہیئے کہ اگر ہم نے اسلامی نظام اپنانا ہے تو اسی بات پر ہمیں زور دینا چاہیئے کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ اور جب کلی طور پر نافذ ہو تو مغربی جمہوریت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر مغربی جمہوریت کی بات ہے تو میرے نقطہ نظر سے ۱۹۵۵ء کا آئین ہی زیادہ فعال تھا۔ جس میں ڈسٹریبیوشن آف پاور صحیح تھی کیوں نہ اس کی بات کی جائے کہ وہ بحال ہو جائے اور بعد میں اسلامی نظام کا نفاذ کلی طور پر ہو۔ لہذا کسی بھی سیاسی مسلک کو یہاں اجاگر کرنے کا موقع نہیں ملنا چاہیئے۔ ہم سب کو ایک ڈگر پر سوچنا ہے۔

جناب والا! میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ اگر روڈ پر ایک ایکسیڈنٹ ہوتا ہے۔ تو انٹرنل ڈسٹربینس کریئیٹ کر دی جاتی ہے۔ اگر ہم مقامی رنجش کی بنا پر ایک دوسرے کو قتل کرتے ہیں تو وہ بھی انٹیریئر منسٹری پر ڈال دیا جاتا ہے۔ لہذا میں اس ہاؤس سے گذارش کرتا ہوں کہ اگر مارشل لاء اٹھانا ہے تو کس طریقے سے اٹھانا ہے؟ کیا اس وطن کو دوبارہ افراتفری کا شکار کرنا ہے۔ آیا کسی صحیح طریقہ پر سوچنا ہے یا نہیں سوچنا ہے۔ اس کے لئے کمیٹی بن چکی ہے۔ اس کو موقع دینا چاہیئے حالات اتنے مایوس کن نہیں ہیں جتنے بیان کئے جاتے ہیں۔ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے میں اپنی معروضات ختم کرتا ہوں۔

<u>جناب چیئرمین</u> : جام تماچی صاحب!

<u>سردار جام تماچی انار</u> : شکریہ جناب چیئرمین! جناب والا! کافی پوائنٹس پر میرے دوست بول چکے ہیں۔ میں اپنی تقریر مختصر کروں گا۔ میں اس ایوان کی توجہ سب سے پہلے تو اپنے ملک میں پھیلی ہوئی بیروزگاری کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ چونکہ روزگار نہ ملنے کی وجہ سے ہمارے پڑھے لکھے نوجوان اپنا مستقبل تاریک سمجھ کر مایوسی کے عالم میں شرپسند عناصر کا آلہ کار بن جاتے ہیں۔ اور پھر اس طرح اپنے والدین اور حکومت کے لئے پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کا ثبوت ہمیں حالیہ گرفتار شدہ لوگوں سے ملتا ہے کہ ان میں زیادہ تر تعداد پڑھے لکھے نوجوانوں کی ہے یہ مسئلہ میرے صوبے میں خاص طور پر کافی توجہ کے قابل ہے۔ میری گذارش ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار کے مواقع فراہم

کئے جائیں۔ سندھ کے جو اندرونی ضلعے ہیں ان کو بھی باقی اضلاع کی طرح ٹیکس فری کر دیا جائے تاکہ وہاں بھی زیادہ سے زیادہ صنعتیں لگیں اور لوگوں کو روزگار فراہم ہو اور جو صنعتیں لگ رہی ہیں ان میں بھی مقامی لوگوں کو روزگار فراہم کرنے کو یقینی بنایا جائے کیونکہ شکایتیں یہ ہیں کہ وہاں پر مقامی لوگوں کو نوکری نہیں ملتی۔ اس سے بھی ایک طرح کی مایوسی پھیل رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ایک مسئلہ سیاسی نظربندوں کے سلسلے میں ہے جو کہ مختلف فورمز پر اٹھایا جاتا رہا ہے یہ امر بڑا خوش آئند ہے کہ ان میں سے متعدد لوگوں کو رہا کیا جا چکا ہے لیکن اب بھی کئی لوگ ایسے ہیں جو ابھی تک جیلوں میں نظربند ہیں۔ اب جبکہ اس منتخب حکومت کا قیام عمل میں آچکا ہے میری گذارش ہے کہ ان کو ایک موقع اور فراہم کریں اور ان کو فوراً رہا کر دیں۔ لیکن اگر کسی کے خلاف ہمارے پاس کوئی ٹھوس کریمنل ثبوت ہو تو کھلی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔

ایک اور مسئلہ منشیات کے کھلے عام خرید و فروخت کے بارے میں ہے جس سے کہ ہزاروں خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ بڑی حیرانی کی بات ہے کہ اتنی ایجنسیز کے ہوتے ہوئے بھی ملک کے کسی بھی بڑے شہر یا گاؤں میں کوئی بھی نشہ اتنا آسانی سے مل جاتا ہے کہ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ میری گذارش ہے کہ پولیس جس کے بارے میں ہر آدمی کو معلوم ہے اور محکمہ ایکسائز جو کہ منتھلی لیتا ہے اس کو سختی سے ہدایت کی جائے کہ وہ صحیح طریقے سے کام انجام دے۔ دوسری ایجنسیوں کو بھی بشمول اس ایجنسی کے جس نے مولانا کوثر نیازی کا فون ٹیپ کیا ہے ہدایات جاری کی جائیں۔ تاکہ لوگوں کو اس عذاب سے نجات مل سکے۔

جناب چیئرمین! آخر میں میں اتنا کہوں گا کہ اس ملک میں جو امن و امان کی صورت حال ہے وہ تو کبھی بگڑ جاتی ہے کبھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ لیکن پولیس کے رویئے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ وہ پولیس جو عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کی محافظ سمجھی جاتی ہے اس سے عوام کا نہ تو جان و مال محفوظ ہے اور نہ عزت و آبرو، بلکہ وہ تو دونوں ہاتھوں سے عوام کو لوٹ رہی ہے۔ اگر کوئی آدمی لٹ کر میرے پاس آتا ہے

[Sardar Jam Tamachi Unar]

تو منتخب نمائندہ ہوتے ہوئے میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ منتخب حکومت کو قائم ہوئے اب تقریباً تین چار مہینے ہو چکے ہیں۔ لیکن پولیس کا رویہ جوں کا توں ہے۔ اب تو ان کے ذہنوں سے منتخب حکومت کا خوف بھی اترتا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی قومی نوعیت کا معاملہ ہے۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے گذارش کروں گا کہ اگر مناسب ہو سکے تو اس ایوان کی ایسی کمیٹی بنائی جائے جو اس سلسلے میں اپنی سفارشات، پولیس کے کردار اور کاوش کے بارے میں اس ایوان کو پیش کرے، اس سلسلے میں، میں سمجھتا ہوں کہ کچھ نہ کچھ مدد ملے گی میں یہ بات وزیر داخلہ صاحب سے کہتا ہوں کہ اگر وہ اپنے دور وزارت میں پولیس کے عذاب سے لوگوں کو نجات دلانے میں کامیاب ہو گئے یا کم از کم ان میں کچھ کمی کرائی تو یقیناً جنت میں جائیں گے۔

ایک اور گزارش ہے کہ مارشل لاء کے ہوتے ہوئے افسر شاہی اور رشوت ستانی کا دور دورہ ہو، اور ہم ان چیزوں کو نظر انداز کرتے چلے جائیں اور صرف معاشرے کو موردِ الزام ٹھہرا کر اسی طرح بے راہروی سے حکومت کرتے چلے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے نیک مقاصد نظریۂ پاکستان کے تحفظ اور اسلام کے عملی نفاذ کو کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ شکریہ۔

میر نبی بخش زہری: جناب ہمارے مہربان چیئرمین! آپ نے یہ موقع دیا میں آپ کا شکر گزار ہوں چونکہ یہ مسئلہ جہاں ملکی ہے وہاں اس کا صوبوں سے تعلق بھی ہے۔ اور امن و امان کی صورت بعض مقامات پر ایسی ہے کہ تحقیقات کرنے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اور لازمی طور پر ہونی چاہیئے۔ کل کوئٹہ میں میری اطلاع کے مطابق حادثہ پیش آیا ہے اور بڑے افسوسناک واقعات ہوئے ہیں۔ چونکہ ان کی صحیح معلومات میرے پاس نہیں ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے جو کچھ اخبارات میں آیا ہے اس کے مطابق وہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے۔ اور مجھے یہ بھی معلوم تھا امید ہے کہ گورنر اور چیف منسٹر اس وقت tour پر تھے۔ بہت دور تھے۔

اب اتنا میں کہنا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ یا بلوچستان یا پاکستان میں بدقسمتی سے مذہبی یا سیاسی اختلافات ذاتیات کی حد تک پائے جاتے ہیں۔ گروہ بندیاں تک دیکھنے میں

آتی ہیں ملک کے قیام کے وقت تک ہم میں یہ فرق نہیں تھا۔ میں ترسوں کوئٹہ سے آیا ہوں آپ یقین کیجئے جناب صدر! آپ کی وساطت سے آنریبل ممبروں سے بھی عرض کرتا ہوں کہ ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا جو وہاں پر مذہبی یا فرقہ وارانہ طریقہ کار ہم محسوس کرتے ہیں۔ وہاں جو ہے ہم پٹھان اور بلوچ آپس میں شادیاں کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں شیعہ سُنی شادی بیاہ موجود ہے۔ گھر کی ایک دیوار ہے اس طرف ایک طبقہ ہے دوسری طرف ایک طبقہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری مرکزی حکومت، جناب والا! اس مسئلے پر توجہ دے۔ ایک دفعہ ایک ہی دن میں یہ جلوس کوئی نہیں بنا سکتا جتنا کہ جلوس نکلا ہے یا پانچ ہزار آدمی ہیں۔ اگر ہمارے ادارے ہیں اور ہمارے اور بھی خفیہ ادارے ہیں۔ پہلے انگریز دور زمانے میں دو ادارے تھے تو اب دو کی بجائے بیس ادارے بھی بن گئے ہیں تاکہ بہتر حالات کو خفیہ طور پر پہنچا سکیں۔

میرا فرض یہ ہے اور میں یقیناً اس بات پر غمگین ہوں جتنا جانی نقصان جس کی تعداد صحیح نہیں کہہ سکتے ہوا ہے۔ یا مالی ہوا ہے۔ ہم ایک جگہ کے رہنے والے باشندے ہیں چھوٹا سا شہر ہے مجھے دلی دکھ اور افسوس ہے۔ اس کے متعلق میں اتنا ضرور کہوں گا کہ مرکزی حکومت یا ہمارے وزیر داخلہ توجہ دیں، اور پھر مجھے بھروسہ ہے کہ ہماری صوبائی حکومت گورنر بلوچستان اور چیف منسٹر اس مسئلہ پر توجہ دیں گے وہ یقیناً سختی سے قانون کا احترام اور قانون کو بجا لانے کے لئے حکم دیں گے اور اس پر عمل کرائیں گے۔ جیسا کہ جناب والا strictly یہاں چاہتے ہیں باوجودیکہ آپ کی ذاتی منشا کچھ اور ہو چونکہ آپ بھی تو ہم میں سے ہیں۔ تب بھی آپ کو قانون کو follow کرنا پڑتا ہے اور ہمیں بھی۔

اس وقت ایوان بالا (سینٹ) میں آپ کل سے دیکھ رہے ہیں اور دیگر دنیا بھی محسوس کرتی ہے کہ ہمارا طریقہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مختلف ہے اور ہوگا۔ اسی لئے میری تجویز ملک بھر کے لئے ہے اور خاص طور پر کوئٹہ میں قانونی تقاضے کو ہر حال میں پورا کرنا چاہیئے۔ جو قانون کی خلاف ورزی کرے چاہے اس کو کسی بھی سختی کا سامنا ہو اس کو سختی کا سامنا ہونا چاہیئے۔ جب ہم ایک قانون بناتے ہیں تو جو قانون کو implement کرنے والے ہیں وہ اگر implement نہ کریں تو بھی ان کا قصور ہے اس لئے

[Mir Nabi Bakhsh Zehri]

چونکہ میں اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتا میں نے اپنے دل کے حالات کی وساطت سے قوم کے نمائندوں کو اور قوم کو بتانے کے لئے یہ چند الفاظ کہے ہیں ۔

حکومت بلوچستان اور مرکزی حکومت مل کر وہاں تحقیقات کرے ۔ یہ کس سے ہوا اور قانون کی خلاف ورزی کس نے کی؟ چاہے وہ طبقہ ہے یا شخص ہے اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے جو کبھی ابتداء ہوئی ہے Past میں کچھ بھی نہیں تھا ۔ بد قسمتی سے دکھائی یہ دیتا ہے کچھ لوگ ہمارے بھائی وہاں گئے اور meetings وغیرہ ہوئیں ۔ میں نام نہیں لینا چاہتا مثلاً سیاسی لوگوں کی میٹنگز ہوئیں اور اس کے بعد جو نعرے لگے ہیں ان کو بھی دیکھا جائے وہ کونسی جگہ یا کس ملک سے، کس شخص سے، کس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔

میں ان الفاظ کے ساتھ آپ کا اور ایوان کا شکرگزار ہوں کہ اس نے غور سے سنا۔ شکریہ ۔

جناب چیرمین : بہت بہت شکریہ ۔ امیر عبداللہ خان روکڑی صاحب ۔

جناب امیر عبداللہ خان روکڑی : کل میں تقریر کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیرمین : کل بہت اچھا ۔ میر طارق چوہدری موجود ہیں یا نہیں ؟ ——— نہیں ہیں ۔

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : Thank you very much, Mr. Chairman, Sir :

I would like to touch upon the internal situation in the province of Sind where I belong to. The economic crisis which we are facing in the province are very deplorable, Sir. Because the ratio of un-employment is very high there Sir, and I, particularly, belong to District Tharparkur, Sir. We have only one technical institution in the town of Mir Pur Khas which is a District Headquarter, and we have one Sugar Mill there, Sir, since last 35 years Sir, no other institution has been set up there.

(Interruption)

Mr. Chairman : Sorry ! go ahead.

Mr. Ali Nawaz Khan Talpur : Again, we have not been able to know, Sir, that we want more Textile Mills there but we have been given the only answer that something would be done for that. I would like to know about water crisis, Sir, this honourable House was not taken in to confidence at the time when water crisis cropped up in the country, Sir. Afterall, this is the Upper House and the province of Sind had to face very bad conditions. The crops in the lower parts are totally finished Sir, because the water has been released in the month of June only. Same is the situation with all canals that are closed, Sir. Therefore, we would like to have some sort of subsidy for those who are there, Sir.

Mr. Chairman : Well, this is entirely upto you, I think.

An Hon. Member: The hon. Members must be doubling Sir.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : That whether he likes to have a tour of my district himself, to see the situation there. It is easy for my honourable colleague to blame, Sir, I invite him to come over there, Sir, and see the situation, the political situation in Sind, Sir, what you call in Urdu احساس محرومی and we did not want to go through it at least. Thank you, Sir.

Mr. Chairman : Thank you very much.

ایک معزز رکن : مجھے صرف یہی خیال تھا کہ صرف امن و امان کے لئے وزیر داخلہ سے متعلق ہے یہ آج کی بحث ۔

جناب چیرمین : ہونا تو یہی چاہیئے۔

ایک معزز رکن : میں نے تو یہی محسوس کیا۔ اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو پھر مجھے بھی کل یہی اجازت ہو کہ بلوچستان کے متعلق میں کچھ عرض کروں۔

جناب چیرمین : صحیح بات یہی ہے کہ امن و امان کے متعلق، پولیس کے متعلق یہ جو آپ نے فرمایا کرپشن سمگلنگ کے متعلق، یہی انٹیریئر میں آتے ہیں ۔ باقی احساس محرومی کے متعلق یا یہاں پر کارخانے لگے ہیں یا نہیں لگے، یا آبپاشی کی کیا حالت ہے

[Mr. Chairman]

کیا حالت نہیں ہے ۔ اس کو شاید آپ کھینچ تان کر انٹرنل حالات میں لے کر آ سکتے ہیں کہ صاحب چونکہ ہمارے ہاں کارخانے نہیں ہیں ۔ اس لئے بیروزگاری ہے اور چونکہ بیروزگاری ہے اس لئے چوریاں اور ڈکیتیاں ہوتی ہیں تو وہ بھی ایک طریقہ ہو سکتا ہے ۔ میرا یہ خیال تھا کہ جو ارشادات ہیں ممبران صاحبان کے ، کر ہی لیں ۔ موقع ہے ایک جنرل ڈیبیٹ کی ٹائپ پر لیکن میری درخواست پھر بھی یہ ہو گی کہ اگر آپ لاء اینڈ آرڈر اور پولیس پر توجہ دیں ، فرقہ ورانہ فسادات ہیں تو موضوع بحث ، آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے کہ وہی ہے اور میری درخواست یہ ہے کہ اسی پر concentrate کریں ۔

Concentrate on law and order.

Mr. Jam Karam Ali : Sir, I want time for tomorrow. If you kindly conveniently give me tomorrow.

Mr. Chairman : If you don't come then please do not blame me.

Mr. Jam Karam Ali: Sir, I shall take few minutes. I can see the House where the honourable Ministers are not present. I would like that all should know and it is not necessary for the Interior Minister only to know this, but the whole House should know. So, I would seek better time for tomorrow.

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔ جناب اصغر علی شاہ صاحب ، میرا خیال ہے کہ ہم ڈیڑھ بجے تک ختم کر دیں ۔ پتہ نہیں آپ کتنا وقت لیں گے ۔

جناب اصغر علی شاہ : یہی پانچ دس منٹ ۔

جناب چیئرمین : پانچ دس منٹ ایک اور آدمی بھی شاید آ سکے ۔

جناب اصغر علی شاہ : جناب چیئرمین ، ملک کی اندرونی صورت حال پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال اور معاشرے میں جو دوسری خرابیاں ہیں میری نظر میں اور وجوہات کے ساتھ ساتھ ان کی دو بڑی وجوہات یہ ہیں ۔ ایک تو انتظامی کمزوریاں اور دوسری میرے خیال میں لوگوں میں احساس محرومی ہے ۔ جناب والا ! چند دن ہوئے میری نظر سے اخبار کی ایک خبر گزری کہ

جس میں سندھ گریجوایٹ ایسوسی ایشن نے اپنے تازہ اعداد و شمار میں یہ بیان کیا تھا کہ سندھ میں تقریباً ساٹھ ہزار گریجوایٹ بیروزگار ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ انڈر گریجوایٹس کی تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہو گی۔ جب غریب اپنی اولاد کو تعلیم دلا کر اس حد تک پہنچاتا ہے اور پھر اسے ہر در پر بھٹکنا پڑتا ہے اور کوئی روزگار نہیں ملتا پھر وہ احساس محرومی سے غلط ہاتھوں میں جا کر غلط باتیں کرتا ہے۔

جناب والا! بجٹ پر تو ہم کوئی بحث نہیں کر سکتے۔ لیکن جو بجٹ ابھی میری نظر سے گزرا ہے اس میں حکومت کی طرف سے صوبہ سندھ کے لئے کوئی ایسی خاص سکیمیں نہیں رکھی گئی ہیں۔ جس سے اس مسئلے کا کوئی حل نکل سکے۔ میری گذارش ہے کہ جس طرح ملک کے دوسرے علاقوں کو ہائی ٹیکنالوجی کے لئے رعائتیں دی گئی ہیں وہ ہمارے صوبہ سندھ کو بھی دی جائیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ کارخانے قائم ہوں اور بیروزگار نوجوانوں کو روزگار مل سکے۔ جناب والا! ہمارے سندھ میں ایک حال ہی میں واقعہ ہوا ہے جس کو ہم تھوڑی فائرنگ کیس کہتے ہیں۔ اس کیس کو مارشل لاء کورٹ میں چلایا جا رہا ہے۔ جب یہ حکومت کہتی ہے کہ مارشل لاء چند ماہ کا مہمان ہے تو پھر اس پر کیوں زور دیا جاتا ہے کہ کیس سول کورٹ میں نہ چلے اور مارشل لاء کورٹ میں چلایا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نازک مسئلہ ہے۔ اور اگر حکومت اس پر نظر ثانی کرے اور اس کیس کو مارشل لاء کورٹ کی بجائے سول کورٹ میں چلائے تو میرا خیال ہے کہ اس سے ہمارے نوجوان طبقے کو خاص طور پر اور عموماً عوام کو مطمئن کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔

جناب والا! یہاں آٹھ سال سے مارشل لاء کی وجہ سے امن و امان کی جو صورت حال بگڑی ہے وہ اس سے پہلے کبھی نہیں بگڑی تھی۔ میں جس علاقے سے تعلق رکھتا ہوں تین چار سال کے عرصے سے وہاں پر تقریباً روز ڈاکے پڑتے ہیں۔ پہلے تو ڈاکے پڑتے تھے مال اٹھایا جاتا تھا اب تو انسانوں کو بھی اٹھایا جاتا ہے اور ان سے ان کے عوض بھاری رقمیں لے کر چھوڑا جاتا ہے۔ پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہتی ہے۔ یہ میں اپنے ضلع نواب شاہ کی بات کر رہا ہوں۔ اس کے ساتھ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پولیس اسٹیٹ بنائی گئی ہے۔ میں ایک واقعہ کا ذکر آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں

[Mr. Asghar Ali Shah]

کہ پچھلے دور حکومت میں ایک سیشن جج کو ہتھکڑی لگا کر ایک ایس ایچ او نے گرفتار کیا تھا اور آج تک لوگ اس کی بات کرتے ہیں لیکن ہمارے علاقے میں ایک ایسا واقعہ ہوا کہ ایک سول جج نے ایس ایچ او کو توہین عدالت میں کسی بات پر ۵۰ روپے جرمانہ کیا۔ ایس ایچ او نے وہ جرمانہ دینے سے انکار کر دیا اور جب اس جج نے اپنے نائب قاصد کو اس کو کسٹڈی میں لینے کو کہا تو وہ اس کو عدالت میں گالیاں دے کر اپنے تھانے میں چلا گیا۔ میں یہ بات آپ کو وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ جج دو دن کے اندر اپنا تبادلہ کرا کے خود وہاں سے چلا گیا کیونکہ اس کو ڈر تھا کہ کہیں یہ ایس ایچ او میرے اوپر کوئی کیس بنا کر مجھے نہ پکڑ لے۔

جناب والا! اگر اب بھی یہ باتیں ہوتی رہیں گی تو پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس جمہوری ملک میں رہ رہے ہیں یا جمہوریت یہاں قائم ہو چکی ہے۔ جناب والا! اب آپ سے آخر میں گذارش کروں گا کہ یہ جو مسائل میں نے بیان کئے ہیں ان کے اوپر اور رشوت خوری کے اوپر غور کریں۔ اگر آپ رشوت کو بند نہیں کر سکتے ہیں تو کم از کم اس کو کم کیا جائے۔ کھلم کھلا رشوت چل رہی ہے کوئی احتساب نہیں ہے جب تک آپ کسی کا احتساب نہیں کریں گے یہ رشوت کبھی ختم نہیں ہو سکتی میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, why don't you suspend the Question Hour tomorrow.

Mr. Chairman : We will take up after we finish with the speakers. Yes, Syed Pir Abbas Shah.

Syed Abbas Shah : Sir, I may be given chance tomorrow.

Mr. Chairman : Then, Mr. Soomro, we will discuss your point.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I was requesting the House through you that it may permit us to suspend the Question Hour tomorrow so as to give the Members of this honourable House more

time to enable to speak on this important matter which is before us today and on which the Government has very kindly agreed to give us an opportunity.

Mr. Chairman : May I know the sense of the House. There can be two propositions; one is that we do away with the Question Hour which would take exactly an hour and the other is that we do away with the Privilege and Adjournment Motions and that save a considerable time.

Mr. Shad Muhammad Khan : But the questioners who have tabled the questions, are more important people to answer this. If they are present here and have no objection to dispense with the Question Hour, it will be alright, otherwise it will be rather unjust, uncharitable to them.

Mr. Chairman: So, we would do it tomorrow.

Mr. Shad Muhammad Khan: Do it tomorrow if they agree but if they do not agree then. . . . .

Mr. Chairman : I do not know who are the people who are . . . .

Mr. Shad Muhammad Khan : I also do not know.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : If the honourable House wants to dispense with the Question Hour, we have no objection. It is up to the House, the manner they want to carry out the business, we have no objection, but, I think, it should be looked into whether we can dispense with the Adjournment Motions and the Privilege Motions. That, of course, we can take up tomorrow morning when the Member concerned is present.

Mr. Chairman : If they are actually prepared.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : If they are prepared, it is alright. As far as the Question House is concerned, we have no objection.

Mr. Chairman : Yes, Mr. Jabbar.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, Sir, my submission is that this is the first working session of the Senate. So soon we should not begin to dispense with such basic part of our proceedings. I, therefore, submit that if necessary, we could reconvene in the afternoon tomorrow. Thank you.

Mr. Chairman : Mr. Shad Muhammad Khan.

جناب شاد محمد خان : جناب وقفہ سوالات رہے اور تحاریک التواء وغیرہ کو ملتوی کر دیں ۔

سید عباس شاہ : جناب میری رائے ہے کہ سیشن شام کو دوبارہ بلایا جائے کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے جس پر بولنے کے لئے ہم ترس رہے ہیں ۔ اور عوام بھی ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ اس معاملے پر بحث کی جائے

Mr. Chairman : I think, the sense appears to be that we should proceed with the Question Hour. With regard to the Adjournment Motions and the Privilege Motions we would ask the sense of the House when the people who are moving those Motions, are also present and then we would decide. But, I think, if we limit ourselves to what is relevant and to the real crux of the matter, probably, it can be finished because it did not take much time and we have already disposed of ten speakers. It is not taking as that much time which I thought it might, so, let us proceed tomorrow with the Question Hour and then see during the course of the day how we can adjust the business further.

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, I would just make a request to the House that we should establish good parliamentary conventions and in future avoid criticising each other in the House. Otherwise this would be a very bad convention and I am sorry to say that we have found it taking place twice. It is better if we the Members do not criticise each other during the course of the session.

Mr. Chairman : Frankly, no such criticism has come to my notice. May be that I have missed it in listening to the debate otherwise I would have taken note of it, if it was so. But may be somebody has done it incidentally. So, this sitting stands adjourned to meet tomorrow at 9-30 a.m. Thank you.

(The House adjourned to meet again tomorrow at 9-30 a.m. on Monday, 8th July, 1985).